ان من البیان سحراً و ان من الشعر حکماً

دیوان

حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین امام الکاملین ولی الاکبر الصادق

مخدوم بندہ نواز حضرت

صدر الدین ابوالفتح سیّد محمد حسینی گیسو دراز چشتی

قدس اللہ سرہ العزیز

المسمّٰی بہ

انیس العشاق

بسلسلۂ مطبوعات کتب خانۂ روضتین گلبرگہ شریف

بہ انتظام و توجہ خاص جناب معلی القاب نواب غوث یار جنگ بہادر دام اقبالہم

و بہ تصحیح و بہ اہتمام

مولوی حافظ سید عطا حسین صاحب ام اے سی ای

ناظم (وظیفہ یاب) سررشتہ تعمیرات سرکار عالی

درعہد آفریں برقی پریس (حیدرآباد دکن) طبع شد

شوال المکرم ۱۳۶۰ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الانسان وعلمہ البیان والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد رسولہ النبی الامی الذی انزل علیہ القران ویوتی جوامع الکلم والایات والبرھان وعلی آلہ الطیبین الطاھرین واصحابہ الھادیین المھدیین فی کل وقت وآن۔

سلسلہ علیہ چشتیہ میں حضرت سلطان العاشقین المقربین سید محمد حسینی گیسودراز قدس اللہ سرہ العزیز سے پہلے یعنی حضرت عبدالواحد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت مخدوم خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی علیہ الرحمہ تک کسی بزرگ نے تصنیف و تالیف کی جانب توجہ نہیں کی اور کوئی کتاب یا رسالہ نہیں لکھا۔ اس سلسلہ میں تصنیف و تالیف کا سلسلہ حضرت چراغ دہلی کے مریدوں اور خلفا نے شروع کیا جنہیں مقدم حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسودراز ہیں جنہوں نے چھوٹی بڑی کتابیں بکثرت تصنیف و تالیف کیں۔ اولیائے کبار کوئی کام بغیر اشارت و حکم غیبی نہیں کیا کرتے حضرت مخدوم کی تصنیف و تالیف کا کام بھی اسی قبیل کا تھا چنانچہ خود فرماتے ہیں "ہر کس کہ دراں حضرت سلوک کرد بچیزے مخصوص شد ما بسخن مخصوصیم خدائے مارا دولت بیان اسرار خویش داد ہرچند میخواہم کہ نظر من از سخن ساقط شود نشد"۔ اسمار الاسرار کے دیباچہ میں فرماتے ہیں "وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ نعت محمد رسول اللہ است

ہر کہ اتباع او کند و اہتمامش در سنت او بود و رفتن بر طریقۂ او باشد از جوامع الکلم و لمعۂ از گفتار او کہ نور الہدیٰ است و بیان سر القرب و الدنی است نصیبہ گیرد" دکن میں عام طور پر زبان زد ہے کہ حضرت مخدوم کی تصنیف و تالیف کی تعداد اونکی عمر کے سنین کے مطابق ایک سو پانچ ہے۔ واللہ اعلم لوگوں کا یہ خیال کس حد تک صحیح ہے انکے مرید اور سوانح نگار حضرت محمد سامانی نے اپنی کتاب سیر محمدی میں جس کو حضرت مخدوم کے حالات میں تصنیف کیا ہے اُنکی اکتیس کتابوں کے نام لکھے ہیں۔ ان میں بعض اہم کتابیں مثلاً تفسیر۔ شرح فصوص الحکم۔ شرح تعرف شرح عربی آداب المریدین۔ شرح عربی فقہ اکبر اب بالکل مفقود ہیں اللہ ہی کو علم ہے کہ ان بے بہا کتابوں میں سے کسی ایک کا بھی کوئی نسخہ اب دنیا میں موجود ہے یا نہیں۔ میں سالہا سال سے اونکی تلاش میں ہوں مگر اونکا کہیں پتہ نہیں ملا اون کی تصانیف میں جو کتابیں اب موجود ہیں انکے نسخے بھی معدودے چند ہی باقی رہ گئے ہیں۔

حضرت مخدوم کی تصانیف کی اہمیت اور ان میں سے بہتوں کے بالکل مفقود ہو جانے کی وجہ سے تقریباً پندرہ سال ہوے مجھے خیال آیا کہ جو کتابیں دستبرد زمانہ سے اب تک بچ گئی ہیں اگر وہ فراہم کیجائیں اور بتدریج طبع کرادی جائیں تو تلف اور مفقود ہونے سے بچ جائیں گی ورنہ بہت جلد وہ بھی نابید ہو جائیں گی ۔ اس زمانہ میں فارسی زبان کی کساد بازاری ہے اور اس زبان میں لکھی ہوئی کتابوں کے پڑھنے اور سمجھنے والے اور انکی جانب توجہ کرنے والے بہت کم رہ گئے ہیں اس کے علاوہ تصوف جو مکارم اخلاق سکھانے والا اور سنت نبوی اور عبادت خالصاً مخلصاً لوجہ اللہ اور محبت و عرفان الٰہی کے متعلق کلام پاک اور حدیث نبوی کی تفسیر اور شرح کرنے والا علم ہے لوگوں کو اس کی جانب سے عموماً صرف ذہول ہی نہیں

بلکہ با وجود قطعی ناواقفیت اور بے بہرہ گی کے اس سے انکار اور دشمنی پیدا ہوگئی ہے
ان اسباب کے پیشِ نظر یہ سوال پیدا ہوا کہ حضرت مخدوم کی کتابوں کی (جو بیشتر
فارسی زبان اور چند عربی میں ہیں) فراہمی تصحیح اور طباعت میں محنت شاقہ
اور مصارفِ کثیرہ برداشت کرنے سے حاصل کیا ہوگا۔ بجائے خود اعتراض
بالکل واجبی تھا مگر ہمارے پیشِ نظر یہ خیال تھا کہ حضرت مخدوم کی بے بہا تصنیفوں کو
جو دستبرد زمانہ سے اب تک خال خال بچی ہوئی ہیں آئندہ مفقود ہونے سے بچانے
کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ وہ طبع کرادی جائیں۔ اس کے علاوہ اگر ان میں سے
کسی ایک کو ایک شخص نے بھی مطالعہ کیا اور اس سے اس کے دل میں داعیۂ حق و
اتباع سنت نبوی کا شوق و ولولہ پیدا ہو جائے تو ہمارا مدعا پورا ہو جائے گا۔ میں نے
اپنا خیال چند ذی علم صوفی مشرب دوستوں کے سامنے پیش کیا۔ ان سب بزرگوں
نے تائید کی۔ چنانچہ میرے ذی علم متقی صوفی مشرب دوست مولانا معشوق حسین خاں
صاحب قادری المخاطب بہ نواب معشوق یار جنگ بہادر کی (جو اس وقت
ضلع گلبرگہ شریف کے اول تعلقدار یعنی ڈسٹرکٹ کلکٹر تھے) اعانت اور تائید
سے حضرت مخدوم کی نہایت بلند پایہ عظیم المرتبت اور نادر الوجود اور تصوف
و معارف و حقائق کی جامع کتاب جس کے مثل فارسی زبان میں کوئی تصنیف
نہیں ہوئی یعنی اسمار الاسرار کو ۱۳۵۰ھ میں میں نے طبع کرا کر شائع کرنے
کا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد ۱۳۵۶ھ میں انہیں کے مشورہ اور تائید
سے کتاب مستطاب خاتمہ جس سے زیادہ جامع مبسوط اور مکمل اور بہتر کتاب
مسائل آداب المریدین میں نہ عربی میں تصنیف ہوئی اور نہ فارسی میں میں نے
طبع اور شائع کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اسی زمانہ میں نواب معشوق یار جنگ بہادر
ہی کے مشورہ اور تائید سے ہمارے برگزیدہ صفات عالم باعمل کرم فرما مولانا

حافظ قاری محمد حامد صدیقی صاحب پروفیسر عربی و دینیات گلبرگہ کالج نے حضرت مخدوم کے ملفوظات مسمی بہ جوامع الکلم کو طبع کراکر شائع کیا۔

تقریباً چار سال ہوئے ہمارے صوفی مشرب جامع فضائل علم دوست کرم فرما مولانا غلام غوث خاں صاحب المخاطب بہ نواب غوث یار جنگ بہادر کا تقرر صوبہ گلبرگہ شریف کی صوبہ داری (کمشنری) پر ہوا اور روضۂ بزرگ اور روضہ خورد اور ان کے ملحقات اور جاگیرات کا انتظام اور نگرانی بھی حسب فرمان خسروی اونہیں کے متعلق کردی گئی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں روضوں کی جاگیروں کا انتظام بہتر ہوگیا اور دونوں روضوں اور انکے ملحقات میں نہایت مفید اور کارآمد اور خوشنما منظر تعمیرات اور ترقیاں جلد جلد عمل میں لائی گئیں جن کی تفصیل کی یہاں گنجایش نہیں ہے۔ ان مادی کاموں کے علاوہ دو نہایت مفید اور کارآمد علمی کام بھی انجام دیئے گئے ان میں ایک مفید ترین کام روضتین سے متعلق مدرسہ کا قیام ہے جس میں مجاوروں اور اس آبادی کے لڑکوں اور لڑکیوں کو دینی اور دنیاوی تعلیم دی جارہی ہے اور دوسرا کام روضتین سے متعلق ایک کتاب خانہ موسوم بہ "کتب خانہ روضتین" کا قیام ہے۔ روضۂ بزرگ اور روضہ خورد میں دستبرد زمانہ سے کچھ کتابیں اب تک بچی ہوئی تھیں دونوں صاحبان سجادہ کی رضامندی اور اجازت سے صوبہ دار صاحب نے یہ سب کتابیں اس کتاب خانہ میں منتقل کردیں اونکے علاوہ دوسری بہت سی کتابیں خصوصاً حضرت مخدوم اور اونکی فرزندوں کی تصانیف مختلف ذرائع سے

؎ حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسودراز کے مقبرہ کو روضۂ بزرگ اور ان کے نبیرہ اور خلیفہ حضرت مخدوم سید ید اللہ حسینی المشہور بہ سید قبول اللہ حسینی کے مقبرہ کو روضۂ خورد اور دونوں کو مجموعی طور پر اختصاراً "روضتین" کہتے ہیں۔

حاصل کر کے اس میں داخل کیں ۔ نواب معشوق یار جنگ بہادر نے بھی اپنی سب کتابیں اس کتب خانہ کو دیدیں ۔ یہ کتب خانہ مستحکم بنیاد پر قائم کیا گیا ہے اس میں معتدبہ کتابیں جمع ہو چکی ہیں اور ہوتی جا رہی ہیں اور شائقین علم کے لئے وہ کھول دیا گیا ہے اور ان کو مستفید کر رہا ہے نواب غوث یار جنگ بہادر نے حضرت مخدوم اور ان کے فرزندوں کی تصانیف کو بتدریج طبع کرا دینے کی ضرورت کو بھی محسوس کیا تا کہ وہ مفقود ہونے سے بچ جائیں اور طبع ہو کر ملک میں شائع ہو جائیں چنانچہ انکی توجہ اور حسن انتظام سے گذشتہ تین سال میں حضرت مخدوم کی تصانیف سے ترجمہ **اداب المریدین** اور **حظائر القدس** اور چھوٹے چھوٹے رسالوں کا ایک مجموعہ مسمی بہ **مجموعہ یازدہ رسائل** طبع ہو کر شائع ہو چکی ہیں اور اب اون کا دیوان مسمی بہ **انیس العشاق** جو کتب خانہ روضتین کی اشاعتوں کے سلسلہ کی چوتھی کتاب ہے طبع ہو کر شائع ہو رہا ہے مولانا حافظ قاری محمد حامد صدیقی صاحب جن کا نام نامی پہلے آچکا ہے اور جو مدرسہ اور کتب خانہ روضتین کے اعزازی مہتمم ہیں ان کتابوں کی طباعت اور اشاعت میں بے حد دلچسپی لیتے آئے ہیں اور اپنے مفید مشوروں اور دوسرے طریقوں سے مجھے مسلسل مدد دیتے آرہے ہیں جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء

حضرت مخدوم کی اون کتابوں کی طرح جن کے خال خال نسخے موجود ہیں اس دیوان کے نسخے بھی بہت کم باقی رہ گئے ہیں گذشتہ بارہ سال کی جستجو میں اس کے صرف تین نسخے میری نظر سے گذرے سنہ ۱۱۹۴ھ کا لکھا ہوا ایک نسخہ قصبہ چنچولی (ضلع گلبرگہ شریف) کے ایک مشائخ صاحب نے نواب معشوق یار جنگ بہادر کو گلبرگہ میں بہت اصرار کے ساتھ تحفۃً دیا تھا مگر تھوڑے دنوں کے بعد واپس لے گئے نواب معشوق یار جنگ بہادر سے لے کر میں نے اس کی نقل

کرلی تھی اور کتب خانہ آصفیہ کے ایک جدید الخط ۱۳۲۵ھ کے لکھے ہوئے
نسخہ سے مقابلہ کر لیا تھا۔ دونوں نسخے چونکہ بہت غلط لکھے ہوئے تھے اس لئے
میرے نقل کردہ نسخہ میں مقابلہ اور تصحیح کے بعد بھی بہتیری غلطیاں رہ گئیں۔ دو
سال ہوئے ایک نسخہ جس کی کتابت اوائل دسویں صدی کے معلوم ہوتی ہے اتفاقاً
چند روز کے لئے میرے پاس آیا اوس سے مقابلہ کر کے اپنی نقل کردہ کتاب
کی تصحیح شروع کی لیکن وہ کتاب بہت جلد واپس طلب کر لی گئی اور تصحیح کا کام ناتمام
رہ گیا حسن اتفاق سے وہی کتاب حال میں جامعہ عثمانیہ کے کتب خانہ میں خریدی
گئی اور ہمارے فاضل اور ادیب دوست پروفیسر ڈاکٹر محمد نظام الدین صاحب
پی ایچ۔ ڈی نے جن کو حضرت مخدوم کی کتابوں اور انکی اشاعت سے بہت
دلچسپی ہے مجھے اپنی نقل کردہ کتاب کا اس سے مقابلہ اور تصحیح کرنے کا موقع
دیا اور میں نے شکریہ کے ساتھ اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور پوری کتاب کا
مقابلہ کر کے جس قدر ممکن ہو سکا تصحیح کر لی۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو
جزائے خیر دے جامعہ عثمانیہ کی کتاب میں بھی گو کتابت کی بہت غلطیاں ہیں
تاہم میرے نسخہ کی بہت بڑی حد تک تصحیح ہوئی اور کتاب اس قابل ہو گئی کہ طباعت
کے لئے مطبع کو دیدی جائے اور دیدی گئی طباعت میں یہ التزام کیا گیا ہے کہ
مذکورہ بالا تینوں نسخوں میں سے ایک یا دو میں کوئی لفظ بداہتہً صحیح تھا اور بقیہ
دو یا ایک میں بداہتہً غلط لکھا ہوا تھا طباعت میں جو صحیح لفظ تھا وہی قائم رکھا گیا لیکن
جہاں جہاں لفظوں میں اختلاف تھا لیکن وہ الفاظ معنی کے اعتبار سے صحیح
تصور کئے جا سکتے تھے ان میں میں نے اپنی جانب سے تصرف کرنے کی جرأت
نہیں کی بلکہ متن میں نواب معشوق یار جنگ بہادر کی کتاب کے الفاظ قائم رکھے
اور حاشیہ پر ن۲ یا ن۳ کی علامت دے کر کتب خانہ آصفیہ اور جامعہ عثمانیہ

یا دونوں کتابوں کے الفاظ لکھدیئے۔ چند جگہ جہاں الفاظ مشکوک رہ گئے اور تینوں منقول عنہم نسخوں میں کسی سے بھی تصحیح نہیں ہوسکی وہاں استفہام کی علامت ؟ دیدی گئی ہے۔

حضرت مخدوم کے ملفوظ مسمی بہ جوامع الکلم میں اونکی متعدد غزلیں منقول ہیں جس زمانہ میں انکے فرزند اکبر حضرت سید اکبر حسینی ان ملفوظات کو قلمبند کررہے تھے حضرت مخدوم جب کبھی کوئی غزل کہتے اوسی روز یا ایک دو روز کے بعد اپنے فرزند کو دیدیتے اور وہ اس کو اوس روز کے ملفوظ میں شریک کرلیتے یہ سب غزلیں اس دیوان میں موجود ہیں۔ جن جن تاریخوں میں یہ غزلیں کہی گئیں یا ملفوظ میں درج کی گئیں مین نے دیوان کے صفحوں کے فٹ نوٹ میں وہ تاریخیں لکھدی ہیں۔

اس دیوان کے مرتب اور جامع حضرت مخدوم کے ایک برگزیدہ اور ممتاز مرید ہیں جنہوں نے دیباچہ بھی لکھا ہے مگر کمال ادب سے اپنا نام ظاہر نہیں کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ حضرت مخدوم کے فرزند خورد سید اصغر حسینی قدس سرہٗ نے انہیں طلب کیا جب وہ حاضر ہوئے اوراق کا ایک مجموعہ جنمیں حضرت مخدوم کی غزلیں لکھی ہوئی تھیں انہیں دیا اور فرمایا اس کو ترتیب دے کر دیوان مرتب کردو۔ اس حکم کی تعمیل میں اونھوں نے یہ دیوان مرتب اور مدون کیا اور اس کا نام انیس العشاق رکھا۔ مرتب علیہ الرحمہ نے ترتیب اور تکمیل کی تاریخ بھی دیباچہ مین نہیں لکھی ہے مگر اونکی تحریر سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام حضرت مخدوم کے زمانۂ حیات میں انجام دیا گیا۔

حضرت مخدوم کو شعر گوئی سے چنداں دلچسپی نہیں تھی چنانچہ اسمار الاسمار کے دیباچہ میں جہاں اسکی تالیف کا باعث بیان فرمایا ہے لکھتے ہیں۔ "چند

گئے بلکہ زیادت از مہے بر سبجے کہ وجع الم تا پاک را گنجے باشد و عرضے کہ موت را غرضے بود مبتلا بودم تقدیر آسمانی و خواست ربانی صحتے را بنام ما ثبتے کرد دماغ لطیف و سبک شد گرانسنگی بباد ہوا رفت بخاصیت طبیعت میل بر غزلے و شعرے شد گفتم لاحول ولاقوت الا باللہ چہ کار من است وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُنَ نعت کار من شود بضرورت نظر مایل بر سم رشد در خاطر افتاد اگر بسم گویم بارے اسمار اسرار۔۔۔" اس سے ظاہر ہے کہ شعرگوئی سے انکو زیادہ دلچسپی نہیں تھی اور اسکی جانب زیادہ توجہ نہیں فرماتے تھے بلکہ جب کبھی مضامین کی آمد ہوتی یا غلبۂ حال سے مجبور ہو جاتے تو بمقتضائے "خاصیت طبیعت" غزل کہدیتے اسی لئے انہوں نے اپنی غزلوں کے جمع کئے جانے کا کبھی خیال نہیں کیا انکی بہت سی ایسی رباعیاں اور غزلوں کے اشعار انکی تصانیف میں پائے جاتے ہیں جو اس دیوان میں نہیں ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں صرف وہی غزلیں اور رباعیاں جمع کیگئیں جو حضرت سید اصغر حسینی کے پاس محفوظ رہ گئی تھیں۔ حروف ث۔ ج۔ خ۔ ذ۔ س ص ض۔ ط۔ ظ۔ ع۔ غ۔ ف۔ ق۔ ک۔ گ اور ل کے ردیفوں کی کوئی غزل اس میں موجود نہیں ہے یہ دیوان جملہ (۳۴۷) غزلوں اور (۲۶) اشعار کی ایک مثنوی اور ۹ رباعیوں کا مجموعہ ہے۔

شعرا کے عام طریقہ کے خلاف حضرت مخدوم نے اپنا کوئی خاص تخلص بھی معین نہیں کیا القاب اور کنیت کے ساتھ انکا پورا نام صدر الدین ابو الفتح محمد حسینی گیسو دراز تھا۔ ان میں جو مناسب معلوم ہوا غزلوں کے مقطعوں میں لائے ہیں اور ایک غزل کے مقطع میں یہ سب الفاظ جمع کردئے ہیں ؎

اے ابو الفتح محمد صدر دیں گیسو دراز   مختصر کن چند نالی قصۂ خود گرد آر

حضرت سعدی کے بعد سے شعرا یہ التزام رکھتے آئے ہیں کہ اپنا تخلص غزل کے آخر شعر میں لاتے ہیں ۔حضرت مخدوم نے یہ التزام بھی نہیں رکھا ۔

حضرت مخدوم کے سوانح نگاروں کی کتابوں اور خود اونکی تصنیفوں سے معلوم نہیں ہوتا کہ فن شاعری میں انہوں نے کسی کی شاگردی کی یا اپنی غزلوں کو کسی بزرگ کو دکھا کر اون سے اصلاح لی ۔ مبدء فیاض نے انکو نہایت غیر معمولی ذہن و ذکا اور ہر علم و فن کے ساتھ مناسبت اور موزونیت تامہ رکھنے والی طبیعت ودیعت کی تھی شاعری کے ساتھ بھی اونکو طبعی مناسبت تھی اس لئے جب مضامین کی آمد ہوتی تھی غزل کہدیا کرتے تھے لیکن شعر گوئی سے چونکہ زیادہ دلچسپی نہیں تھی اس لئے قیاد تو یہی ہوتا ہے کہ شاعری میں کسی کی شاگردی کرنے اور اپنے کلام میں اصلاح لینے کی جانب وہ متوجہ نہیں ہوئے ہوں گے ۔ سولہ سال کی عمر سے اسی سال کی عمر تک وہ دہلی میں رہے ۔ جب وہ پانچ سال کے تھے حضرت امیر خسرو کی رحلت ہو چکی تھی اور اون کے بعد زمانہ دراز تک دہلی میں کوئی نامور شاعر نہیں رہا ۔ دہلی پہنچتے ہی حضرت مخدوم مرید ہو کر تحصیل علوم ظاہری اور مجاہدہ باطنی میں ہمہ تن مصروف ہو گئے ۔ اس لئے دہلی میں فن شاعری میں کسی کی شاگردی کرنے کی کوئی صورت نہ تھی ہاں ایک بات ذہن میں آتی ہے کہ ۷۲۶ھ میں جب سلطان محمد تغلق نے دہلی کے باشندوں کو بجبر دولت آباد بھیجا اس وقت (جیسا کہ میر غلام علی آزاد قدس سرہ نے روضۃ الاولیاء میں لکھا ہے) "در ایں حادثہ جمعے کثیر مریدان و معتقدان سلطان المشائخ از سکنہ دہلی بدولت آباد تشریف آوردند آمدن امیر حسن دہلوی و سید یوسف پدر حضرت سید محمد گیسو دراز و خواجہ حسن و خواجہ عمر و شیخ زین الدین قدس اللہ اسرارہم دریں حشر عام خود مصرح نوشتہ اند"۔ حضرت مخدوم کی ولادت ۷۲۱ھ میں ہوئی دولت آباد آنے کے وقت وہ سات سال کے تھے ۷۳۶ھ میں جب وہ دولت آباد سے دہلی واپس گئے ان کی عمر سولہ سال کی تھی حضرت امیر حسن دہلوی دوسرے بزرگوں کے ساتھ جب ۷۲۶ھ میں دولت آباد آئے آخر عمر تک وہیں رہے اور ۷۳۷ھ میں جب ان کا انتقال ہوا اسی نواح میں خلد آباد کے حصار

کے باہر دفن کئے گئے۔حضرت مخدوم کے والد حضرت سلطان المشائخ کے مرید اور حضرت امیر حسن دہلوی کے پیر بھائی تھے۔دونوں بزرگوں میں باہم نہایت محبت اور ارتباط تھا دولت آباد کی غریب الوطنی میں باہم صحبتیں رہا کرتی تھیں اس لئے ایک حد تک یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ۷۲۸ھ سے ۷۳۶ھ تک حضرت مخدوم اپنے والد کی زندگی میں اون کے ہمراہ اور ان کے بعد بطور خود حضرت امیر حسن دہلوی کی صحبت میں حاضر اور انکی فیضان ظاہری و باطنی سے مستفیض ہوتے رہے۔حضرت حسن سعدی اور خسرو کے قریب قریب ہم پلہ شاعر تھے حضرت مخدوم کو شاعری کے ساتھ فطرتاً قوی مناسبت تھی اس کو محسوس کر کے حضرت حسن نے ضرور توجہ کی ہوگی ان سے غزلیں لکھوائی ہونگی اور ان میں اصلاح دی ہوگی اور حضرت مخدوم اون کے فیض صحبت سے شاعری کے تمام اقسام و اصناف اور اس کے قوانین و رموز و نکات پر بہت جلد حاوی ہوگئے ہونگے میرے اس قیاس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ گو حضرت مخدوم شیخ احمد جام اور شیخ سعدی اور امیر خسرو قدس اللہ اسرارہم کے معتقدین اور سعدی کو غزل کا امام مانتے ہیں مگر ان کا کلام تقریباً تمام تر حضرت حسن دہلوی کے طرز پر ہے الفاظ او کلام کی صفائی اور لطافت اور مضامین کی بلندی اور طرز ادا میں حضرت مخدوم کے اشعار انکے اشعار کے ساتھ مشابہت تامہ رکھتے ہیں۔

حضرت سعدی کا درجہ اولیاء اللہ میں بہت رفیع اور ممتاز ہے اور غزل گوئی کے وہ لفظاً و معناً بلاشک و شبہ امام ہیں۔حضرت مخدوم کو اون سے بہت عقیدت تھی۔اون کی متعدد غزلوں کے طرز پر انہوں نے غزلیں لکھی ہیں ایک غزل کے دو شعر نقل کئے جاتے ہیں جن میں انہوں نے اپنے جانب نہایت لطیف طریقہ پر شاعرانہ تخیل کا اظہار کیا ہے۔

نظر کردن بخوبان دین سعدی است　　　محمد اہل دیں را مقتدا نیست

اگر سعدی ست مستے چشم بازے　　　سفیر اللہ محمد رہنما نیست

حضرت احمد جام قدس سرہٗ کی ایک غزل نہایت مشہور اور اظہار حقیقت کے اعتبار سے

نہایت بلند پایہ ہے۔ اس کا مطلع ہے ؎

منزلِ عشق از مکانے دیگر است   مرد معنی را نشانے دیگر است

یہی وہ غزل ہی جسے قوالوں نے حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس اللہ سرہ العزیز کی ایک مجلس سماع میں گایا اور اس کے اس شہرہ آفاق شعر ؎

کشتگان خنجر تسلیم را   ہر زماں از غیب جان دیگر است

کو سنکر ان پر ایسی سخت اور قوی حالت طاری ہوئی کہ بالاخر اپنی جانِ عزیز کو جانِ آفریں کے حوالہ کر دیا اور دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اس غزل کے طرز پر اور اسی بحر اور ردیف و قافیہ میں حضرت مخدوم کی بھی ایک غزل اس دیوان میں ہے اس کا مطلع اور ایک شعر یہ ہے ؎

مرد معنی از جہانِ دیگر است   گوہر لعلش زکانِ دیگر است

کشتگانِ غمزۂ معشوق را   ہر زماں از لطف جان دیگر است

حضرت احمد جام اور حضرت مخدوم کے ان دونوں شعروں کو ایک دوسرے کے مقابلہ میں اہل نظر اور صاحب ذوق سلیم دیکھیں اور لطف اندوز ہوں۔

حضرت امیر حسن علا سجزی کی ایک غزل کا ایک عجیب و غریب اور حقیقت سے سرا سر لبریز شعر جس کا مضمون نہایت ہی لطیف پیرایہ میں ادا کیا گیا ہے یہ ہے۔ ؎

دوش دیوانہ چہ خوش میگفت   ہر کرا عشق نیست ایمان نیست

حضرت مخدوم کو یہ شعر اس قدر پسند آیا کہ اس غزل کے طرز پر ایک غزل کہی اور اس کے ایک شعر میں حسن کے شعر کے مصرعہ ثانی کو علی حالہ قائم رکھا ؎

عشق بر خط و خال مذہب و دین است   ہر کرا عشق نیست ایماں نیست

مصرعہ ثانیہ ایک حدیث کا لفظ بلفظ ترجمہ ہے لا ایمان لمن لا محبت لہ اور اس کی ایک ہم معنی حدیث قریب قریب تواتر کی حد تک پہنچی ہوئی ہے لا یومن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من ولدہ و والدہ والناس اجمعین۔

ہر علم و فن کے لئے اوس کے خاص اصطلاحات ہیں جب تک ان کے مفہوم سے بخوبی واقف نہوں اوس علم و فن کے مضامین کو صحیح طور پر سمجھ نہیں سکتے اسی طرح صوفی شعرا نے بہت سے الفاظ کے لئے جن کو عام شعرا اپنے کلام میں ان کے لغوی معنی اور عام بول چال کے مفہوم میں لاتے ہیں اصطلاحی معنی مقرر کر لئے ہیں جب تک یہ اصطلاحی معنی معلوم نہوں ان کے کلام کے صحیح معنی سمجھ میں نہیں آسکتے اس لئے بعض بزرگوں نے اپنی تصانیف میں ان الفاظ کے اصطلاحی معنی تفصیل سے بیان کردے ہیں حضرت مخدوم کے فرزند اکبر حضرت اکبر حسینی قدس سرہٗ نے تبصرۃ الاصطلاحات الصوفیہ نام کی ایک کتاب تصنیف فرمائی ہے جس میں علاوہ حقائق او رمعارف کے حضرت مخدوم کے چند نہایت دقیق اشعار کی اور کتاب اسمار الاسرار کے چند سمر دوں کی شرحیں لکھی ہیں یہ کتاب انہوں نے اپنے والد بزرگوار کی اجازت اور ایما سے لکھی اور ان کے ملاحظہ میں بھی گذران دی تھی اس کے باب نہم کے آخر میں چند الفاظ کے اصطلاحی معنی بھی اون سے دریافت اور معلوم کر کے لکھدئے ہیں جو بجنسہٖ نقل کئے جاتے ہیں۔

"بدانکہ میخانہ و میکدہ و خمخانہ باطن عارف کامل را گویند کہ دروازۂ معارف دقایق الٰہی باشد و ترسا مرد روحانی را گویند کہ صفات ذمیمہ نفس امارہ او بتبدیل یافتہ باشد و ترسا بچہ واردات قلبی را گویند کہ بر دل سالک فرود آید و پیر خرابات معنی باطن و عارف کامل را گویند و کافر کسے را گویند کہ یکرنگ وحدت باشد و مسجد ذوقے را گویند کہ از دل سالک بر آید و او را خوش وقت سازد و ساغر و پیمانہ نشئے را گویند کہ از مشاہدۂ غیبی و ادراک معنی الٰہی کنند و زنار علامت یکرنگی و یکجہتی در دین و متابعت راہ یقین و کلیسا و کنشت عالم تعین و عالم شہود را گویند و یار و دلدار و صنم حقیقت روحی و تجلی صفات را گویند غمزہ و بوسہ فیض باطن را گویند کہ نسبت سالک واقع شود و مرگاہ کہ لب و دہان گویند صفت حیات خواہند چشم و ابرو صفت کلام الہام غیبی را گویند کہ بر سالک وارد میشود و قلاش و قلندر اہل ترک را گویند یعنی آنہا کہ از لذات و مرادات و ہوائے نفس رستہ باشند و شہود و شاہد اہل جذبہ و اہل ذوق را گویند و خمار و بادہ فروش مرشد کامل را گویند ساقی و

مطرب ترغیب کنندہ وفیض رسانندہ واہل معنی راگویند علیٰ دمِ مرشدکامل راگویند۔ دختر بمعنی نفس مطمئنہ راگویند۔ انچہ اصطلاحات محققاں است جزوے بہ نظر ایشاں معلوم بود دریں محل نوشتم کہ طالبے رادریں اصطلاح واضح شود۔"

مضمون بالا بہت مختصر ہے اور اس میں معدودے چند ہی اصطلاحات بیان کئے گئے ہیں اس لئے چند دوسرے اصطلاحی الفاظ کے مفہوم اور معنی کو علامہ محمد افضل آلہٰ بادی کی شرح دیوان حافظ سے انتخاب کر کے لکھدیتا ہوں۔

"عاشق شیفتہ جمال وجلال الٰہی راگویند بعد از طلب جد تمام معشوق حق راگویند بعد از طلب او سبحانہ بجد تمام ازاں روے کہ مستحق دوستی وے است جمال اظہار کمال معشوق است جہت ترغیب وطلب عاشق جلال اظہار کمال استغنائے معشوق است از عشق عاشق شکل ووجود وہستی حق راگویند شمائل امتزاج جمالیات وجلالیات راگویند عشوہ اندک جذبہ راگویند مکر عزور دادن معشوق راگویند مر عاشق راگاہ بطریق لطف وگاہ بطریق قہر تا بے بضاعتی عاشق مراورا ظاہر شود قربت اندراج الٰہی راگویند خشم ظہور صفات قہری راگویند ہمچنیں کینہ۔ صلح قبول اعمال وعبادات راگویند پردہ موانعے راگویند کہ میان عاشق ومعشوق بود از لوازم طریق نہ از جہت عاشق ونہ از جہت معشوق بود حجاب موانعے راگویند کہ عاشق را از معشوقہ بازدارد بنوعے از انواع معاملہ عاشق نقاب موانعے راگویند کہ عاشق را از معشوق بازدارد بحکم ارادت معشوق کہ عاشق را ہنوز استعداد تجلی ندادہ باشد تاراج سلب اختیار سالک راگویند در جمیع احوال واعمال ظاہری وباطنی۔ آشنائی تعلق وقیقہ الوہیت بود کہ باہمہ مخلوقات پیوستہ است چوں تعلق خالقیت بمخلوقات بیگانگی استغنائے عالم الوہیت راگویند گیسو طریق طلب راگویند دیدہ اطلاع الٰہی راگویند بر جمیع احوال سالک از خیر وشر چشم مست ستر الٰہی راگویند مر تقصیرے راکہ از سالک در وجود آید چلیپہ عالم طبعی

را گویند ناقوس مقام تفرقہ را گویند۔ بت مقصود و مطلوب را گویند روے مراتب تجلیات را گویند خط سیاہ عالم غیب را گویند لب کلام معشوق را گویند لب شیریں کلام بے واسطہ را گویند دست صفتِ قدرت را گویند بازو صفت مشیت را گویند ساعد صفتِ قوت را گویند انگشت صفت احاطت را گویند وصال مقام وحدت را گویند فراق غیبت را گویند از مقام وحدت ہجراں التفات بغیر را گویند دیوانگی مغلوبی عاشق را گویند بندگی مقام تکلیف را گویند خواب فناے اختیاری را گویند درا فعال بشریت بیداری عالم صحو را گویند زلف اشارت بہ موجودات و تعینات و نیز اشارت تجلی جلالی در مراتب تنزلات و ظہورات و درازی زلف اشارت بعدم انحصار آنہا کوتاہ کردن زلف رفع قدرے از قیود گرہ زدن بر زلف محکم کردن تعینات۔ رخ اشارت بہ ذات الہٰی است باعتبار ظہور کثرت اسمائی و صفاتی از روے خط اشارت بہ تعینات عالم ارواح کہ اقرب مراتب وجود است نقطہ خال اشارت بوحدت حقیقتً

اصطلاحات ابھی بہت باقی رہ گئے۔ طوالت کے خیال سے یہاں ختم کرتا ہوں۔

ذیل میں دیوان انیس العشاق سے سرسری طور پر چند اشعار نقل کئے جاتے ہیں تاکہ اہل نظر دیکھیں کہ حضرت مخدوم کا کلام کس قدر بلند پایہ اور اکابر شعرا کے کلام کے ہم پلہ ہے اور ان میں حقائق و معارف کس لطیف طریقہ پر بیان کئے گئے ہیں ؎

گر یک نفسے شود میسر ۔۔۔ با یار عزیز عمر آں است

ور در سر آں نفس بر آید ۔۔۔ جان و دل و تن مگو زیان است

عشق بازی خطر کہ بر جان است ۔۔۔ عشق بازی تمام ایمان است

لیلے نخرد بہ نیم جو ہم ۔۔۔ مجنوں دو جہاں اگرچہ بفروخت

جز ایں دگر ندارم حاصل ازیں جہاں من ۔۔۔ ایمان میان سینہ جاناں میان جان است

جز خدا گر نیست دیگر را وجود ۔۔۔ سرچہ باشد استتار راز چیست

مرا روح القدس داده است پندے
که شو با قلب و قالب جملگی روح

آنانکه بجام عشق مست اند
بیہوش ز بادۂ الست اند

بر لوح وجود ہر چہ دیدند
جز نقش نگار پاک شستند

اے که می پرسی چرا دیوانہ
زلف خود را گو چرا دیوانہ کرد

عشقبازی اختیار ما نہ بود
ہر کرا خواہند بر سر می نہند

عاشق نہ بود بشرع ماخوذ
عشق آمد و نارو اروا شد

فراق آں قبا پوش و کلہ دار
قمیص ہستی ما را دو تا کرد

معشوق بہ پیش او خود آمد
در عشق کسیکه یک قدم زد

چوں من تو دو صد ہزار داری
من جز تو کسے دگر ندارم

خوبرویاں از جمال اللہ نشانے میدہند
ابر را گر ژاله خوانی نیست فرقے جز بنام

مے صافی ندارم تا کنم غسل
تیمم بر در خمار کردیم

ز آب دیدگاں کردیم وضوے
نمازے جانب آں یار کردیم

محمد تا که در صدر حیات است
کشاده بین ازیں اسرار باہم

بگور من اگر وقتے بیائی
بسے اسرار ممزوج است تراہم

بو الفتح بنوشش باده خوش باش
از غیر خدا وے حذر کن

اگر تو بندگوئی نیک خواہی
مزید درد ما را کن دعائے

اے محمد ترا میسر نیست
راہ حق بے عنایت پیرے

جوانی عشق و در پیری فراغت
تو گوئی مشک بوده سیر گشتہ

میسر خلوتے گر با جوانے است
ہماں ساعت شمار از زندگانی

دمے با وے اگر گردد میسر
تو آں دم را شمار از زندگانی

تبسم کرد عالم نام او شد
ز یک چشمک دو صد گونہ بلائے

اب میں اس مقالہ کو اپنے بادشاہ ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی امیر المومنین امام المسلمین عدل گستر علم پرور سلطان العلوم میر عثمان علیخاں بہادر خلد اللہ ملکہم وسلطنتہم ومتع اللہ کافۃ المسلمین بطول عمرہم وبقاہم کے ازدیاد عمر و دولت و اقبال پر ختم کرتا ہوں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

خاکسار حیدرآباد دکن

سید عطا حسین ۱۴ر شوال المکرم ۱۳۶۰ھ

دیوان

حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین
مخدوم ابو الفتح ولی الاکبر الصادق خواجہ بندہ نواز
سید محمد حسینی گیسو دراز
قدس اللہ سرہ العزیز

المسمیٰ بہ

انیس العشاق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے حد و شکر بے عدد مر خالقے را کہ غنچہ دہان از گلبرگ زبان بکمال قدرت خویش خندان گردانید و تحریک آن ترجمان مکنونات سرایر و برہان مکتوبات ضمایر کرد فضلا را از فضل عمیم و کرم جسیم قوت انشا و قدرت املا بخشید تا در بسیط صحائف فضل و فصاحت و شرح لطائف علم و بلاغت نکتہ موہوم و سر مکتوم ظاہر گردانید وذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ نظم

آدم از وے شدہ بموقف عرض — بردہ تشریف جاعل فی الارض

یافتہ از ورش تحلیل صفا — گشتہ مخصوص الذی وفا

و صلوات طیبات بر گل بوستان اوتیت جوامع الکلم و سرو گلستان علم الانسان ما لم یعلم شہباز ولایت بلاغ و شہسوار فضائے آیت ما زاغ سید کونین مقصود ثقلین ہمای ہویت بمیم معرفت او معروف است و طاؤس ملایکہ بہ پر و بال عنایت او مخصوص نظم

بلال حبش ملبل و ام او — اویس یمن بستہ دنام او

از احسان او کعبہ را فتح باب — زفیض کفش یافتہ زمزم آب

بلبلان حدایق اسلام بنوائے محمدی بلند آوازند کفر عنہم سیاٰتہم و اصلح بالہم

بوم وشان معابد اصنام که مخالف این آهنگ اند تعساً لهم واضل اعمالهم
هر کرا منشور اخلاص است در دیوان عشق   بر سرش طغرای اجر غیر ممنون می کشند
بعد توحید احد و تحمید احمد مدح شیخ خود که غواص دریای معرفت و سیاح صحرای وحدت
پیشوای متوطنان ذروهٔ خاک رہنمای ساکنان قبهٔ افلاک بادشاهی که دنیا و آخرت
ذرهٔ از ساحت آستانهٔ اوست، و دیباچهٔ ملک و ملکوت نقشی از بوستان او جناب
اسلام جای حسن انهٔ حسنه از طیب طائف قدم او یافته است و مملکت هند
فائز فیض انفاس مبارکهٔ از سین سجاده او انعام داشته - نظم
صبح از روی‌ش دوتا کرده قبای آسمان   شب ز زلفش پاره کرده جامهای ماهتاب
خداوندی که بسیط ... الادوار ما دار الفلاک ... اعنی سلطان العاشقین
رحمة للعالمین ملجاء العارفین منجاء الواصلین شیخ صدر الملة والدین ابوالفتح یوسف الحسینی
سرفراز عاشقاں سرور سید محمد گیسو دراز

سرور عاشقان سرفراز

نماند بعصیان کسی در گرو   که دارد چنین سیدی پیش رو
ابقاه الله متمکناً علی سریر السرور نحق من یشفع یوم النشور مادامت الشمس
بازغة والطلع طالعة

عرض میدارد جامع این خزینه و مولف این سفینه که روزی مخدوم زاده و شیخ
برجاده دردریای نبوت سرو بستان فتوت جگر گوشهٔ حضرت نبوی شمع دودمان مصطفوی
پیشوای اہل علم و تحقیق مقتدای اہل فکر و تدقیق بانی مبانی دین و ملت قامع بیخ کفر و بدعت پناه
مردان دینی سید محمد اصغر حسینی که در ایام دولت او عقود فصل منتظم است و
و بنا جہل منہدم ع

برسجاده

شرف ذات او ہمین نه بس است   که رسول خدائے رانبسه است
بنده را طلب فرمود بر موجب فرمان لبشتافتم و سعادت خدمت دریافتم اشارت کرد

بجواہر منظوم کہ از سوسن زبان مخدوم جہانیاں سرور سید محمد گیسو دراز بر عالمیاں نثار گشتہ چوں گل در اوراق فراہم می باید آورد تا بلبلان سخن ساز و طوطیان شعر پرداز احسن اللہ طائرہم بنواے این ترانہ مترنم گردند۔ سر بر زمین اطاعت سودم اما بجرد و مطالعہ سمند جولان ناطقہ بر جاماند و غراب خیال عقل پر بر انداخت از انکہ در ہر رمزے مراحل ظاہر را نظرے و اہل باطن را فکرے و ہم بلغار اعبرتے و فصحار انزہتے تواند بود و پس بر حسکم اشارت فرائد نظم و قصائد شعر گرد آوردہ مجموعہ ساختہ انیس العشاق نام نہادہ آمد تا اسم برونق مسمی باشد اللھم اجعل محبوباً فی قلوب المومنین بحق شیخی وجدہ رسول رب العلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توحید و نعت و مناقب صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم

تعالی اللہ عن قیل و قال — و عن حد و رسم والمثال
قریب ذاتہ من کل شیءٍ — و لکن لیس یوصف بالاتصال
بعید ذاتہ ایضاً و لکن — بلا وصف التفرق و انفصال
تنزہ عن مکان حال منہ — و لا یوجد مکان عنہ خال
صلوٰۃ والسلام علیٰ رسول — حمید احمدؐ حسن الخصال
کریمٌ راحمٌ برٌّ رؤفٌ — شریفٌ شافعٌ اھل الضلال
علی اصحابہ تسلیم عبدٍ — ذلیلٍ خاضع ذی الابتذال
صدوق صادق صدیق صدق — ابوبکر امام الحق و ال
ابوحفص ھو الفاروق حقاً — و ذا مستنطق من ذی الجلال
و ذو النورین عثمان ابن عفان — اشد الحیٰ اعبد باللیال
و رابعھم علیؓ زوج زھرا — ولی المومنین اعلی الکمال
ھو الھادی ھو الداعی ھو الساقی — و ذا شیخ الشیوخ بلا اختمال

ھو الغرم الھمام لاھل زھد
لہ الخرقۃ بلا وھم الزوال

قبلہ

والی

حیٰ

مناجات باری تبارک و تعالیٰ

اے خداوندے کہ از جودش جہانے را وجود | ای خداوندے کہ از بودش ہمہ عالم بہ بود
اے خداوندے کہ او را شد ظہور از بود ما | بود ما موجود شد از بود و از نابود بود
ای خداوندے کہ او ذرات عالم را محیط | عالم و آدم ہم از وے یافتہ یکبیک شہود
ای خداوندے کہ آدم شد مثال ذات تو | چوں محمد خود برآمد و دخوش از چوب عود
ای خداوندے کہ خود را خود بخود نظارہ کرد | شخص او مرات شد بنشست در گفت و شنود
ای خداوندے کہ جود نیست جز عین وجود | عین تو در عین احمد خویشتن را وا نمود
ای خداوندے کہ غیرے راز غیرت برگرفت | از ہمہ رسم و خیال و وہم او را بر زدود
ای خداوندے کہ عین ما بعین العین عیاں است | ای ابو الفتح او ببیاید عین ما را در ربود

ای منزہ ذات تو از مثل و از امثال ما
وی مبرا وصف تو از گفت ترسا و یہود

فی مناقب حضرت شیخ نصیر الدین محمد قدس اللہ سرہ العزیز

دل و جانم فدای آں جواں باد | کہ از وی جان غمگینے شود شاد
مبارک طلعتے میموں صباحے | کہ آید یار مخمور دہ زدہ باد
غلام و چاکر مسکوں لبے شو | بشو از بندگی ای خواجہ آزاد
نشستہ بودہ ام مخمور و غمگیں | رسید آں یار من مارا بفریاد
چہ بینم ناگہاں از در در آمد | بخندہ شست در بر بوسہ داد
برفت اندوہ و غم جملہ بیکبار | در آمد روح و راحت گشتہ دل شاد
ہزاراں آفریں بر جان عاشق | فدائے یار سازد بود و بنیاد
اگر شنید بہ کنج خانہ در دل | خیال جعد یارے ہست در یاد
وگر در خانقاہ و مسجد آید | بجا آرد بسے ذکار دا و راد

م محزون

مشایخ را کند خدمت تواضع　　بوسد پای ہر زہاد و عباد
نخواہد جز مزید عشق و درد ے　　نجوید جز وصال یار نوشاد
خوشی و خرمی خواہد ہمہ کس　　محمد درد و غم یزداد یزداد
شد است بر سینہ صد رایں مصور
نصیر الحق او را کرد ارشاد

ردیف الف

چشم او رنجور میدارد مرا　　لعل او مخمور میدارد مرا
جعد او کہ خانہا ویراں کند　　ہم بداں معمور میدارد مرا
رہنمونی وصل ہم معشوق کرد　　بخت بد بیں دور میدارد مرا
حسن او عالم گرفت است ہم از آں　　عاشق و مشہور میدارد مرا
خواہم از جور تو نالم پیش خلق　　عز تو مستور میدارد مرا
من نخواہم دل بہ دلبند ے دہم
حسن تو مجبور میدارد مرا

در روے خوبرویاں سرّ نہانست پیدا　　در چشم مست و غلطاں عین عیانست پیدا
جام سفال و شیشہ پر کن چہ درد و صافت　　مقصود ماست مستی ہر دو ہمانست پیدا
در صحن باغ و بستان در لالہ و گلستاں　　سرو یست قد گلگوں نو بر جوانست پیدا
در حسن گلبناں ہیں از جیب تا بداماں　　در شکل سرو قداں طرز فلانست پیدا
مردم تبا کہ دیدم زخمے نبود لیکن　　مژگاں و ابروانش تیر و کمانست پیدا
بسیار خواستم کہ نہاں عشق باز مے
ابوالفتح روستائی کو از زبانست پیدا

دوستان[1] می دهند پند مرا | دشمنان طعنها زنند مرا

پیر گشتی و عشق می بازی | احتمال از سراست چند مرا

من مخلوق عشق بازاستم | کے بود پند سودمند مرا

من که آزاد سرفراز ستم | زلف او گشت پای بند مرا

خان ومان دلم پریشان شد | جعد او در بلا فگند مرا

گریه وآه چیست هر نفسے | دوستے کرد دردمند مرا

سوزش شمع رخ فروزد دل | گرسوزند چون سپند مرا

آتش عشق آبرویم ریخت | خاک بادا وجود بند مرا

تا به عشق گرم تر بکنند | چون کبابے بران نهند مرا

پرو بالت مگر محمد سوخت
بیخ وبنیاد عشق کند مرا

من سوخته[2] دل مرا جگرها | من ریخته تن مرا خطرها

از دست تو اے جوان خودکام | در سینه مرا بسے حجرها

گشتی نه بره ونه آه شبها | بدبخت رقیب بست درها

ثابت قدمے نه تو ای یار | بنگر بدرش فتاده سرها

بوسه زدمش بغصه کازید | دهنم شده پر از شکرها

دارم هوسے که اندکے تو | بخرامی ومن کنم نظرها

دیدم سگ وپاسبان آن کو | ورزی همه شب کنم گذرها

به خرام به بیا تو مردمان را
مانند دو دست در کمرها

وارد دل[3] من زمن خطرها | از جان وتنم بسے حذرها

[1] حضرت سید محمد گیسو دراز این غزل را بتاریخ ۲۹ رمضان سنه ۸۰۲ھ روز دوشنبه رقم فرمودند [2] بروز پنجشنبه پنجم ذی الحجه سنه ۸۰۲ھ رقم فرمودند [3] بروز دوشنبه ششم محرم سنه ۸۰۳ھ رقم فرمودند

باری کہ نہادہ ام بریں تن   من دانم و دل کجا دگرہا

از کورۂ دل شرارہ برخاست   ہفت در کہ ازاں پُر از سفرہا   (شرر کہ)

از دیدن خوب توبہ حاشا   من دارم بہر طرف نظرہا

بے روی کسے است آں جواں مرد   در کویش کردہ ام بسی گذرہا   (پیر عشق گشت آں جوانمرد)

وقتی بغلط بگفت ایں کیست   افروختہ مہر و سوختہ جگرہا

آں جعد و سریں کہ دید بالیستاد   پُر حسرت و دست در کمرہا   (استاد)

بوالفتح نہ پخت خام ترماند   کردہ است اگرچہ بس سفرہا

باایں کہ خراب و زار و خستہ است   دارد دل من ازیں جگرہا

دل بستگی است جان ما را   با خانۂ گیسوے تو یارا

ہر کس بہ تعلقے گرفتار   ما را بس جعد تو سوارا

شفقتا لکے دوسر نفرہا   از لعل حیات بخش ما را

مانی کہ بہی چہرہ باز انست   حیرانست ز نقش تو نگارا   (دانی کہ جمال)

من منکر عشق را چہ گویم   گاویست و خر است و سنگ خارا

فریاد ز دست تست ہر بار   ای ستمگر کار روزگارا

سروے چو تو دلفریب و زیبا   در باغ نیست و در صحارا

از فضل خدا مرا است معشوق   نہ و دیدم صورت خدارا   (زاں روئے بدیدہ ام)

زاں سرو قبا پوش و مہ روی

بوالفتح عمر است شرمسارا

لعل سیگوں خراب کرد مرا   زلف شبگوں زتاب برد مرا

غرض ما خوشی و مستی بس   نیست گر صاف دہ تو دُرد مرا

ہر کسے را خدا نصیبے کرد   آفریدہ است بہر درد مرا

سہ بروز دوشنبہ نہم ذی الحجہ سنہ ۱۲۰۲ھ رقم فرمودند

یک کرشمہ کہ آں بستم کرد　　از دل و جان و تن بببرد مرا

تو محمد چرا ضعیف شدی

غم آں کہ سرین بخورد مرا

عشق بازی سزد جوانے را　　کو ببازد بہ نقد جانے را

ہر کہ از جور یار می نالد　　او ندارد ز عاشقی نشانے را

غمزہ اش وعدہ کرد خونریزی　　آب او مید ہد زیانے را

ہر کہ خوبے ندید و عشق نباخت　　کور دل داں ندیدہ است جہانے را

عمر گرچہ ہزار سالہ شود　　نیست آں در حساب زمانے را

خوبرویاں فراغ د خلوت　　مست در بر گرفتہ جوانے را

اے محمد تو عشق بازنۂ

من نہ بینم و دم سرود نے فغانے را

ما ہم اسیر تو نگار را　　دریاب ز لطف خویش ما را

مگذار بدرد و غم بمیریم　　مسپار بدست ہجر ما را

یعنی کہ روا بود ز شہر من　　از ہجر و جفا کشی گدا را

رنجورم ازاں دو چشم بیمار　　اکنوں ز کہ جویم شفا را

عمر ارچہ دراز یافتم من　　زاں جعد نشد خلاص ما را

بوالفتح غمی است ز ہجر پرسی　　یاری نہ کنند کسے وفا را

تو منکر عشق را چہ گوئی

خار نیست و خر نیست و سنگ خارا

نشان دہ خانہ خمار ما را　　بہ از صد مخزن اسرار ما را

مبارکباد اے جمع خرابات　　شہود و ذوق من مستی شما را

ندید جانے را

پرسی

گاو نیست

نشان خانہ

تو خالی ذوق و مستی را چه گوئی | ستوری یا خری یا سنگ خارا
توئی سلطان شهر خوبرویان | ولیکن هیچ نه نوازی گدارا
شمارا جنت الفردوس باوی | منم خود مستعد درد و بلارا

محمد مرد عشقش جز تو کس نیست
که نوشی دمبدم جام جفارا

نمی بازند خوبان جز جفا ها | نباشد عاشقان را جز وفا ها
گر از مرغے شکسته است بال شہپر | کجا باشد ہوائے آں ہوا ها
کشیده دامن او از ناز میرفت | ز ہر سو مرد ماں گفتہ دعا ها
اگر تو نرد عشقش را ببازی | ضرورت برخوری از وے دغا ها
کجا بر روئے او افتاد چشمم | از و دیدم ہمہ رنج و بلا ها
مرا شاہد نمی بخشد کنارے | مرا مطرب نمی سازد نوا ها
بدرد دوری ہجراں ساختم من | اگرچه وصل تو ندہد صفا ها

بلائے درد

زدرد عشق درمانے بجستم | برائے آں بزیستم تا کجا ها
ہمہ کس یک زباں مارا بفرمود | که درد عشق را نبود دوا ها
ز لطف و دوستی دشنام فرمای | بر آید تا ز جاں من دعا ها

محمد گر بدرد و غم بسازی
ز رنج عشق یابی بس شفا ها

اگر زلف تو می کند ستم ها | لعل لب تو کند کرم ها

لعل تو کند بسے کرم ها

از لعل تو قطرۂ چکیده | در جوش ازاں شدند خم ها
از سینه و دل گذشت یارب | بگذشت ازاں بلے شکم ها
واللہ که بنیم از تو غافل | بربا درخت زنیم دم ها

از حاصل عشق نقد این شد | بستیم گره بدرد و غم ها
در کوچهٔ شاهدان گذر کن | می باز دران گذر درم ها
وز نے بخرد بہ نیم جو ہم | گر ہست امیر با علم ها
ابروئے تو ہم یکے بلائے است | ہر چہ زدہ است ورنہ خم ها
میخواند مردمان دین را | نعزاند او ازان قدم ها
بروند گمان مگر کہ قبلہ است | در مسجد و شدند با نف و فم ها

بوالفتح حدیث عشق بر خوان
در کار بدار ہم قلم ها

ساقی بخواب آلودہ ام غرقاب کن پیمانہ را | شاید ز مستی گم کنم ہر آشنا بیگانہ را
گر بہ مئے عاشق شدی نباد دیں را کن خراب | وانگاہ آباداں بکن معمورہ میخانہ را
عاشق غزائے گشتہ ام شد خاطرم وحشی صفت | اکنوں نماندہ است چارہ مسکن کنم ویرانہ را
یارب چہ چیز است آں عدو دعوی خدائی میکند | در خانہ مسجد ساختہ است در کعبہ بتخانہ را
شب ہا منم با محرمے گویم حدیث زلف تو | شب ہا بپایاں میرسد پایاں نشد افسانہ را
در خواب دیدم گوئیا جعد تو بر خود می کشم | بودم پریشاں خاطرے باشد چنیں دیوانہ را
مرغ ہوا اندر قفس افتادہ بے دانہ | بے دانہ کافتادہ بے مغزواں آں دانہ را
ای صدر بالش گیر تا سر جعد را شانہ کند | شاید خلاصی میدہد بیچارہ بت خانہ را

بوالفتح میسوزی ہمی از غیرت شمع رخاں
کاں شاہداں ماہ رو سوزند ہر پروانہ را

ذوفنونے ذوشکالے دل ربا | برد جاں از تن چو کہ از کہربا
آں یکے شاہے قبا پوش و کلاہ | با وجودم کرد پیراہن دوتا
آمدہ ہم جاں خدمتے آوردہ ام | او دہد دشنام جائے مرحبا

ن نعزیدین
ن بالش
ن شاید خلاصی ہم دہد بیچارہ پروانہ را
ن میسوزد
ن کلہ دار
ن آمدم

ای اجل یک لمحۂ صبرے بکن — تا بہ بینم روئے آں فضل خدا
بت پرستے مشرکے ہمچوں منے — کیست مطلق گہ مقید لا و لا
شادباش اے مجلس روحانیاں — گر تماشایش شدم سرمست سا
مردماں مے را پیالہ می کشند — من بوئے گشتہ ام مست و فنا
خوب را دیدن نداند ہر کسے — اہل دل را شد محمد مقتدا

پیشوائے عشق بازاں نہاں
عشق بازے کہنہ در اختفا

مادرم عشق باز زاد مرا — شیر اندوہ و درد داد مرا
منکہ پروردۂ بلا و غمم — ہم بر آں خاطر است شاد مرا
اوستاد و معلم مشفق — سبق تسلیم یاد داد مرا
دوستانم یکے بگوییندم — مادرم از پئے چہ زاد مرا
لاجرم خاطرے شکستہ شوم — شیشۂ مے ز دست فتاد مرا

دل بو الفتح ہم بریں آسود
راضیم ہر چہ دوست داد مرا

اے عکس رخت بردہ فروغ قمر ما — افگندہ لب لعل تو خون جگر ما
رشک لب تو آرزوئے جان و دل ماست — درج دہنت حقہ لعل و گہر ما
سرگشتہ کنی دل ز خم زلف پریشاں — چوں سرو رواں گر گذری از نظر ما
پروانہ صفت جاں بدہم خرم و خنداں — آنشب کہ تو چوں شمع درآئی ز بر ما
روشن شودت سوز دل عاشق مسکیں — روزیکہ بہ عشق تو نہ باشد اثر ما
غافل مشو از سوز دل سوختہ یارب — اندیشہ کن از نالہ زار سحر ما
یاد آوری از دیدۂ گریاں محمد — گر باشدت اے دوست گذارے بسر ما

ردیف ب

ہر کسی را در ازل شد قسمتِ رنج و طرب — نام من عاشق نہاد و دردمندے شد لقب

عالمے را استعاذہ باشد از رنج و بلا — عاشقاں را خود نباشد جز ہمیں قسمت طلب

سرو را مارا سرفرازی ہمچو طوبی شد بلند — راست وعدہ نیست لیکن خلق نازد بے سبب

آرزوے داشتم در سر کہ عمرے یک دو بار — بوسہ از ذوق مستی یک دو گانے ہم بلب

لاف احیا و امانت چشم و لعلش میکنند — مردماں گویند آمنا و سے من ز عجب

عشق آمد نکتۂ توحید را تعلیم کرد — من ہم از تعلیم او کردم ہمہ ہستی سلب — ہستی طلب

ای محمد ہر بلائے کز رہش آمد ترا
گردمے از تو بر آید در رفتی از شرط ادب

اے خدایا خانۂ خوباں خراب — زانکہ نبیاد مرا داد ند آب

خوش بود خمرے کہ باشد پر خمار — مستی لعل لبش باشد شراب

خواستم گر از لبانت بوسۂ — یک دو ذوقی را بزن فرما جواب — بوسے

بر لبش بردم گماں آب لیک — چوں قریب او شدم دیدم سراب

لعل سیگوں لانے کہ ہم اعجوبہ ایست — ہم شراب و ہم حریف و ہم کباب — لعل میگوں نیست کہ اعجوبہ ایست / لعل میگونش زہی اعجوبہ ایست

بی تو از زندہ بمانم یک نفس — می سزد برما کنی گر صد عتاب

ز آتش ہجراں تو من سوختم — سوختم بس سوختم رفتم زتاب — زتاب

بر سریں وحید تو دستے زدم — مردماں را شد گراں بلکہ عتاب

وعدۂ کشتن کہ دینہ کردۂ — گفتہ اند الخیر ای جاں می شتاب — کردہ

لعل با آب دہن آمیختہ است — شکرے حل گشتہ است اندر گلاب

ای محمد عشق را مداح باش — مدح او میگو بہ ہر فصلے و باب

زخوباں ہرچہ می آید ہمہ خوب — جفا و جور ایشاں محض مطلوب

سرشت شاں ہم از حسن و نمک ہست — ہمہ ہنجار ایشاں است مرغوب

وفائے کن بوعدہ یا خلافے — کہ از محبوب باشد جملہ محبوب

نظر بر چشم منت فرض عین است — ازو اغماض باشد اکبر الحوب

اشارت بوسہ شد آنگہ چہ نازست — کریماں ناز کے دارند موہوب

توکان رحمتی خوش وقت واصل — تو عین مہر و مہ بیچارہ محجوب

مبارکباد مجنوں را کہ لیلیٰ — زعقل و ہوش او را کرد مثاوب[۳]

خوش آں مرغے کہ در دام تو افتاد — بطبعیم درد و غم گشت است مربوب

بدست خویش کشتن وعدہ کردی
محمد را جز ایں خود چیست مطلوب

چشم پیالہ ایست کزو میچکد شراب — لعل تو نقل ماست لباں تنک کباب

ما بوسہ خواستیم تو دو شنے ہمی زنی — ایں بہتر ک نباشد ما را دگر جواب

تو خندہ و دُرِ ناب زنی نغمہ ساز را — آہنگ کردہ کہ کنی جان ما خراب

بر گور ما چو بگذری اے دوست ناگہاں — یک خندۂ بزن کہ برستم من از عذاب[۲]

لعل تو شہد خالص و وصل تو عین مے — جعد تو مشک و عنبر و بوئے تو چوں گلاب

مسکین عشق را نی چو کا ندر را ل — تا او برمی بہ بیند رویت مکن شتاب[۳]

از غمزہ اش بپرس کہ خونی است یا نہ او — وانگہ بہ چشم خویش بہ بیں و بکن عتاب

ترسم کہ خلق باز پریشاں شود چو من — بیروں میا ز خانہ بدادہ بجعد تاب

بوالفتح را مگوی بجز دردمند ہیچ
الحق کہ نیست بہتر ازینش دگر خطاب

[۳] منسوب
[۲] من
[۳] دیر نیز

ردیف تا

بار گرت بر در خمار نیست — رو که ترا رحمت حق یار نیست

بار اگر بر در خمار نیست — خانه خراب است به هنجار نیست

مرد نه تا همه دل خون نه — مرد صفا نیست که خونخوار نیست

هر که نه می خورد نه مستی جمشید — مرد خدا محرم اسرار نیست

هر که شبی با مه روی نخفت — روشنیش عالم انوار نیست

شهر مگو منزل ویرانه گو
چونکه در و خانهٔ خمار نیست

(ن: شهر یکی منزل ویران بود)

مرا این هر دو دیده جوبار است — نگر سرو کنار جوی بار است

بیک غمزه دو صد دل بجان شد — پس آنکه تیر نیست این ذوالفقار است

(ن: تیر شد)

ز شکل جعد او پرسی چگونه است — یکی دامی کمند حلقه دار است

خیال لعل او سرمست کرده است — چه باده است آنکه قطره مست کار است

چو عشق آمد برون خود رفت عصمت — ملامت دردمندی شرط کار است

(ن: یار)

جمال و جلوهٔ عاشق نه بیند — که در کوی جوانی سنگسار است

(ن: به بیند)

بحق الحق ابوالفتح آنچه گوید
محمد همچو احمد حق گذار است

چو کار عاشقان رسم دوتا نیست — بلای سخت بس خوف خدا نیست

اگر یکتا شوی با عشق و باده — دوتائی شد همه یک تن نها نیست

امید وصل و ترس هجر برخاست — یکی شد با من و مائی کجا نیست

(ن: یکی شد با یکی مائی کجا است)

بزن دستی یکی نخفه برآور — بکن رقصی نوای خودستا نیست

ترا بیگانگاں مقصود و مرضی | گناہ آشنایاں آشنائیست
صباح الخیر روئے مہر افروز | مسار الخیر جعد شب نمائیست
ترا در سر ہوائے بادشاہی | مرا ہم افتخار من گدائیست
وضوے عاشقاں از آب خون است | بتے را سجدہ در دعوی خدائیست

محمد عاشقی بیہودہ کارے است
و لے آفت درین عالم دوائیست

ایں فصل بہار بوستاں است | ایں گاہ نوای بلبلان است
ہنگام کنار و بوسہ اینست | ایام وصال دلبران است
ایں دور شراب وقت ساقی است | ایں روز حضور دوستان است
ای مرغ ز جفت خویش یاد آر | ایں شرط نشان آشنان است
گر یک نفسے شود میسر | با یار عزیز عمر آن است
ور در سر آں نفس بر آید | جان و دل و تن مگو زیان است
از ساقی سادہ لعل میگوں | یک بوسہ حیات جاودان است
یک بوسہ اگر شود اشارت | از لعل لبش ہماں جہان است
بوالفتح شدی تو پیر لیکن | میل تو سوئے بتاں ہمان است
ایں شیفتگی ہنوز بر جاست | ایں نعرہ و سوز ہیچنان است
گفتی شدہ ام صبور ہیہات | ہم جان و سر تو کایں گمان است

ایں شیوہ تست بیوفائی
بوالفتح اسیر جاودان است

اے محمد عاشقی کار تو نیست | زانکہ درد و رنج و غم یار تو نیست
کیست کو عاشق نشد بر روئے تو | وانکہے در کوئے تو خوار تو نیست

رسم ما حفظ وفاداری بود | جز ہمیں جور و جفا کار تو نیست
بر جبین جان ہر بیدل بہ بیں | باشدی ہم داغ افکار تو نیست
آں رقیب بد گہر گوید مرا | باز گرد از در بہ و بار تو نیست

ای محمد آہ و نالہ از کجاست
دردمندی ہیچکس یار تو نیست

در دیدہ بجاے خواب آب است | دیدہ پے دیدنش شتاب است
گر نیست شراب و ذوق مستی | نزد دل من جہاں خراب است
معشوق بچشم جا سنبے دید | بر عاشق بیدل ایں عذاب است
گر ترک مراد ف خطا شد | باز وشش قوی ہمیں صواب است
گلگوں مراز چشم خوں شد | آں قطرہ کہ بچکید گلاب است
دشنام دہ و بزن قفائے | جاناں بسرت ترا ثواب است

بوالفتح تراست نام عاشق
ہم سید مبتلا خطاب است

قدح ساقی چو مالا مال کردست | بسوئے من ز لطف اقبال کردست
سوار مست من در یک قلاچے | چو من موراں دو صد پامال کردست
ز دور او میر سد تیغے کشیدہ | دل و جاں پیشش استقبال کردست
بشارت مید ہد طایر بخو نم | کہ ریزد یار نیکو فال کردست
خطاب عشق شد او را مسلّم | کہ بذل نفس و جاہ و مال کردست
خیال لعل او در وہم کس نیست | زبان عاقلاں را لال کردست
پریشاں کردہ زلفیں خود دیدہ | محمد را لقب ابدال کردست
جمیل من جمال اللہ رویش | جمال او حدیث اجمال کردست

باشد ایں
تن

رُخش سُرخ و سپید است ابتلارا		که ایں شیوہ بچندیں سال کرد است

ابوالفتحا ترا نا مے بلند است

مگر سر و ے ترا پامال کرد است

مرا تا جاں بود در تن محال است		کہ گویم جز تو سے را ہم جمال است

اگر ساقی تو خواہی بود مارا		بدہ بادا کہ مے خوردن حلال است

دگر یار سے بدست خویش میداد		ترا تقوی دریں صورت وبال است

نباشد عشقبازی را نشانے		مگر کہ ترک جاہ و بذل مال است

نخواہم پردہ بر روئے تو ہرگز		صیانت لیک از عین الکمال است

بتا با طول عمر و عشق بازی		کمال اندر کمال اندر کمال است

ترا ہر روز بر سر سے توقف است

مرا ہر دم نزول ارتحال است

بروے خوب دیدن اعتبار یست		بزلف یار بستن کار و باریست

نظر بر روے خوباں نیست منہی		سخن در بوسہ و جز یک کناریست

قدو بالاے او سر و درست است		سرِ وجد بر کہ شستہ ماریست

ہوا در نفس عاشق حاش للہ		بلائے او خیال وصل یاریست

درون شیشہ رنگ آمیزی نیست		مگر بر لوح دل نقش نگاریست

جہاں در ذوق مستی و تمتع		دل مسکیں گرفتار نگاریست

مسلماناں مرا فریاد فریاد		ازاں بدخوے خود بیں شہسواریست

تو می نازی جمال و جاہ و خوبی		مرا در فقر و خواری افتخاریست

محمد پیر شد در عشق بازی

کہ او را عشق بازی اختیاریست

رباعی

عشق بازی خطر که بر جان است | عشق بازی تمام ایمان است
سر من زیر پای یار من است | جان من خاک راه جانان است
یار ما را دگر مثالی نیست | روی او عین روی احسان است
مردمان دیده اند در چشمم | باصره گشته عین انسان است
قد او بس بلند جعد دراز | وصف او را نه حد امکان است

ای محمد ترا مبارک باد
دل و جان و تن تو جانان است

مبارک فرقتی باشد که بعد از وی وصالی هست | چه پر لذت وصال است آنکه بعد از ماه وسالی هست
نداری آگه از حالم چه دانی درد و سوز من | ز صاحب حال او داند که او را نیز حالی هست
آشتی
چه لذت دارد آن حلوا که خوانند آشتی خوارہ | خوشی دل را خورند یاران که بی وهم ملالی هست
مرا گوئی بیا بر من و لیکن بگذار خود خودرا | اطاعت را نهم گردن ولیکن شرطی محالی هست
مرنج از من نگارینا که بی از رحمت سودن | ز لعل شکرین تو یکی بوسه سوالی هست
اشارت بوسه کردم چه افتد در دهان تو | نگارا خوب بگوی و لیکن ما را خیالی هست
ز تنگی دهان تو که شکر بار می نامند | نشانی من نمی بینم و لیکن قیل و قالی هست
آخر کمالی هست
مرا بردار فرمودی مرا دشنام ها دادی | میان عاشقان تو مرا جرم جمالی هست

مسلّم دعوی عشقت نباشد جز محمد را
که ترک جاه خود کرده است اطلبی هم بذل مالی هست

آن یار یار نیست که از وی فگار نیست | آن باده باده نیست که در وی خمار نیست
هر تیر غمزه کز طرف چشم او کشود | جانی عزیز نیست که او را شکار نیست
افتاد تا تعلق با جعد او مرا | همواره جان پریشان دل را قرار نیست
اندوهگین چرائی گریه زبهر چیست | آن را که دوست دارم او در کنار نیست

بوالفتح را چه پرسی حالش چگونه گشته — جز در د مند مسکیں زار و نزار نیست
او پیر گشت و دہر جفا ہا بسے نمود — امروز جز بکا ہے و آہے بکار نیست

بسیار دل طپیده وہم ہر طرف دوید
حاصل بجز تگا پو و درد و فگار نیست

شہر نباشد که درو خانۂ خمار نیست — گبر نباشد که برش رشتۂ زنار نیست
باده نه نوشد مگر آں سوختۂ درمند — بد من مخمور نباشد که جگر خوار نیست
ہیبت اگر علم بدستار و تکبر کشد — ذلتش و دستار کو حریف آں زنار نیست
درد که درماں نمود سوز بسازد کشد — بهتر و خوشتر بود کو رخ اغیار نیست
دل که درو چاشنی سوز دل افروز نیست — نیست دل داد گل است او خرمدار نیست
من ہمہ شب خفته ام یار مرا در کنار — فارغی از دے و یار در غم بیزار نیست
خواجۂ بوالفتح را گو که سلام علیک — نومۂ آسوده کیست زحمت بیدار نیست
صبح قیامت دمید نفخ بصور آمده — صبح کجا نفخ کرد در بر جز یار نیست

سید گیسو دراز شد سخن تو بلند
کوته کن چوں کسے محرم اسرار نیست

شراب لعل بیں شیریں شرابیست — لبانش بیں عجب نمکیں کبابیست
چه جائے طعنه عاشق مبتلا را — که بے خویشی و سرمستی خرابیست
سوائے بوسه کردم او بزد دوش — چه بس مرغوب و شیریں تر جوابیست
چو ترک غمزه تیرے بر خطا کرد — بزد بر دل خطائے با صوابیست
زبانش را بجوشیدم لعابش — شکر دانے حلاوے یا گلابیست

چو حرف عشق خواندم گشت مرقوم
محمد را کتاب عشق بابیست

طپید و ہم بہر طرف دوید
گر سوختہ
بدستار تکبر
ذلتش و دستار کو جز تو بہ ... ار نیست
بجز
خود

معشوقهٔ من ز نسل آدم نیست — حوری ست پریست یا خود آن هم نیست
روح القدس است روح رو نیست — نور همه شمع است مجسم نیست
در وصف چگونگی و چونی — جز نقطه سر اسم اعظم نیست
خال و لب او شب است و روز است — دیدی شب و روز را فراهم نیست
شادی ز پس غم است و غم از پس او — هر یک ز دگر جدا و با هم نیست
ما را همه غم است و شادی نیست — او را همه خرمی است غم نیست

ای بوالفتح شاد باش و خرم
معشوقهٔ من ز نسل آدم نیست

کمند جعد او دام هوائیست — دو گوشه ابروان کنج بلائیست
رخ تابانش شمع شهر افروز — لب خندانش چون میخانه جائیست
کنار غرق دریای محبت — نشسته در دو غم چون آشنائیست
چه پندم میدهی ای خواجه زاهد — بروی خوب ما را ابتلائیست
نظر کردن بخوبان دین سعدیست — محمد اهل دل را مقتدائیست

اگر سعدیست مے چشم بازے
سفیر الله محمد رهنمائیست

امروز ماه من بطریقی در آمده است — گوئی که آفتاب ز مشرق بر آمده است
سلطان خوبروبان و سالار دلبران — حسن و فریب و نمک چالاک آمده است
از صحبتش میسر صبرے نمی شود — آئینه نازنین است خلقش سر آمده است
خوب از کسے نه بیند خوش نغمه نشنود — از ما در ازل همه کور و کر آمده است
هجران سے نخواهد ناگه گر افتدش — با درد سوز بودن مشکل تر آمده است
انکار درد عشق و محبت کسے نه کرد — الا که زاده بود کسے از خر آمده است

۵ - بروز دوشنبه ۲ ذی قعده سنه ...

یاران عشق باز یکے تحفہ بشنوید — سیمیں تنے بہ نقرہ و زر در بر آمدہ است

اسرار درد عشق ابوالفتح را بپرس — کو کہنہ درمند است عاشق سر آمدہ است

مرغ دلم بدام محبت اسیر شد
باز او ہوا نگیر در قفسہ بر آمدہ است

شراب[1] عشق را لعل تو پیمانست — بہ ہر کہ پیروی ہر مست و حیرانست

سر زلفت کہ دام صید دلہاست — جہاں سرگشتہ و دیوانہ پریشانست

لب لعل و سیہ خالے براں لب — دریں صورت جمال کفر و ایمانست

تو در عیش و خوشی احسنت انصاف — مرا گوئی کہ دردت جائے درمانست

ترا با من ہمیں عکس و عداوت — مرا دل ہر نفس ای یار خواہانست

بلائے من دریں پیری دگر نیست — مگر کہ دل گرفتار جوانانست

محمد بر شد ہمیشہ ہمیں است
ہمیں با کودکاں در گوے و چوگانست

گر دادہ[2] حق ترا فراغ است — امروز ہوائے گشت باغ است

جز دلبر زیبا حکایت او — وہم است و خیال و ہزل و لاغ است

وہ بیدل سوے روے اغیار — بر سینہ بار سنگ و داغ است

جز بر در تو سرے ندارم — بر کرسی و عرش ہم دماغ است

مرغ دل من بدام شخصے است — طاؤس بہ نسبتش کلاغ است

ہم سرو بلند پائمال است — ہم کبک بداں خرام زاغ است

بوالفتح بہ نقد وقت خوش باش
گر دادہ حق ترا فراغ است

کف پایت بلائے با جلالت — لب لعلت شراب بے ملالت

۱ - بروز یکشنبہ بست و سوم ذی الحجہ سنہ ۲ مرقوم فرمودند
۲ - " جمعہ دوازدہم محرم سنہ ۳ مرقوم فرمودند

حکایت امرد شاب احسن الوجه — نباشد جز وجودت را مثالت

جهان تا بود خوبان نیز بودند — نه بوده است هیچ خوبے بر کمالت

نباشد سرو نازان حسن رفتار — نباشد قامتے برا عتدالت

بسے حور و پری دیوانهٔ تو — بسے انس و ملک هم در خیالت

دمے بے تو حیاتے حاش للّٰه — زمانے بے تو بودن وه خجالت

ترا علمے که روے یار نه نمود — مخواں علمش که هست عین جهالت

شبے با ماه روے خوش غنودم

محمد بوده ام در ذوق و حالت

مرا با عشق بازی عشق باز یست — نه با هجراں و وصلت کارساز یست

جمالش عشق ما را مبتلا کرد — چه باشد وصل هجراں این چه بازیست

اگر باور د درماں هست کارے — حقیقت داں که این عشق مجاز یست

ز عاشق گریه و عجز و تاسف — ز معشوقه تکبر سرفراز یست

فدائے یک نظر هر دو جهاں باد — بر آں غمزه که غمازی غماز یست

کنار و بوسه عاشق را هوس نیست — وگر هست عشق نیست این دیر گداز یست

لب تو با لبم آلوده گر شد — نگارا نیست غم جانم نماز یست

حدیث عشق عاقل را چه نسبت — چه عقل بوعلی و فخر راز یست

محمد عشق کار پاکباز اں است

محمد عشق بازی بے نیاز یست

میگوں لب مرا صفا نیست — آں یار عزیز را وفا نیست

گر تیغ زند حلال او راست — ور دم بزنم مرا روا نیست

ای ترک ز غمزه تیر بر کش — سینه هدف است ترا خطا نیست

؎ حضرت اکبر حسینی این غزل را در جوامع الکلم در ملفوظ روز سه شنبه بست و پنجم ربیع الاول ۸۰۳ھ شرکیه کردند۔

عشق آمد و عقل رخت بربست | در دآمد و طایر نوا نیست
فریاد ازاں جوان خود کام | میگویدن نیک را جزا نیست

میگوے لطف کو نیک

من عاشق و مبتلاے اویم | ہر چند از و بجز جفا نیست
تو وعدہ بکن خلاف مپباز | کایں وعدہ بجز براے نا نیست
آں بہ سپر ہن وجود دربر | در عالم دوستی دو تا نیست

بو الفتح اگر تو عشق بازی
در نزد حریف جز دغا نیست

لب میگوں او پیمانۂ ماست | شکال جعد بند یخانہ ماست
شکستہ خاطرے دارم خرابے | کنوز غیب در ویرانہ ماست
خیال زلف در شب آے تاریک | بہ تنہائی سر افسانۂ ماست
سر افرازی چہ می بازی بریں جعد | فراہم زلف تو از شانۂ ماست
نباشد سرو را ہرگز گل و بار | وے با بار و گل در خانہ ماست
اگر عشاق را دانی نوائے | کمال نغمہ و شہر غانۂ ماست

بہر جا کہ لطیف و خوب طبع است
محمد عاشق و دیوانۂ ماست

دل و دیں در خیال آں جوانے است | کز و تاراج شد ہر جا کہ جانے است
ز گردش چشم او ایں دیدہ آمد | کہ ہر لحظہ شفائے ناتوانے است
درون خانہ خمارہ نشیں | کہ از اندوہ و غم دار الامانے است
اگر چہ غمزہ اش ترکیست خونریز | لب میگونش را شیریں زبانے است
گراز ہرہ کہ رویت نیز بیند | کہ مژگاں ناوک اندابر و کمانے است
ہلال ابرواں دیدم بشامے | کہ قرص بدر نزدش نیم نانے است

یقین زاں سر دو لب بر ہم نہادہ | شدہ بے شک گمانے در گمانے است
لب و دنداں و آں رخسارۂ او | گواہی مید ہد کز حق نشانے است
محمد پندد ہ بو الفتح خود را | خدارا در نہاں پیدا جہانے است
عجب دارم ازیں مردم کہ گویند | کہ در چشم بتاں سر نہانے است

بحق الحق دیدہ م آشکارا
کہ مردم چشم من عین فلانے است

مرا با ایں جہاں کارے نماندہ است | خراب است شہر خمارے نماندہ است
ہمہ عالم گرفتہ است درد و اندوہ | جوانے مست و میخوارے نماندہ است
ازیں وحشت کہ رہ جانم گرفتست | دلم را مونس دیارے نماندہ است
نہ بینی خوبرو یاں را وفائے | بجز یارے جفا کارے نماندہ است
درخت خوش دے از بیخ افتاد | دریں گلبن بجز خارے نماندہ است
نمی کارند جز خار مغیلاں | بجز خار خسک بارے نماندہ است
نہ بینی شادئی در دف و در چنگ | رباب شکستہ را تارے نماندہ است
جہانے خفتہ اند در خواب غفلت | دے ہشیار و بیدارے نماندہ است
دکان دعوت و ارشاد بر بند | ضرورت شد خریدارے نماندہ است
بجز وضع و دروغ و افترا نیست | سبلے دنیا و دین دارے نماندہ است
دریں ظلمت سرا روشن چنیں شدہ | محمد ہیچ رہ کارے نماندہ است
ابو الفتحا ازیں عالم سفر کن | رسیدہ است صبح اسحارے نماندہ است

الا گیسو دراز اطول و عرضے
جہاں را ماندہ است آسے نماندہ است

دہان تنگ او رازے کشادہ است | کہ ہر لفظے شکر پارے فتادہ است

ن: گرفتہ درد
ن: انشکستہ
ن: دسے

بسے پیر فلک را بود تولید   زگیتی چون تو فرزندے نزادہ است

شکال جعد او مشکل بلائے   کہ پائے دل کسے زو کم کشادہ است

خوشم از دل ترا کین دوست دارد   خوشم از چشم کو عین وداد است

ن
ترا می دوست دارد

زبان من چہ بس شیرین زبانیست   ہمیشہ نام تو در گفت و یاد است

بگو دشنام یا فرما ثنائے   کہ عاشق را ازین خوش اعتیاد است

پناہ کہ مہر بینی چون نگیرم   کہ تکیہ اوست بر وے اعتماد است

بہ نخل سرو قدے راستم من   بلند است او کہ باوے ایستاد است

ابو الفتحا تو نرد عشق می باز   نگر دائم مہرہ بر تو اعتقاد است

محمد را ز تو نے آرزوے
نگر بینی کہ سر بر در نہادہ است

مارا نظرے بران جوان است   کو چشم دل است و عین جان است

لعل لب او دمے مکیدم   از آب حیوۃ خوش نشان است

شیرین سخنے است آن جوان را   گوئی شکر نیست پر دہان است

از شہد و شکر کہ بادہ سازند   از لعل لبش ہمین چکان است

غلطیدن چشم او نظر کن
مخمورے مست و ناتوان است

ہر کرا جانش نیست جانان نیست   ہر کہ بادہ نخورد مستان نیست

عشق بازی چہ خوب خوش کاریست   لیکن ای یار سہل و آسان نیست

عشق بر خال و خد مذہب و دین است   ہر کرا عشق نیست ایمان نیست

س
خط

در نیابد حریم عشق کسے   آنکہ بیرون ز خویش و خویشان نیست

کو کہ تن را سپرد پر چوگان   جز کہ مشتاق زخم چوگان نیست

نیکوان رحمت خدا هستند | باب رحمت کشاده دربان نیست
لعل او خسم سلسبیلی دان | بر سبیل است فلان و مهمان نیست
نیست کس را بران سبیل سبیل | آنکه او پست نیست و بجان نیست
بر همن وش به پیش جان آرم | حکم دوست را چو فرمان نیست
این سرین ملبند و جعد دراز | جز که مار سیاه و کهسان نیست
جعد او بر سرین چو ابدایست | طور را بر شده پریشان نیست
درد بر درد به ترا هر درد | هیچ گونه امید درمان نیست
گرچه پیری زعشق توبه مکن | منکر عشق جز که نادان نیست
ای خوشان مرد آنکه گردی کرد | آخر الامر از ان پشیمان نیست
آنکه بی منقبش توان آسود | جز همین روی خوب خبان نیست

ای محمد بدرد عشق بمیر
وصل احباب کار آسان نیست

بی درد و سوز عشق ترا اعتبار نیست | آنرا که درد نیست خود او در شمار نیست
با درد و سوز هست دلم را موانست | بی مونس عزیز دلم را قرار نیست
از لذت وصال نصیبی اگر رسید | نخ نخ بدان لذید و بی نگار نیست
مرد قمار باز که جان و جهان بباخت | بازنده اوست جز بزبان افتخار نیست
کشمیر و یا چگل که بخوبان نشان دهند | جائیکه زاد قسمت مثالش دیار نیست
تا چند همچو سرو کسی سرفرازی | دانم که شاخ این شجرت زیر بار نیست
گر بوسه دهی زجمالت چه کم شود | بخلی مکن که حسن و نمک پایدار نیست
بر حسن خویش بیش منازای جوان من | حسن و شباب را بخدا اعتبار نیست
در وصف جعد او چه زبان را کنم دراز | زیرا حدیث زلف ترا اختصار نیست

آنکه او پست نیست بجان نیست
سیاه لعبان
خوبرویان
جز که بدان

بوالفتح پیر گشتی و شرمے نمی کنی
جز عشق روے خوب ترا ہیچ کار نیست

سرو را ہر بار سرافراز چیست | چنگ را این ساز و این آواز چیست
گر بخواہم بوسۂ از تو بدہ | بر خیال و ہم چندین ناز چیست
این جہاں را سر بسر دیدم نگوں | سفر ؤبی ماندہ ہست در باز چیست
گر ز مہری و وفا بو سے زدی | خوب کردی وانگہے این کار چیست
جز خدا گر نیست دیگر را وجود | ہر چہ باشد استتار راز چیست
عشق گر عین وجود ما بود | عاشق و معشوق را انباز چیست
گر ترا با یار خود شد اتحاد | آں توئی و این منی را راز چیست

لب بلب ہے دم ننک تر بس بہک
قل محمد لا یجوز و جاز چیست

ہر کہ آمد دید چشمت مست رفت | ہر کہ دید آں مست را از دست رفت
دل کہ بت رویاں ز من بر بودہ اند | بر مثال ناوکے از شست رفت
ہر کجا سروے بہ بستانی برست | پیش بالایت چو آمد پست رفت
دل مرا صید دو گیسویش شدہ است | مرغ جانم از قفس بر جست و رفت

شب خیال لعل او آمد رواں
ہر چہ جز تو بود از دل شست رفت

دولت عشق را زوالے نیست | وصل معشوق را ملالے نیست
عشق را شبہ و یا نظیر مداں | عشق را صورت و مثالے نیست
عشق ہم خویش خویش را زاد ست | پدر و مادر عم و خالے نیست
عشق را در ۃ الیتیمے داں | صدف و بحر در خلالے نیست

عشق را عیب عین علتی نیست
عشق را باد و ئی و بای نیست

عشق را مامور زامری نبود
عشق را حرمتی جلای نیست

از لبش بوسه بخواهم من
وه چه خواهم که جز خیالی نیست

هر دو لب حلقه و خط وسط
قاب قوسین جز این مثالی نیست

آنکه از خویشتن بدر شده است
دعوی وصل از و مجالی نیست

منم آن عاشقی که بی غرضم
جز یکی بوسه ام سوالی نیست

حاصل عشق هست بیهاستی
طلب عاشقان وصالی نیست

عشق از وصل و هجر بیرون است
عشق را فصل و اتصالی نیست

عشق مرغی است از قفس بیرون
جز که او صورت و شکالی نیست

آب اندر سحاب ژاله به بست
صورت فعل و انفعالی نیست

ای محمد سخن ز عشق مگوی
عشق در رسم قیل و قالی نیست

ن عشق را مامور

ن هر دو لب حلقه است خط وسط

ن تو بین راجزین

مرد معنی از جهانی دیگر است
گوهر لعلش ز کانی دیگر است

زاول شکرانه سر دارم به عشق
تا نگوئی کین فلانی دیگر است

یار ما را روی چون ماه تمام
بر رخ زیباش شانی دیگر است

جد گویم کار سرباز نیست عشق
عشق بازان را نشانی دیگر است

عشق حاصل نیست از تعلیم کس
این سخن را هم بیانی دیگر است

بر سر هر کنگر زلفش سری است
چون همی بینم جوانی دیگر است

کی توان گشتن بگرد زلف و روی
زانکه شان را پاسبانی دیگر است

آنکه در راه یقین سر سوده اند
هر سری صاحبقرانی دیگر است

کشتگان غمزهٔ معشوق را
هر زمان از لطف جانی دیگر است

عالمے را دل بشد از غمزهٔ ... این چنین تیر از کمانے دیگر است

با گروہے شد محمد خوب دید

کاں عزیزاں را نشانے دیگر است

این ناز و کرشمہ ات کہ آموخت ... صد پارہ دلے شدہ کہ اندوخت

من سوختہ ام ز مہر شمعے ... این آتش غم دگر کہ افروخت

تن چوں نے خشک شد ز ہجراں ... دل ز آتش درد خویشتن سوخت

تن چوں نے خشک شد
ز ہجراں

لیلے نہ خرد بہ نیم جو ہم ... مجنون دو جہاں اگرچہ بفروخت

با حسن و نمک بداست مخلوق ... آں شیوہ و شکل را کہ اندوخت

این دوش زدن بناز و غمزہ ... لب خندہ کردنت کہ آموخت

جانے کہ ز عشق باز باشد

بو الفتح گلے است با کہ کیموخت

شراب عشق در میخانہ نیست ... کہ او را جامے و پیمانہ نیست

بود جائے یکے حبدے دراز ... کہ او را عاشق دیوانہ نیست

سرود عشق را چوں قول عشاق ... نوائے نیست ہم فرغانہ نیست

ہر

در رفع آید کہ خوبے شستہ بازار ... چرا مرغ دلم را دانہ نیست

صرورت میشوم رسوا بہر سو ... جز این چارہ دگر بہانہ نیست

با بانہ

بود شمعے کہ در عالم برافروخت ... کہ بہر سوختن پروانہ نیست

زہے حبدے کہ دارد شہسوارم ... کزاں افسانہ خالی خانہ نیست

دو سہ قطرہ ز لعل او چکیدہ است ... خمے نہ بود کز و پیشانہ نیست

مرا دیدہ شدہ زاں چشم غلطاں ... کز و در ہر طرف مستانہ نیست

کسے از جور یار خویش نالد ... مگر حیدر یست غم مردانہ نیست

محمد تاب آں گیسو ندارد
کہ تار موے او را شانہ نیست

مائیم خرابی و خرابات | مائیم شراب و باروطامات
خوش شستہ شراب‌ہا بنوشیم | لا فیم زنیک و گرزتر ہات
صد تقوی و زہد را فروشیم | یک جرعہ خوریم از حمو غمات
نوشیم چو مدام بادہ گرم | لابد کہ بلافسیم از کرامات
در حالت بیخودی و مستی | گوئیم اگرچہ صد دلالات
جز وصف لبت ہر انچہ باشد | از ہرد ہنے کہ ہست خرفات
جز قامت او کہ چوں الف نیست | قد دیگر نیست عین الایات
دستے بمیان او نہادیم | چیزے بمیاں نبود ہیہات
دیدیم کہ گلستان و گلخن | پس گلخنیاں شدند سادات
بر خواجہ مے فروش رفتم | گفتم قدحے سبوئے ہات
خندیدہ بسخر گفت با من | دستار فروش و این ترہات
آں مسجدے نیست در کشادہ | تا ائی توبخمس اوقات
این شاہدے بنام خویش است | می بایدت باختن اختیارات
تقوی و صلاح و کفر و ایماں | یکجانہ شوند خالق و لات

بوالفتح محمدی تو آخر
بر شاہد اوسلام و صلوات

یکدم بیا در برشیں از دل ثنا ہا خواستست | بہر مزید حسن تو از جاں دعا ہا خاستست
زان چشم مست او نگر غلطیدہ مردم ہر طرف | واں غمزہ را بنگر کز وہر سو بلا ہا خاستست
ای شمع رخسار ش تر اکز تو جہاں روشن شدہ | وے لعل میگونش چو گل از تو صفا ہا خاستست

لا سفنی

بیاتو

انگور بستانش بہ بیں با لب حکایت میکند | ہر دم بہم آمیختہ از سر ہوا ہا خواستست
مہرہ ازی میکنی دانم مقامی بیشہ | اکنوں نماندہ معتمد از تو دعا ہا خواستست
سر در کنار را و بنہ با آنکہ چنگے میزند | تا گوشمالی را زند از من نوا ہا خاستست

ان مقام
ان نماند

بو الفتح گر عاشق شدی بسوز اکنوں دمبدم
از سینہ عاشق ہمیں درد و بلا ہا خاستست

قربان آں کمانم کو عین ابروان است | سرگشتہ آں لبانم کو صاف مے چکان است
چشمش چہ شوخ دیدہ است ہر لحظہ ہر طرف بیں | مردم خراب کردہ است او فتنۂ جہان است
من گلبنے نہ دیدم بے رنج زخم خارے | کبکے چنیں نہ باشد سروے مگر روان است
سیلاب چشم عاشق غرقاب آب طوفاں | کوہ سرین جودی آنجا قرار جان است
مینوش بادہ ہر دم بر سینہ شاہدے شال | زندیق و ملحدے شو دنیا ہمہ چناں است
جز ایں دگر نہ دارم حاصل ازیں جہان من | ایماں میان سینہ جاناں میان جان است

در دل مرا خیالے لب بر لبش نہادم
بو الفتح را بپرسی گوید ہماں گمان است

مست و خراب نیم شب سینہ کشاں در آمدست | جامہ بہر کشادہ تر خوے چکاں بر آمدست
سرو ببار آمدہ است سیب و انار بار او | ہر کہ بدید در روش از تہ پا سر آمدست
بر سر کہ سرین او دارو ے دلبری طلب | مہر گیا وراں زمیں ہر طرفے بر آمدست
ہر کہ نہ دیدے او ہیچ ندید در نہاں | ہر کہ نیافت عشق او کورے و ہم کر آمدست
طعن چہ میکنی فلاں سید درد مند نیست | ہر چہ بگوئیم بگوئیں سخنم در آمد است
عشق ببازی و ہوا جمع نمی شود بتا | ہر کہ ہوا طلب کند کو زخرے بر آمدست

ن تست

گر تو محمد منی منکر عشق ما مشو
مرد کہ عشق باز نیست بندہ بدست خر آمدہ است

ن او بنانہ خر آمدست

جامے کشیدہ ایم کہ گاہے صفا نداشت
یارے گزیدہ ایم کہ وقتے وفا نداشت

تر ریشے دروں سینہ و دل کینہ پر شدہ است
دردے برآمدہ است کہ یکدم دوا نداشت

(در دل بخته تر ریشه زده است)

ای زاہدا مگو کہ تو از خوب چشم بند
تکلیف لا یطاق خدا ہم روا نداشت

از جور یار گر تو بنالی روا نبود
معشوقہ نبود کہ جور و جفا نداشت

خوش باش ای عزیز کہ از درد و غم منال
ایں عالم فناست وقتے بقا نداشت

از تکیۂ سر نیست کہ کوہے است قائم
جز ایں دگر وجودے پیش التجا نداشت

بیچارہ لولی کہ سر و پاش برہنہ است
وقتے کلاہ بر سر و در بر قبا نداشت

بوالفتح را خطاست تمنائے وصل شاہ
بیچارہ مفلسے کہ جز ایں ابتلا نداشت

عاشقاں را شراب بیہودہ است
عاشق از لعل یار آلودہ است

ہر کہ جاں را بدست یار سپرد
فارغے بے نیاز و آسودہ است

از پئے وصل یار ہر چہ کشید
صدق و یا کذب جملہ محمودہ است

ہر کہ عاشق نشد قبول نیافت
مردک خوار و زار و آلودہ است

جور محبوب و طاعت عشاق
دین دیرینہ رسم معہودہ است

ترک من مست نقل می جوید
ہم جگر سیخ تر بیش موجودہ است

ای محمد تو ملحدے شدہ
روے امرد ترا چو معبودہ است

عالم حسن را بقائے نیست
شاہد شوق را وفائے نیست

طالب وصل مرد بے شرم است
کہ از و تلخ تر گدائے نیست

درد آشام را چہ لذت و ذوق
جام خمار را صفائے نیست

زاہد پیر ہست بے تدبیر
کودک طفل را رہائے نیست

شخص طاؤس و جان روبہ را | جز وجود دگر بلائے نیست
چنگ بشکستہ را رباب مساز | مطرب کہنہ را نوائے نیست
ہر کہ ناپختہ سوخت خام بماند | بار دیگر ورا بزائے نیست
آئینہ گشت ہمچو تیغ سائے | مصقلہ ضائع است جلائے نیست
پارسائی و عاشقی ہیہات | عاشقی جز کہ ژاژ خوائی نیست
ہر کہ با درد ساخت وزار بمرد | درد او را دگر دوائے نیست
زینہاراں تو نرد عشق مباز | شیوۂ آں بجز دغائے نیست
شارب خمر را خمار بلاست | جز خموشی دگر دوائے نیست
گر بمیری بدرد عشق بمیر | مرغ جاں را جزایں ہوائے نیست

اے محمد ترا خدائے ہست
جز خدایم دگر خدائے نیست

ہر کہ با خوباں بدخو آشناست | غرق در دریائے رنج و ابتلاست
سرو من من راست میگویم ترا | مبتلائے غمزہ در عین بلاست
بیدلے گر نالد از تنگی دل | دار معذورش کہ درویش را دواست
پاکبازانے کہ می بازند عشق | در جمال حق نظر دارند راست
حلیہ سبوح و قدوس است عشق | من کجا و عشق بازی از کجاست
دوش میگفتند منتے می گریست | گاہ مستی را نمی بینم بقاست
عشق را گر صورت و معنی بدے | صورت او آدم و معنی حواست
ای ابو الفتح محمد عشق باز | جملہ محبوب اند عاشق را لقاست

در مندے گر کند فریاد و شور
قول الاماں ظلم گو ید رواست

شراب عشق را پیمانہ نیست حدیث درد را افسانہ نیست
عجب باشد اگر شمعے برافروخت کہ گرد او یکے پروانہ نیست
ز شہر خویشتن واز یار دورم خراب از خاطرم ویرانہ نیست
کسے کو قدِ موزونِ ترا دید عجب باشد کہ او دیوانہ نیست
عجب جامے است این لعلِ لب تو کہ بے او ہیچ خم خمخانہ نیست
سرائے خوبرویانم گذر شد تعالی اللہ چو تو ہمخانہ نیست

محمد درد مینوشی مخور غم
دریں مقتل چو تو مردانہ نیست

میان جان من جز تو دگر نیست زہے ذوقے کہ کس را زیں خبر نیست
بجز عارف کہ بیند روے خوباں چہ بیند آنکہ را نور بصر نیست
عجائب خلوتے دارم میسر من و آں یار ہست و کس دگر نیست
حدیث قد و جعد آں جوان مرد چہ گویم قصہ او مختصر نیست
گر او در بر ترا بارے بہ بخشد ترا مردن بجز کہ پیش در نیست
بترک مست من گفتم ز تعلست بجز دل ہیچ شئے ما حضر نیست
نباشد عاشقاں را ہیچ محرم کہ تن را از وصال دل خبر نیست
نصیحت گوے ناداں را چہ گویم کہ مولانا بجز کہ کور و کر نیست

محمد عاشقی و پارسائی
محال است حاش للہ او بشر نیست

ہر کہ دل را بزلفِ یار نہ بست از بد و نیک ہر دو کون نرست
ہر کہ از لعل یار جامے خورد ہر نفسے ہمچو من بود سرمست
ہر کہ بندِ شکال جعدے شد گرہ عقدِ عقل را بہ گسست

از سرِ صدق ہر کہ زو قدمے | دست ز آفات رنج و فتنہ بہ بست
گشت در باغ و سے گلبنے کردم | چوں تو سرو سے دراں طرف کم رست

ہر کہ جاں را بہ عشق جانان داد
ہمچو بو الفتح با فراغ نشست

ردیف حا

نظر بر نیکواں نیک است ممدوح | نباشد منکرش جز زشت و مقبوح
امانے مے سید ہد لعلِ لب او | مرا کہ غمزہ اش کردہ است مجروح
بشوخی بر لبت دستے زد ستم | نبودہ است جز گمان و وہم ممسوح
تو اے زاہد مگو عشاق را پند | کہ بد دین می شود آں شخص منصوح
چرا مجنوں خوش است فارغ از غم | مگر لیلیٰ عروسی گشت منکوح
غریقِ عشق را باکے نباشد | ز طوفانِ بلا و فتنۂ نوح
مرا روح القدس داد است پندے | کہ شو با قلب و قالب جملگی روح
جمالِ ماہ و مہر حسن حورا | بہ پیشِ بت رُخِ من جملہ مقبوح

محمد را رہ راحت بہ بستند
درِ درد و بلا کردند مفتوح

ردیف دال

مرا سودا از زلفش کرد ایں سود | کہ جان و دین و دل شد نیست و نابود
مرا از حاصلِ عشقش چہ پرسی | کہ جز درد و بلا و غم نیفزود
زہے لعلے کہ آں سرمست دارد | دو صد جرعہ زہر یک لعل پیمود

نباشد [3]

سودائے زلفش [3]

گوئیا

دو چشمش گوئی عین پیاله است | که مردم سرخوش است و دل پیاسود
خیال شمع رخسارے جگر سوخت | چو پروانه برآورد از دلم دود
گدائے بر در شاه جهانگیر | گدائی کرد و سلطان صدقه فرمود
قفاے چند باد شنام بسیار | گدا را عزت و دولت بیالود
سرین وجعد او دیدم بلا شد | کمر بشکست و عقلم نیز فرسود
دو چشمش دیده شد مردم بحیرت | بشوخی هر کجا جانے است بربود
محمد یار وعده کشتنم کرد | بکن یک منتے یار ابتلا زود

دارم بلا

محمد عشق بازی پاکبازی است
که هر که جان و دل درباخت آسود

مپگوں لباں صفا ندارند | شیریں سخناں وفا ندارند
از دل شدگان چه باز پرسی | درد ے دارند و دوا ندارند
در سینه بجز خیال معشوق | چیزے دگر روا ندارند
معشوق اگرچه داد دشنام | جز مدح و ثنا دعا ندارند
در پنجهٔ زلف او اسیراند | امید شدن رها ندارند
جاں را تو فدائے خاک پاکن | ایں سنگدلاں رضا ندارند

پروردهٔ عشق خویشتن را
جز منتظر بلا ندارند

دو چشم ناتوان او مرا رنجور میدارد | دو لعل مے چکان او مرا مخمور میدارد
دو گیسوے دراز او که کرده است خانها ویران | مرا دیوانه میسازد پریشاں دور میدارد
دو کوهان سرین او گراں سرمایهٔ ذوق است | شکسته خاطر خسته بداں مسرور میدارد
قد و رفتار او بنگر لب و رخسار او بنگر | خرابی دل ما را بداں معمور میدارد

می بیں

نمی خواہم دل خود را کہ گردد مبتلائے کس ولیکن نرگس مستش مرا مخمور میدارد
نہ دارد آگہی از دل ملامت گوے بیحاصل ولیکن مردم عاقل مرا معذور میدارد

محمد خوب می بینی نہانی عشق میبازی
مگر کہ جادۂ شیخ تو ترا بر زور میدارد — جادۂ شیخی

سرو استادہ ماند چو رفتار تو دید طوطی خموش گشت چو گفتار تو شنید
وان خط مشک فام کہ شد گرد روی او روشن مگر کہ سبزۂ تر گرد گل دمید — خام
جعدش کہی گذاشت نشست بر سر مارے سیاہ ہست کہ بر کوہ سر کشید — کر
نور صفاے عارض آن مہ کہ لحظ کرد صبحے بہ صدق و صادق روشن چو روز دید
شمع رخے چو دوش صفائی خود نمود پروانہ وار گرد سرش جان من پرید
لعل لبش بہ بین کہ چہ مدہوش میکند از مے فروش پرس کہ مے از لبش چکید
بیمار بودہ ام صنما کشتۂ فراق عیسی صفت خیال تو روحے بدل دمید
ایمان و کفر سرد و گہے یکقدم شوند مارا ز لعل و خال تو اکنون خبر رسید

بو الفتح وار ہر کہ شد او عاشق بتے
صد گونہ رنج و محنت درد و بلا بدید — کشید

نسیم صبح گل را تازہ جان داد عروس درد را در بند بکشاد
بہار آمد جہان را تازہ تر کرد زگینی گو کسے فرزند نوزاد
سلام اللہ علیک ای خواجہ خمار بہار آمد رواج کار بر داد
گرو کانے بذیل مطربان است نوید وصل بر شاہد فرستاد
رفیقان را ہمی آگاہی کن شراب و شاہد و ساقی شد آباد
پیاپے کردہ پیمان پر بیا شام ز بہر ذوق مستی را کن ایجاد
بوصل دلبرے بسپار جان را نگہ کن تا شوی از خویش آزاد

چنان آسوده وفارغ همی زی | مثال کهنه پیرے خورده امجاد
کجا کارش کشد واللہ اعلم | نشد بارے به نقد وقت دلشاد
همه رنج و بلا و محنت و غم | نصیب ما شده است ایخواجه فریاد

خبر بر دوستانِ ما رسانید
محمد پیر شد و العشق یزداد

محمد عشق می بازی خوشت باش | بذوق دردمی سازی خوشت باد
ترا از کودکی عاشق شد است نام | خطاب سوز بر سازی خوشت باد
مرا در عاشقی نامِ بلند است | تو خود سرو سر افرازی خوشت باد
مرا در درد و غم لا سفے تمام است | تو بر حسن و نمک نازی خوشت باد
اگر از اہلِ دل ہستی نظر باز | وگر با خوب ہم رازی خوشت باد
شبے و ماہروے و کنج خلوت | یکے از دیگرے رازی خوشت باد
میسر گر شود بوسه سبک تر | نهی دندان ولب گازی خوشت باد
جہاں را روشنی از جبہۂ تست | بماه و مهر انبازی خوشت باد
شکار تو ہمہ شیرانِ خونخوار | بترک غمزه می نازی خوشت باد
توی سرمست یارِ تو در آغوش | چه راحت ہا که پردازی خوشت باد

نہادی وصل و ہجراں را بیک سو
بنقد وقت میسازی خوشت باد

آنانکه بجام عشق مستند | بیہوش ز بادۂ الستند
گه در ورع و نماز کوشند | گه باده خورند و بت پرستند
بر لوح وجود ہرچه دیدند | جز نقش نگار پاک شستند
از کرسی و عرش در گذشتند | در غرفۂ لا مکان نشستند

شده

ازردوقبول ننگ دارند ازہجروصال وست شستند
دیباچہ دفتر وجود اند عنوان ازل ابد شد ستند
ازکن فیکون رستگانند
آیند وروند خویش ہستند

فروغ شمع را پروانہ باید سلاسل حیدرا دیوانہ باید
حریف مجلس ما سادہ بہتر ندیم وشاہد شنگانہ باید
نوید کشتنم گر کرد معشوق مبارک باد این شکرانہ باید
مرا بروجہ خوباں دہ براتے توصاحب دفتری پروانہ باید
چگونہ مدمن می مست گردد
محمد ملک او میخانہ باید

سجودے پیش سربت رونشاید نہادن سربہ پیش یار باید
زپس انداز چوں حیدو سرینے سوی المحبوب انچہ پیش آید
بیاتا یکدمے ذوقے برانیم نمیدانیم فرداتا چہ زاید
شکال حیدرا محکم چہ بندی ہمی ترسی در فتنہ کشاید
اگر عاشق شدی ای خواجہ عاقل ہزاراں درد وغم محنت فزاید
خنک شامے وبس روشن صباحے کہ سرخوش مست یاراز در آید
نظر بازی محمد اہل دل راست
دلے دارئی کہ تا خوبی رباید

بحمداللہ امید ما بر آمد صباحی مست یار از در درآمد
بہ بستہ در کشادہ بند یکتا برغبت با فراغت در بر آمد
قدم آنجا بسر شد اے بت من سراسر آرزوہا درسر آمد

[1] پیشیت
[2] اگر تو عاشقی
[3] باید

چه می پرسی مرا بت می پرستی — بت من بت گراں را بت گر آمد

ابو الفتحاؔ ل عشق چوں و بید
مرا معشوق من عاشق تر آمد

چو درد عشق درماںنے ندارد — مزید شوق پایاںنے ندارد
تو منکر عشق را اسمے مفرما — کہ ایں گمراہ ایماںنے ندارد
چہ داند طعم خمر و ذوق مستی — مغ و ترسا کہ پیماںنے ندارد
پریشاں کردہ جعد و سر سینے — پس افتادہ است ساماںنے ندارد
بباید داد دل با وادہ دل را — کہ بے جاں نیست جاناںنے ندارد
بود زیبا زپیرایہ معطل — چو صاحب حسن احساںنے ندارد
اگر چشمے نہ بیند مردم خوب — بہ ہیں کاں دیدہ انساںنے ندارد
چگونہ چشم بر بندم زخوباں — کہ باب القلب درباںنے ندارد
محمد میکند دعوی محبت — بریں گفتار برہاںنے ندارد

ابو الفتحا بغیر بذل و ایثار
وصال یار امکاںنے ندارد

ہر کہ از درد من خبر دارد — دست بر سینہ یا کمر دارد
آہ من ہر کہ در سحر شنود — تا دم صبح چشم تر دارد
شوخی چشم و فتنہ باز رود — ہر کہ در کوئے او گذر دارد
ہمچو من مبتلا شود یکبار — ہر کہ بر روئے او نظر دارد
ترک غمزہ اگر کشاید تیر — سینہ را اہل دل سپر دارد
کبک رفتار اگر بلند پری — مرغ دل را پریدہ پر دارد
جعد او باسریں چہ می بازد — مار بر گنبہ کشیدہ سر دارد

بروز دوشنبہ ہشتم ذی قعدہ ۲۰ سنہ مرزیب قلم شد

شوخی چشم فتنہ باز بود [1]
از [2]
چہ می نازد [3]

ای ابوالفتح عشق را بشناس
مرد عاشق کجا خبر دارد

دیدگان[1] را شراب خواهم کرد — جگر و دل کباب خواهم کرد
ترک خود میهمان بخواهم خواند — خدمتی جان شراب خواهم کرد
دست بر جید او نخواهم زد — خانمان را خراب خواهم کرد
لب او با زبان بهم چو کشم — شکرے در گلاب خواهم کرد
ناصبوری خیال ذوق برد — نام او لعل ناب خواهم کرد
نفس را گر دریغ آید جان — نفس را اغتصاب خواهم کرد
خون دل را ز دیده خواهم ریخت
ناخنت را خضاب خواهم کرد

تا که[2] با ماست جان ما بوجود — یار از ما نمی شود خوشنود
من ز اندوه و درد و غم نالم — یار از لطف خود همی فرمود
تو کجا و وصال او ز کجا — هم برین درد شاد باید بود
وصل را از خیال بیرون بر — هر که با درد ساخت او آسود
راه وصلش دراز بی پایانست — مانده شد هر که راه را پیمود
با تو نقد است درد همواره — نقد بهتر نه وعدهٔ بخلود
ای محمد نه مو نسے هست نه یار
هست اندوه درد و غم موجود

برد[3] دل را جان نر سازاد — عقل را کند عشق از بنیاد
همه جا عدل راست انصافے — نیست در شرع عشق جز بیداد
لعل شیرین بکام خسرو ده — که شیرین[ل] را سپرد بر فرهاد
[ل] کوه شیرین سپرد

[1] این غزل را بروز دوشنبه بستم ذی قعده سنه ۲... ه بقلم آوردند [2] این غزل را نیز بروز دوشنبه بستم ذی قعده سنه ۲... ه رقم فرمودند [3] این غزل را بروز پنجشنبه بستم ذی الحجه سنه ۲... ه افاده فرمودند

مرغ دردام عشق اگر افتاد | زین قفس می نگردد او آزاد
هست امید راست خواهشش[1] | هر که تیرش بخورد او افتاد
هر چه او را شود مزید جمال | درد و اندوه من همی یزداد
ذوق دشنام یار برد از من | راحتِ ذکر و لذتِ اوراد

ای محمد بجز تو کیست دگر
بندۂ وقت[2] باش از همه آزاد

نمیدانم[1] که آن بدخو برین مسکین چها بازد | سوار مست می آید سمند حسن میتازد
غبار از سینه می خیزد دخان درد میسوزد | مگر آن شهسوار من بمیدان گوی میبازد
همه عالم نظر دارد بجاه و مال خود خسر | چه عیب است گر جوان من بحسن خویشتن بازد
تعالی الله نگار بینا[2] چنان موزون و زیبائی | نداند جز خدای من چنین نقشی دگر سازد
لب لعل و سیه خالی جبش بار و مکجا شد | زهی مسکین دل بیدل دو لشکر یکطرف تازد

اجازت بوسه گر یابد محمد عاشق بیدل
همه معذور می دارش زمستی گر ببش کازد

ترا[1] از حال من آگه نباشد | سبیل درد راهم ره نباشد
کسی را[3] گر هدایت عشق کرده است | همی گمره طریدالله نباشد
بباید خود رود بی موجب عشق | ولی در عاشقی گمره نباشد
بجان و دل اگر حکمی کند یار | حریق سوز غم را نه نباشد
جفای یار بر چشم و سر ماست | ز جور یار ناله ره نباشد
برین شکل و روش سروی ندیدم | چنین حسن و نمک در مه نباشد
چه کو دارد ز نخدان تو ما را | بران غوری بابل چه نباشد
به عاشق هر چه از معشوق آید | بجز نخ نخ بجز خه خه نباشد

حاشیه:
[1] نیست امید راست وفا خواهشش
[2] بنده وقت از جهان آزاد
[2] نگار با … تواند
[3] کو را

[1] سید اکبر حسینی این غزل را در ملفوظ (جوامع الکلم) روز شنبه بست و پنجم ربیع الاول سنه ۸۰۲ مدرج کردند
[2] ایضاً ایضاً

اگر طوفان آتش سر بر آرد　　بتاب او تنے چوں کہ نباشد

محمد نیستی مردان عشقش

دوائے درد تو جز وہ نباشد

امروز آں نگار جمالے دگر نمود　　عارض زدہ است وسمہ و پردہ ز رخ کشود

یک خندہ نے کشادہ جہاں را حیات داد　　یک چشمکے بہ بست جہاں زانمک فزود

رخسار گلبن است لبش شکرے نمود　　اے اہل دل بگوے تو بر مصطفیٰ درود

سوز فراق شمع رخے جان و دل بسوخت　　پروانہ وش بر آرد آتش ز سینہ دود

ہر جا کہ ہست اہل دلے مبتلائے او　　ہر جا کہ خوبروے او را کند سجود

خال رخش کہ دید کہ از دین خود بگشت　　ترسا شود مسلمان مسلم شود جہود

یک بوسہ کہ یافت ازاں لعل مے چکاں　　مستانہ گشت ہر دم در رقص و در سرود

گر اہل ہند بیند ترک خطا ختن را　　از دین بت پرستی توبہ کند ہنود

از قامتش چہ پرسی سرویست راست او　　جعد و سرین چہ گویم مارے بکوہ جود

یک چشمکے نہانی بوالفتح را بخش

پے کوری رقیب علی رغم آں حسود

مرا با ماہ روے یارئے بود　　شبے ہم یکدگر شب کاری بود

از و ناز و کرشمہ سرفرازی است　　ز من بیچارہ عجز و زاری بود

نباشد بدرش عزت کسی را　　مرا بائے دراں کو خواری بود

اگر درباں نہادہ پیش من چوب　　ولیکن با سگش خر خاری بود

بیک بوسہ دو جامی پر بہ نیمود　　حریف و شاہد و میخواری بود

اگرچہ غمزہ تیرے بر جگر زد　　ز لطف لعل او دلداری بود

محمد نیک زو لیدہ خماریست　　مگر با مہ رخے بیداری بود

ــه حضرت سید اکبر حسینی ایں غزل را در ملفوظ (جوامع الکلم) روز شنبہ بست و پنجم ربیع الاول ۸۰۳ھ درج کردند

دردعشق

حدیثِ عشقِ من افسانہ شد | مثالِ سوزِ من پروانہ شد
ہر آں کو دید زلفِ پاکشا نرا | سراو گشت و ہم دیوانہ شد
عجب قہرے کہ دارد عشق یارب | یکا یک آشنا بیگانہ شد
فلاں زاہد لبِ میگون او دید | شراب در دو پیمانہ شد
شبے جعدش بخفیہ بر کشیدم | عجائب قصہ در ہر خانہ شد
چناں رنجور از دستِ تنِ من | کہ بہر درد و غم نشانہ شد

محمد را ز حالِ او چہ پرسی
ضعیفے ناتواں غم خانہ شد

گر یار مرا کنار آید | در وقتِ خزاں بہار آید
گر ناز و کرشمہ بسازم | او عجز کند کنار آید
بر بستہ درو کشادہ سینہ | ہر خندہ بوسہ بار آید
مستے بمراد نا رسیدہ | اندر برِ ہوشیار آید
او خواہد و من نخواہم اورا | من عاشق و او بکار آید
کار یست میانہ دو مردم | کز سوئی ہمہ فگار آید

بیوشم

یارے کہ بکار کار ناید
آں یار بگو چہ کار آید

مائیم بیک خیال خورسند | مائیم بہ بند یار دربند
صد شکر خدائے آسماں را | مارا کہ دریں خیال افگند
نتوانم بے جواں خود زیست | اے خواجہ مدہ مرا چنیں پند
اے زاہد پند گوے اسکت | نتوانم دل زیار بر کند
بگذار کہ روے خوب بینم | زو تے بکنیم روز کے چند

بیہودہ مخور غم جہاں را
روزے دو سہ خوش باش بخند

در عشق اگرچہ درد ہجرانست
صد ذوق و خوشی در وست آگند

بوالفتح بگوے کای محمد
مائیم بیک خیال خورسند

مسلمانان مرا فریاد فریاد
نکردہ است آں مرا گاہے دلم شاد

ہمہ کس در خوشی و ذوق مستی
مرا مادر براے درد و غم زاد

ز تو جور و ستم تسلیم از من
قضا را ایں چنیں تقدیر افتاد

ز من از لذت دشنام خوباں
پریشاں شد ہمہ تسبیح و اوراد

مرا از آتش ہجراں امید است
کہ سوزد خاک سازد تا برد باد

غبارے او فتد شاید براں در
بدیں دولت بگردم از غم آزاد

چناں از سقف چشمم میچکد آب
ہمی ترسم فرود افتد ز بنیاد

صفاک اللہ ز درد و محنت و غم
سلام اللہ محمد راست یزداد

جور و جفا و یاری با یار یار باد
درد و عنا و سوزش و غم برقرار باد

آں سرو قد مارا و آں مو دراز مارا
عمرے بروز و سال و مہ بیشمار باد

آنکس کہ رنج دارد رنجور خواہدم
شادی بروزگارش و قوت بکار باد

مائیم و درد عشق کہ با وصل نیست کار
وصلش ہوس نداریم و غم برقرار باد

شادی بروزگار جوانان عشق باز
گر وصل ہست رنج و رنج بیکار باد

دو چشم آہواں را غمزہ است تیز
مارا بسوز و درد و غمت افتخار باد

ہر دم برے کہ در پس آں کج سریں رود
در کوے عاشقانش ہمی سنگسار باد

او را ہمیشہ عزت و با سرکشی غنا
مارا ہمارہ بہ در او افتقار باد

سہ بروز پنجشنبہ پنجم ذی الحجہ سنہ [illegible] در قلم آوردند

آں

بوالفتح را چه پرسی ز اندوه درد و غم — پروردهٔ همین است همیشہ استوار باد

آں وعدهٔ وصال که کردی وفا بکن

جان و دل محمد در انتظار باد

دل و جانم فدائے آں جواں باد — کزو جان و جہانے گشتہ دلشاد

خرابی ہائے ما زاں لعل میگونست — خرابی ما شود زیں بادہ آباد

ندارم رنجشے از زید و از عمرو — مرا از دست خود فریاد فریاد

من آں بندہ نیم کز بندگیت — بتحریر تو خواہم گشت آزاد

من از تو رو بدیگر کس نیارم — تو خواہی جور کن خواہی بدہ داد

ترا حسن و نمک ہر روز افزوں — مرا اندوہ و غم یزداد یزداد

محمد با شدے زیں غم ولی ہم

مگر که وارہم زیں محنت آباد

ریختے

جعد موزوں بدام ما بکنید — لعل میگوں بکام ما بکنید

ریختے

گر لبے بوسہ زند بہ لبے — بوسہ را بنام من بکنید

ای جواناں چو بادہ بخش کنید — فضلہ زاں بکام من بکنید

چشم آہو که کرد شیر شکار — حیلہ سازید رام من بکنید

وعدهٔ وصل کرد چاشت گہے — چاشت را زود شام من بکنید

نامہ گر سوئش بفرستید — بر سر نامہ نام من بکنید

بہر دیدن ہلال ابروا را — تا تواں دید نام من بکنید

ای جواں پیر را بکن رحمت — ذوق مستی مدام من بکنید

ریختہ

شاہدے را کنیز کم سازید — مے فروشے غلام من بکنید

تا زید مست خوش محمد تو — لعل میگوں بکام من بکنید

درختِ عشق بے گل بار نبود — ثمر تلخ است گل بے خار نبود

بوقت کار گر یاری نہ کردہ است — ترا آں یار ہرگز یار نبود

شبے گر مہ رخے در بر بغلطد — بجز ذوق و خوشی در کار نبود

عجب کارے اگر عشقے ببازی — پس انگہ در دو غم انکار نبود

(ل: افگار)

کسے کو عاشق است فارغ نباشد

خوشی شستہ محمد وار نبود

مرا زلفِ تو ہر بارے دہد بند — کہ ہم در بند شاداں باد و خورسند

(ج: پند، ل: باش)

دہم دشنام مارا گو ثنائے — زنم چندے قفا تو خوشترے خند

بدستِ خویش اگر تیغے برانی — بفرق تو شود بہ دست اسپند

(ل: براہم)

من از غم بودہ ام ساحل گرفتہ — بیاید عشق در غرقاب افگند

دل من مبتلائے آں جوانے است — کہ سرو راست رفتار است کز بند

(ل: جواں است)

محمد پیر گشتی توبہ کن — ترا تا کے بچہ بازی و تا چند

چہ گویم با تو من اے مرد ناداں — ندارم من دل و جاں آرزومند

مگر کہ گاہ مردن آیدم خصم — بصورت امردے خوبے خداوند

کشیدہ آستیں بالا بخصمی — کمر بندے ز زر کردہ کمر بند

زہے جاں کندن شیریں در آنحال — چنیں جاوید دولت بر کہ بخشند

اگر جاں را بدست او سپارم — زہے عاشق کہ من باشم خردمند

مرا در گور مونس نیست جز دے

کہ از وے جملہ غمہا شد پراگند

دل استاد من ہر چہ مرا از لطف فرماید — بداناں گیرمش در بر کہ ہر چہ از دوست می آید

چنیں حسنے کہ تو داری نمک چندیں اگر ہست — ہمہ نالم عدا سازی بحق الحق ترا شاید

بحمد الله چنانستی ہمہ کس در ثنائے تست | وگرنا در رو حجبے کہ خوباں ایں صفت باید
دگر عاشق کہ از گاہے بیارد نازبازی | ندانی کوز نو سیرت زفرط عشق گر زاید
ملامت گوئے بیحاصل نزیداست حسن وزیب تو | زباں آلودہ تر دارد بدانکہ زاثر مینجاید
بہر ساعت کہ می بینم مزید ابتلا باشد | بلائے درد و غم لابد بہر روئے دگر آید

محمد مرد غفلتی چرا دیوانۂ عشقی
کہ ترک جان و دل گفتن مرا خواجہ بفرماید

دل از سودائے زلف یار نا سود | ازیں سودا ندیدہ ہیچ کس سود
زبانش را خوش آنکو سود بگرفت | مگر آں شخص ازیں سودا بیاسود
نظر بر چشم خوباں فرض عین است | کہ روشن می نماید عکس مقصود
زہیبت عشق اندو زرخ بداں کم | برآرد از دمار عاشقاں دود
پناہ سایۂ سروے نشینم | کہ سدرہ ہست ہمہ آں ظل ممدود
ترا گر حسن ہر روز است افزوں | مرا ایں درد و غم اندوہ افزود
ز وصل او زمانے بر نخوردیم | ولیکن درد او ہمواره موجود
محمد عشق بازی شیوۂ تست | شود ہاں عاقبت کار تو محمود

نود گشتہ است عمرت اے ابو الفتح
رسیدہ با نود در حکم مقصود

یار من شرمگیں است چہ تواں کرد | کودکے نازنین است چہ تواں کرد
طلب وصل زو میسر نیست | دلبرے پر زکین است چہ تواں کرد
او نداند کرشمہ کردن لیک | خلقش ایں چنیں است چہ تواں کرد
بوسہ چوں بخواہم از لب او | غمزہ اش در کمیں است چہ تواں کرد
چشم ازاں رخ چگونہ بر بندم | دیدنش عین دین است چہ تواں کرد

ہیبت

نابود

خلق او

پند گویا ز پند خود باز آے | بے رخش دل حزین است چه توان کرد
نقش او بر جبین جان و جہاں | ہمچو خاتم نگین است چه توان کرد
عالمے از جمال او بر خورد | خواجه شیطان لعین است چه توان کرد

از پئے که سرین و جعد دراز
میر ما و اسپین است چه توان کرد

خوبرویاں اگرچه بسیار اند | شیوه و شکلها بسے دارند
هر کسے شد اسیر هر شکلے | هر یکے در خیال و پندارند
آنکه عاشق جمال مطلق شد | از تعین شخصے بیزارند
جز یکے در میاں نمی بیند | واں یکے در یکے یکے دارند
خال و رخسار او قرینے رہند | کفر و ایماں ہماره درکار اند
دیدهٔ اهل درد و غم زدگاں | ہمچوں ابر بہار می بارند

اے محمد تو عشق بازنهٔ
عاشقاں هر نفس گرفتارند

هر که در بحر عشق غرق افتاد | گوهر شب فروز دستش داد
نام مجنوں بلند لیلے کرد | حسن لیلے رواج مجنوں داد
خوب را اے خداے خوار مکن | شاید ار مفلسے رسد بمراد
در فغانم ز دست آں خودکام | می کند ظلم و می نه بخشد داد
عشق آمد مرا ز دولت او | محنت و درد و سوز و غم بزداد
می کشم جور و می خورم اندوه | پیش هر کس نمی کنم فریاد
با چنیں روے خوب و خلق و کرم | مادر دهر کودکے کم زاد
نیست جائے که نیست ازو خوشنود | نیست آں تن که نیست ازو دلشاد

ن شخص

یقین دهند
نسخه
فریب دهند

اے محمد زکن مکن بگذر
یار را بندہ باش خواہ آزاد

شراب عشق را خفیہ بنوشند | متاع زہد را پنہاں فروشند
زمانے خوش بوقت خویش باشند | برائے دی و فردا ہر چہ کوشند
چرا بحرے بوقت خود نگردند | چرا چوں چشمہ کوہے بجوشند
زہے ذوقے خمے مستی بلے وقت | کہ مے با یار نوشند و خروشند
برائے یک نظر بر روئے خوباں | بسے پیتاں محنت را بدوشند
دلا بر خواست حق میدہ رضائے | کہ بر رانده قلم بیہودہ کوشند

زہے ذوق
خم مستی

محمد یک نفس آرام وانجام
کہ پستانِ عقیمہ را ندوشند

خداوندا خداوندا بدہ داد | مرا از دست من فریاد فریاد
جہاں جملہ بکام ما عجب نیست | ہمیشہ درد و غم یزداو بزداد
خیالِ جدا وبس کنج نشیں را | پریشاں میکنداز کار و او راد
دلم تا شد اسیر آں دو گیسو | زبند بندگی شد پاک و آزاد
زدم دستے بسودم نارپستان | ازیں راحت دلم با سینہ بکشاد
تعالی اللہ کہ عشق سروقداں | بگویم راستی بوالفتح یزداد

خیالِ جدا وبس جبر است کنج نشیں را ... جدا از دل خیالات جدا گرفتار

ہمہ عالم بذوق و خورمی خوش
محمد ما درت از بہر غم زاد

آں دل نماند کش سر امن و قرار بود | گوئی ہمیشہ غم زدۂ روزگار بود
کش بر امن بر قرار بود

لب بر لبش زدم کہ از اں بر خورم مگر | آنجا ہمہ خیالے و وہمے بکار بود
از حاصل محبت و عشقش چہ پرسیم | درد و بلا و محنت و رنج و فگار بود

در بوستان عشرت خود کرده ام گذر | میوه گلے نبود همه خار خار بود
بودم بیک شراب که یک بوسهٔ لبت | مست و خراب کرد ترا خود خمار بود
تیغے که دوش بر سر من بر زدی ز خشم | کاں سر ز تن برفته درین انتظار بود

عمرے که بر در تو ابوالفتح خوار زیست
بالله که سروری و همه افتخار بود

شمع رخسارے مرا پروانه کرد | لعل میگونے مرا مستانه کرد
جور او بشنید هر که در زماں | دفترے بنوشت خوش افسانه کرد
اے که می پرسی چرا دیوانه | زلف خود را گو چرا دیوانه کرد
آشنائی با فلاں کس کم کنی | کاشنا را او ز خود بیگانه کرد
من سر دجله بگفتستم شبے | آں عروس مست من فرغانه کرد
کیست کو جانها پریشان می برد | یار دانم زلف خود را شانه کرد

من نخوردستم عرق نے آب جو
اے محمد لعل او مستانه کرد

محمد عشق را هنجار باید | طریق جاده بس هموار باید
بروں شد را به بنیند و دروں هم | گریزگاه را در وار باید
اگرچه خوبرویاں نیک خوبند | جفا و ناز هم در کار باید
ازاں لب بوسهٔ گر شد اشارت | ازیں سو کار بے افگار باید
مرا شیریں زبانی از کجا شد | لب معشوق شکربار باید

محمد عشق بازی شرط کار است
ولیکن عشق را هنجار باید

جز جعد تو اے جواں دلبند | در خانهٔ دل بلا که افگند

ع به بیند چوں دروں هم

شمع رخ من ہمارہ می سوزد | جان و دل من فدات کاسپند
ہر شام مراست گریہ و رنج | تو صبح صفت کشادہ می خند
آن جعد و سرین است کوہ و مارا ست | ما رے است سیہ بکوہ الوند
این مردن من ز عشق تا کے | وین ناز و کرشمہ تو تا چند
با ذیل تو دل چنان بہ بستم | چون خرقہ صوفیان بہ پیوند
تو عیب بتان چنین مبینی | گر زشت مزاج تنگ چشم اند
حسن و نمکے کہ در تو افزود | سوز دل من بکرد صد چند

بو الفتح سخن ز لعل کم گو
بنراد و آنچہ ہست در آوند

حسن تو اے نگار مرا عشقباز کرد | شکل تو اے سوار مرا ترکتاز کرد
اے ہر کہ دید قبلۂ ابروے آن جوان | از قبلہ باز گشت بستش نماز کرد
آن قد ہمچو سرو رخ لالہ فام تو | از کشت و باغ ہر دو مرا بے نیاز کرد
وی بادہ خوردہ ہست و پریشان ہمی گذشت | دنبال او نمودم و او احتراز کرد

الطاف دست عام و لیکن مرا خصوص
دشنام چند داد ز خلق امتیاز کرد

اگر یار با ہستی خردمند | مدہ دیوانہ و سرمست را پند
مرا در گریہ و اندوہ میدار | تو با بیگانگان خوش باش می خند
ز من آسودہ تر دیگر نباشد | کہ ہستم من بدرد و رنج خورسند
شکال جعد تو بندیست محکم | کہ در ہر پیچہ اش چندیست در بند
کمند جعد تو دامے دراز است | بہر حلقہ دو صد شہباز افگند
جفا و ناز تو این گریۂ من | نظارہ کن میان روزکے چند

سرینت
فام
گذشت
بوالفتح را

نه من مانم نه تو نے ناز و گریه — بماند جز که بو از عود و اسپند

شدم پیر کهن در عشق بازی — مرا توبه نمی بخشد خداوند

اگرچه آشنائے بحر عشقیم — ندیدم عشق را اندازه آوند

سرم در گرد پائے مادرے باد — که زاده چوں تو زیبا رشے فرزند

چو مرغ وحدت اینجا کرد پرواز — مکن کن را بیکباره پراگند

یکے کفرے دگر بنگر نہانی

محمد با بتاں خوش هست و خورسند

که دید آں چشم تو وانگه بغلطید — که زود ستے بجعدش بسته پیچید

کرا با جعد تو افتد سروکار — ہمارہ چوں سیه مارے نه گردید

که زد بوسے به لعل تو نشد مست — شده دیوانه در میخانه گردید

گدائے بر سر کویت گذر کرد — که از ہر دو جہاں یکباره برید

حریف من شبے سرمست آمد — سرے بر زانوام بنهاد و غلطید

بخفت و بخت من بیدار بوده است — چگویم تا چها چشم دلم دید

شدم در باغ و باغی خفته بوده است — چگویم تا چه گلها جان من چید

همه دیدم صفا و روشنائی — مگر نورے ز روے یار در زدید

محمد را بپرس از عشق بازی — که او از جد خود احمد بپرسید

بگفت ای کودک شائسته من

زہے کارے که آں فرزند بگزید

آں جواں من جواں ارجمند — من یکے محتاج و مسکیں دردمند

من کیم تا لاف یاری اش زنم — ای ہزاراں بر رخش چوں من سپند

رسم رسوایاں مرا خوش آمده است — نیک نامان را زہد بر ما بخند

ن: عشقم

را و… دارد

ن: که جعدش سر به پیچید

کیست کو بر پای سروی پست گشت — تا کرا باشد چنین بختی بلند
ذل و خواری کس نکرده است اختیار — بر درت تقدیر حق ما را فگند
عشق بازی اختیار من نبود — هر کجا خواهند سر خود نهند
ما به پیش کس فرو ناریم سر — لیک جعد تو مرا شد پای بند
هر که عاشق می شود دیوانه ایست — تو بزنجیر سر زلفش به بند

سید بو الفتح یاوه می رود
گرد آور زان وجدم چون کمند

گرچه هستم سرفرازی ارجمند — بنده گشتم من ترا ای دلپسند
دوستی سرو قد گلعذار — گلبن عیش مرا از بیخ کند
من اسیر و مبتلای مانده ام — نیک خواهانم چه می گویند پند
پیر مردی عاشق یک کودکی است — بالضرورت گشته است او ریشخند
مردمان خود جان خود در باختند — بر رخ خود برقع میداری تو چند
از خیال خال زلف و روی تست — صوفیان کاندر سماعی می جهند

ای محمد گر تو عاشق گشته
همچو من دیوانه باش و هم تو ند

آتش عشق و محبت در دلی کافروختند — جان و تن با سینه و دل همچو کاهی سوختند
در بر هر کس قبای و کلاهی بر سر است — ژنده درد و بلا را بهر ما هم دوختند
اوستاد عشق و پیر درد از مهر و کرم — صبر بر جور و جفای دوستان آموختند
ای خوشا مردان جوانمردان راه عشق او — از برای درد و غم را دین و دل بفروختند

ای محمد همچو پروانه بسوز از شمع رخ
آتش عشق و محبت در دلت افروختند

ن: هر کرا خواهند بر سری نهند
ن: است
ن: سرفراز و ارجمند

بیچارہ وے کہ مبتلا شد — قوتش ہمہ محنت و بلا شد

اے ہرچہ کہ بود ناسزایش — عشق آمد و ناسزا سزا شد

عاشق نہ بود بہ شرع ماخوذ — عشق آمد و ناروا روا شد

این آتش عشق سوخت جملہ — یارب ہمہ خیر و شر کجا شد

اے ہرچہ کہ بود دُرد و تاریک — عشق آمد و روشن و صفا شد

ما جملہ جہاں بیک پیالہ — دادیم کہ درد را دوا شد

یارب کہ چہ دارد آں عشق — بیگانہ کہ بود آشنا شد

مرغے کہ صبور بود و زاہد — عشق آمد و مرغ در ہوا شد

عشق آمد و رفت ہرچہ با ماست — کاں غم ہم و محنت و بلا شد

اے یار بیا کہ من برفتم — جان و دل و دین ہمہ ترا شد

اے ہرکہ نباخت عشق بازی — او زادہ نا درش چرا شد

تا لذت درد عشق گیرد — بر زینت خم ابتلا شد

گر دار زبان خود محمد
کایں قصۂ حریم کبریا شد

شرابے خورد و خوبے خوب تر شد — ہر آنکو دید او را بے خبر شد

ز شوخی چشم مستان است غلطاں — رخش چوں لالۂ تر تازہ تر شد

خراماں میرود سینہ کشیدہ — ہر آنکو دید دستش در کمر شد

سیہ خطے کہ گرد رو بر آمد — تو گوئی سبزہ گرد غنچہ بر شد

دگر ہم نسبتے کردم تو بشنو — تو گوئی کلفہ بر روئے قمر شد

ہر آنکو قبلۂ ابروے او دید — درو محراب بر سمت دگر شد

گر از لعلش چکید یک قطرہ مے — جہانے مست گانہ بے خبر شد

هر آں تیرے کہ زاں غمزہ کشاید | جگر نیشانہ سینہ چوں سپر شد
جمالِ تو دگر حُسنے نمودہ
محمد را غزل وزن دگر شد

زچشم مست تو عین الیقین شد | کہ ہر کہ دیدہ اش بے عقل و دیں شد
ہزاراں آفریں با دا بریں دل | کہ با درد و غم تو ہمنشیں شد
اگر لطفے کند لعلِ لب او | چرا غمزہ ترا کبری و کیں شد
زبوے جید و جیب و دامن او | چمن با مشک و عنبر شرمگیں شد
سلام اللہ ای ساقی غمہا | بدہ پر پر کہ قسم ما ہمیں شد
من از سودائے ایں خود سود کردم | زیان جان و جاہ و مال و دیں شد
محمد از کہ شد رنجور و لاغر
غمم شاد یست و رنج من ہمیں شد

دل عاشق اسیر یار باید | تنش آزردہ و افگار باید
لبش خشک و دو چشمش تر ببینی | برنگ زعفراں رخسار باید
با آہ سرد و سینہ گرم یابی | تنش لاغر نزار و زار باید
غذائے او نباشد نان و آبے | بخوردن خون دل در کار باید
ہوائے گلستاں او را نباشد | خوشی و گشت او در خار باید
دلش غمگین و سینہ پارہ پارہ | تنش رنجور و پر آزار باید
بیاید تا کشد او جام مستی | برائے درد و غم ہشیار باید
ہمارہ عاشقاں صائم بمانند | بخرمائے لبت افطار باید
محمد عاشقاں گمراہ باشند
برائے گمرہی سرکار باید

پر از کبری ۳۰۱

تعالی الله چنین بر من خدا کرد — که محبوب مرا از من جدا کرد

چگویم بر که نالم از که پرسم — نهم گردن که این جمله خدا کرد

مسلمانان مرا فریاد و فریاد — خزینهٔ[ن] هم بدرد من دوا کرد

شبی با ماه روی بوده ام خوش[ن] — طلوع صبح ما را در بکا کرد

فراق آن کله پوش قبادار[ن] — قمیص هستی ما را دوتا کرد

ز درد و غم نبود ستم شعوری — ولی آن نظرة الاولی بلا کرد

هوای وصل تو ما را سبک ساخت — لطیفهٔ نازکی مثل هوا کرد

نکردست هیچ کس با من وفائی — مگر که درد و غم با من وفا کرد

ز درد و غم محمد برخوری تو
به برخورداریت مادر دعا کرد

ن: که مرهم غم
ن: خوش غنودم
ن: قباپوش وکله‌دار

آن چشم مست او که دلم را خراب کرد — زن را نزار ساخت جگر را کباب کرد

چشمش نگر که هر طرفی لحظه می کند — غلطید نقش به بین که جهان را ز آب کرد[ن]

یکبوسه با کنار از و کردم التماس — دو شی و چشمکی زد و هر دو جواب کرد

از لطف خود نهاد زبان در دهان من — آوند خشک سوخته را پر گلاب کرد

وعده بکشتنم که نمودی درنگ چیست — رحمت خدا بر او که بکارم شتاب کرد

تیری کشاده بود بسمت شکاری — بر سینه ام خطا شد و ترکم صواب کرد

ای[ن] چشم روسیاه چه تر دامنی شوخ
بوالفتح را بیک نظری بین خراب کرد

ن: خراب
ن: این

یار آمد بوسه ستم زد — نشه آمد و طبلکی کرم زد

خوش وقت کسی که جام عشقش — برخورد و پیاله دم بدم زد

سر هر که بدرد و غم برافروخت — در ملکت عشق او علم زد

اے ہر کہ بدید لعل میگونش | خمارہ تمام را سلم زد
او ذوقِ عشق ہر نورد دیست | بر ہستی و نیستی قلم زد
او قایل صدق و راست کاریست | آنکس کہ وجود بر عدم زد
معشوق بہ پیش او خود آید | در عشق کسے کہ یک قدم زد
از لطفِ یکے کنار بخشید | وانگہ لب بر لبم بہم زد
از صحن بنبر و گوے او برد | خود را کہ ز کنز انش کم زد
ما ہیچ حدیث را ندانیم | عشق آمد و جملہ را و کم زد

بو الفتح مست آں خیالم
دوست آمد و بوسۂ ستم زد

دلت نا بر رخے چوں مہ نباشد | ز درد و سوز غم آگہ نباشد
ہمہ در میہمانی یار گردند | بوقت درد یک ہمرہ نباشد
اگر با کودکے پیرے ببازد | بہ پیشش جز ہمہ قہقہہ نباشد
پس از دیرے وصال یار یابد | ز بس لذت بجز خرخہ نباشد
گز نیند گر بیار ما جدائی | بجز اندوہ و درد وہ نباشد
جماے ایں چنیں بے عاشقے نیست | عروسے ایں چنیں بے شہ نباشد
ہزاراں آفریں بر صانع تو | چنیں صورت بدر و زہ نباشد
ہوائے خود اگر مرغے پریدے | ببام آں مہ من رہ نباشد
اگر بوسے ز لعل او بخواہیم | از و جز غمزہ و جز نہ نباشد
و لے کا فتند فرو گوے زنخدانش | بوسعت عیش آں خود چہ نباشد

محمد عشق باز نیستی تو
ترا از درد و غم آگہ نباشد

منت خدای را که مرا عشق باز کرد | از دل قرار برد و تنم را گداز کرد
چشمش که فتنه باز و غمزه که خون خورد | جعدش که دل رباید و قصه دراز کرد
هر کس که دید قبلهٔ ابروی آن نگار | محراب را گذاشت و بها نسو نماز کرد
هر کس لب خراب ترا جام باده کرد | سر سینه را کشید پسے سرفراز کرد
تو عشق را مدان که کم از دیو یا پری است | هر هر که شد مسلط گمراه ساز کرد
ای خواجه مقام که از جان و سر بخیز | کار قمار باز بحق پاکباز کرد
هر محنت و جفا و ستم بر تو میرسد | در بوسه بدانی او زخم کاز کرد

بوالفتح عشق بازی و انکه گمان زند
او عشق باز نیست از و احتراز کرد

منت خدای را که مرا عاشق آفرید | بهر غمان و گریه و اندوه برگزید
شبها گذشت روی عنون ندید چشم | گویی که آشنائی زین آشنا پرید
هر یک برای چیزی حق آفریده است | مارا برای محنت و درد و غم آفرید
دلال شوق عشق چو بازار گرم یافت | جان و دلم بداد و دلاش بها خرید
تیرے که ترک عشق بسمت دلم گشاد | دل عزو بی نمود که جان را سپر کشید
بلبل بباغ نغمه زد و از درد گل گریست | از آب چشم بلبل گل هر طرف دمید
در سر اگر ندارد و هر چشم رسم عشق | ابروی را بگو که چرا تیر تو خمید
بر در فتاده کشته معلوم نیست قاتل | منکر چه می شوی تو که بر لعل تو چکید

بوالفتح شیخ کهنه و این تحفه تر به بین
بر شوخ کودکے که برغبت شده نوید

ماراحیات بے تو میسر نمی شود | جز نقش تو بسینه مصور نمی شود
تقدیر خواست چون تو مثالے دگر کند | آخر به فکر و دیده میسر نمی شود

ت: هر گه که آن خراب

ل: مرید

چیزے با تنہا ے کمالات خود رسید | برو ے مزید نقصان دیگر نمی شود
حق التحقیقت است کہ اللہ قادر است | نقصان عقل ماست مقرر نمی شود
بے نور آفتاب و بے روے شب چراغ | این کلبۂ ظلام منور نمی شود
ایمان و کفر ہر دو نزایند ز اہل | طاعت گناہ ہر دو برابر نمی شود

مارا دے کہ بود بدلبر سپردہ ایم
نساخ را نسیج مکرر نمی شود

بوالفتح

مرا با جعد تو کارے چو افتاد | دل و جان و تنم قربان تو باد
خیال وصل تو باد صبا ہم | مرا خوش کردہ مے بیدار ند برباد
پریشان کرد گیسوے تو دل را | بغارت برد ہر اد کار و او راد
سرے وقد تو طوبی است و بستان است | کہ در شنید بجز ابدال و اوتاد
دل من برد و کرد اغماز و انکار | مسلمانان مرا فریاد فریاد
نہال قد او یارب بلاے ست | مرا برکند از بیخ و بنیاد
بخنداے زاہد و شیخ و مذکر | مرا با رسم رسوایان خوش افتاد

ترا ہست عشق بازی رسم معتاد
محمد تو ہمیں خواد از خدا داد

دلقبان

دل و جانم فدائے آں جواں باد | کز و ہر جا نبے شور است و فریاد
یکے گوید کہ دل از دست من برد | دگر گوید کہ جانم داد بر باد
چہ نالم پیش تو از ظلم و جورش | چہ گویم گر ستم کار یست و بیداد
چہ بنمائی جفا ہر لحظہ زاں چشم | نہادی خانۂ بیداد بنیاد

بدست بیوفاے ام گرفتار
ابوالفتح مرا فریاد فریاد

بے نیازی نازبازی میکند | تونیازی جاں گدازی میکند
جملہ دیہار ابیغما می برد | لشکری ترک و تازی میکند
سرورا پامال می سازو بباغ | برگلستاں سرفرازی میکند
عشق او برجان مسکینم بباخت | باکبوتر باز بازی میکند
لعل نخلے میکند یک بوسہ را | دل بہ و ہش کارسازی میکند
عاشقے کو جبدا ور ایشد | دست بر بار سے درازی میکند

اے محمد مرد عشق او نہ

بی نیازی نازبازی میکند

درد سے کہ دوا پذیر باشد | دل لطو سے و بجاں گزیر باشد

دلجوے بجاں گزیر باشد

جانے کہ زعشق مبتلا شد | او روشن دل بصیر باشد
چشمے کہ زخوب با زبستہ است | بینا نبود ضریر باشد
یک لحظہ نظر زخوب روے | اندک نہ بود کہ شیر باشد
از دیدن چپ و راست غم نیست | محبوب چو در ضمیر باشد
مجنوں نہ کند نظر بخوبے | لیلیش چو بے نظیر باشد
او سخرۂ کودکاں بدنیست | گر عاشق مرد پیر باشد
از گشتن پایمال غم نیست | گر سرور یت دستگیر باشد
شاہے و شہنشہے است آں دل | کو جعد ترا اسیر باشد
بر دست کشی چہ زہرہ داری | گر جعد سے پا سے گیر باشد

بوالفتح تو خوار آں درستی

ایں خوار و سے امیر باشد

ہر کرا در عشق قوت شود | نفی ہستیش باثبوت شود

دشنش دل

زلف او را مثال افعی دان | هر که دل بستے زند موت شود
گر کشاید زبان لب شیرین | افصح الناس در سکوت شود
بیت و شعرے کہ ذکر جعد ورا است | خانہ اش فضل البیوت شود
کہ سر بنا ہر آنکہ در پیش تست | پیشگی سنگسار کوت شود
مہر و مہ را نظیر و فترے نیست | ور بود روشنی روت شود

اے محمد ز وصل و ہجر رہد
ہر کرا درد عشق قوت شود

عشق باز اشراب باید خورد | مست و مدہوش مے باید مرد
گر بخواہی ہمارہ باشی مست | لب خود بر لبش بباید برد
نیست مقصود بادہ جز مستی | خواہ صافی بنوش و خواہی دُرد
غیرت کبریا بر آید گر | چہ نبی و ولی بزرگ چہ خورد
عاشقاں را بدہ محمد پند | کہ شب و روز بادہ باید خورد

اے نظر باز اہل دل کہ توئی
میر بوالفتح گو ز میدان برد

عاشقے کو شراب بر نخورد | خویشتن را بدست می سپرد
پردہ کبریای عزت را | زور مستی وے فرو بدرد
عاشقے صادقے است و نادر | کز پے یار خود ز خود ببرد
عاقبت خیر بادہ نوش سماست | مست و بیہوش در خمار امرد
ہمت تو ترا رود وارد | کہ دو دین و آں جہان نخرد
طائر ہمت تو تیز پر است | ہم از آں در دو آورد بپرد
اے محمد بلند ہمت باش | عشق را قوت کرد تا بخورد

مدہوش مدام
خمارہ مرد

بلبلے باش گلبناں را بوے
نے خرے کاخرے فتادہ چرد

گر یار رہ صفا گذیرد | دردِ دلِ ما دوا پذیرد
آنکس کہ شہید عشق گردد | زاندوہ درد و غم نمیرد
سر حلقۂ پیشوائے رنداست | آنکو پسِ جعد یار گیرد
بوالفتح امیدہا برآید
گر یار رہ صفا گذیرد

حسن رخ تو جمال افزود | جان و دل و دیں تمام آسود
یک لحظ بچشمکے کہ دیدی | جاں را برسید عین مقصود
سرمست خراب کرد آں لب | از دور اشارتے کہ بنمود
اے وائے ہزار وائے بر تو | گر یار تو نیست از تو خوشنود
عشق آمد و رفت عیش و عشرت | صد محنت و رنج و غم بیافزود
بنیاد نہاد عشق بازی | جز درد و بلا نبود مقصود
اے عاشق خوش بکش ملامت | عشاق ہمارہ اند محسود
بوالفتح نشان عشق فرما
چگویم زو نہ حداست و نہ محدود

ہرچہ در عاشقیت پیش آید | گرچہ نوش است و گرچہ نیش آید
بر سر و سینہ و دو دیدہ بنہ | زیں سبب کم نہ بلکہ بیش آید
پیشۂ عشق ہر کہ شیوہ گرفت | درد او را بجائے کیش آید
اے جواں مرد عشق بازی نیست | عشق را شیر ہمچوں میش آید
اے محمد خدائے را بہ پرست

مرد عابد برون ز خویش آید

ردیف را

نے ممکن وصف و جای تقریر — آن کیست که میرود به نخچیر
از دست کمند گیسوانش — پائے دل دوستان به زنجیر
استاد معلمان بابل — پیرایهٔ دختران کشمیر
اینست بهشت که می شنودی — کز دیدن او جوان شود پیر
در باغ وجود ساده بنگر — صد گونه بهشت گشته تصویر
یارا سر ما و آستانت — رفت است برین حدیث تقدیر
سودای بتان ز سر فرونه — ورنے خرے شوی توای پیر

خر نباشے [۱]

بیچاره و مبتلاست بو الفتح
تدبیرش چیست ترک تدبیر

مِن حسد و سرینِ آن ستمگار — ادبار نمود روے اے یار
از لعل لبش که مے چکانست — سرمست شدیم بلکه هشیار
دانستم ذوق مستی و مے — کردیم ز توبه توبه صد بار
گر هست هوای کشتنِ ما — ما را بدست هجر مسپار
آهسته ترے بر آن سبکتر — تا گیرم ذوق درد بسیار
من سر به نهم تو تیغ میران — لیکن به هزار ناز و انکار
این راندن تیغ و ذوق راندن — میخواهم از خدای جبار
هر دو ابدی شنو محمد — با محنت و درد و غم گرفتار
تو هر چه کنی بدیده و سر — دارم و لکے همی وفادار

[۲] ادبار نمود روز / روے ادبار

[۳] شود

سه بر فند دو شنبه نهم ذی الحجه سنه ۲ مرتبے کتابت وادند

این عالم پر ز خوبرویان است
الحق که به پیش تست اقرار

شاد باش اے عاشق دیدار یار | فارغ از نابود و بود روزگار
غرفه در دریاے مستی و خوشی است | آنکه او میگوں لبے دارد کنار
ہر کہ با خوبان نشست است خاست است | از سر زہد و صلاح و رسم و عار
جعد او دیدم رسیده بر سرین | وہم بر دم کہی بر رفته مار
ہر چه از یارے رسد خوشتر بود | گرچه باشد محنت و درد و فگار
جرعۂ یابم اگر از جام عشق | جان و دین و دل کنم بروی نثار
اے که پندم میدہی از یار دل را باز آر | باز می آرم وے بے یار دل آید چه کار

نشست ۳۲ ب

ہر که با خوبان نشیند خیزد از جان و جہاں
عاشق و دیوانه گردد گم کند صبر و قرار

بامداداں چوں نبا شد دیدن رخسار یار | مژدۂ شادی نماند تازگی روے یار
گلبناں را بر فزاید دلبراں را حسن و ناز | عاشقاں را وصل باشد بیدلاں را غمگسار
تو نظر بر خوب داری قد و قامت بنگری | من نه بینم در میاں جز حسن و صنع کردگار
آں سرین و آں کمر آں جعد تو دانی که چیست | آں یکے کوہے ست و دوم کاہ و سیوم ہست مار
قدسی گر صورت بازی نمود ست مر ترا | شاید ت سازی تو او را حاصل آں روزگار

بازی نمودے گر ترا

گر تو دنیا می پرستی عاشق مہرے نه | ہاں بگو استغفر اللہ اے محمد از دو کار

پاک باز و پاک باش و پاک ہاں و پاک دار
نیست اندر ہر دو عالم جز یکے اندر شمار

آمدگہے انکه یار با یار | گیرند کنار و بوسه در کار

پس دیر ے آمده ز دوری | زاں سینه بسینه سود اہر بار

[۱] حضرت سید اکبر حسینی این غزل را در جوامع الکلم در ملفوظ روز یکشنبه ششم صفر ۸۰۳ھ و نیز در ملفوظ روز شنبه بست و پنجم ماه ربیع الاول ۸۰۳ھ در ج فرموده اند

صد راحت زاں و بوسہ افزود | گیرم کہ زکار[1] بود نہ آزار
از سرو براستی بگویم | چوبے است دراز بے گل و بار
از قامت یار من چہ پرسی | پر بار گلے است خالی از خار
سروے است ولے چو ماہ روشن | ماہے ہست ولے بسے نمک دار
عشق آمد و غم برابر آمد | بربست فراغ رخت را بار

بوالفتح مپرس از محمد
مسکین و پر غمے گرفتار

ما ئیم بدرد دل گرفتار | ما ئیم اسیر آں جفا کار
ما ئیم بوہم لعل مفتوں | ما ئیم و خیال خال آں یار
سودا زدگان زلف اوئیم | حیراں شدگان آں ستمگار
ما ئیم سلیم و دل شکستہ | زخمے بزدست آں سیہ مار
افسوں چہ کنم اثر ندارد | مارے[2] بگزید عشق اے یار
ما ہم بہ ہوس بہ بر گرفتیم | بر شکل دو زلف[3] یار زنار

مے نوشد و مے فروشد آں بت
بوالفتح محمد است مے خوار

آں جواں راست قد کز رفتار | جگر و دل بخوردہ چوں گفتار
آں جواں کہ سرین است ہر کہ بدو | رو کند او نماید استند بار
غمزہ اش ترکے است خونریزے | لعل او ہست ساقی خوں خوار
گشتہ ام من اسیر زلف یکے | سخت استوار[2] بر جفا و فگار
جعد او خانہا خراب کند | سینہا را ہمی گزد آں مار
پدرش تا کدام بد بختے است | مادرش تا کہ ہست آں بدکار

[1] ۲ گار بود آزار ۳ بکار بود آزار
[2] ۲ مارا
[3] ۳ دو جعد
[2] ۲ صبور

کرد بو الفتح بس گناہ عظیم
یک نظر شد بلائے او ہر بار

ترا حسن و نمک با زیب بسیار | کرشمہ ناز ہم ہستند در کار
ترا جعدے سرافراز یست سرکش | خرابے کز روے سخنے سیہ مار
بہ بیں ہر دم کہ چشم چو نہ غلطاں است | نباشد ایں چنیں شخصے وفادار
بیک چشمک دو عالم را ببازد | مگر غمزہ کہ ترکے ہست خوں خوار
نہ بُد در ملک بالا ہیچ سروے | خراماں رہ روے چوں کبک رفتار
سر زلفش عقیل عاقلاں را | بجولانی شدہ ہر سو گرفتار
اگر خندہ زند لب را کشاید | شود پیدا چو دندان گہر بار
دہاں بستہ شود ہر قافیلے را | مثال گنگ باشد گاہ گفتار
کسے کو خال و خدِ تو بدیدست | بدانست کفر د ایمان است در کار
کدام است او کہ با من عشق سازد | کر آں دل کہ خواہد وصل آں یار
روائے کبریائی در بر من | ازار بے نیازی کردہ اظہار

شنیدی ایں غم آنرا بر آمد
بر آں کوہ سرین افتاد چوں خوار

نعم ہمزاکہ برآمد
غم را چوں آمد
بر آں جعد شب

بدام جعد آں شب کردہ کار | مبادا شکل من دیگر گرفتار
چہ شیریں بازی است ایں عشق بازی | نباشد گرد رو تلخی گفتار
ہمہ شب با جوانے مست خفتہ | کنار و بوسہ ہم بود در کار
زہے ذوق و خوشی و روح راحت | زہے مستی خمارش نے نہ افکار
وفا رو و قرا شد بس بلندے | ترا گر کُہ سرینے کرد سنگسار
ببازی عشق و دردی نو شتے | تو خود را در جہانِ انس شمار

منم تنها و تنها با د زلفش — سرے نیست گویم با که اسرار
گرفتاری ما آزادی ماست — ترا من بنده گشتم زاحرار
ترا سودائے جعدے گر سر افتاد — ازاں حلقه بروں شد سخت دشوار

مپرس از من محمد چونه تو
گرفتارم گرفتارم گرفتار

درختے دیده ام سروے ... — که بارش بسته بادام وانار
زہے حسنے که دارد آں جوانمرد — دل و ناز و کرشمه بسته بسیار
سیه خالیست بر لعل لب او — حبش با روم شد زاده بکبار
زخوباں ہر چه می آید ہمه خوب — دریغا نیست کس زیشاں وفادار
بہار آمد جہاں را تازه تر کرد — بجائے گل به بسته دردلم خار

محمد را زحال او چه پرسی
گرفتارم گفتارم گرفتار

من ندارم ہیچ دلبندے مگر گیسوے یار — من نجویم ہیچ دلجوے مگر لعل نگار
منٓ ندارم ہیچ دلجوے مگر گیسواں شمع رخ — من ندارم جز پناه بیکسی و شرمسار
عشق چوں کہنه شود او داوا دوائے کم تو — ہر زمانے میفزاید محنت و درد و نگار
صد ہزاراں عزت و دولت بود جان مرا — گر بمیرم بر درش آزرده و خوار و نزار
گر بدست خویش خون من بریزی و ستے — ور تو فرمائی بود ہم کار و بار و بار کار
زاہدا طعنه مکن رو خوب را کن لحظه — تا بدانی روز افتاده چه دارد روزگار

اے محمد بارہا من گفته ام من بارہا
زنہار از عشق بازی زنہاراں زنہار

ندیدم ہمچو تو یارے ستمگار — نیابی ہمچو من دیگر گرفتار

ٓ من ندارم ہیچ دلسوزے مگر آں شمع رخ
عشق کہنه چوں

ٓ این غزل صرف در دیوان نمبر (۳) یافته شد آخر الفاظ مصرعه اول مطلع را کرم خورده

ندیدہ چشم نوالا کہ غلطید | ہر آں مردم کہ کردہ لحظہ یکبار
چرا شد مبتلا جان و دل من | ترا حسن و نمک گر ہست بسیار
نہادم سر چو بر در رسمنے کن | بنہ بر فرق من کف پائے یکبار
لب میگون او مے خوارہ بت | کہ جام عشق از وے گشت برکار
محمد جان و دل را تو سپر ساز | کہ ترک غمزہ تیرے میکند بار
مثال قاب قوسین است لعلت | میانش حلقہ کردہ خط پرکار

ابوالفتحا بگو بس کن محمد
زباں گرد آر از اظہار اسرار

دل بدل آرام دہ جاں بجاناں سپار | خانہ بیغما بنہ رو بخرابات آر
یک قدحے بر بنوش لذت مستی بگیر | تا بشناسی کہ چیست مقصد و مقصود کار
خانہ طامات را نیک مرفع مکن | کشنک ترہات ہا سخت مشید برآر
زاویہ زور را ز ابر تز و یز باش | زاہد و عابد بگرد ہیچ یکے زار و خوار

گرچہ محمد شدی مثل حسین و حسن
دل بدل آرام دہ جاں بجانے سپار

دل بخرابات خرابی سپار | بر سر خم خوش بہ نشیں برقرار
شاہ خرابات نگردی بہ صدق | تا نشوی بردر خمار خوار
جامۂ تقوے بیکے جام خر | باز نود ستار گرو نہ قدحے دست آر
حاصل دنیا بجوے ہم نخر | بادہ بخور وقت بہ مستی گذار

بوالفتح ترا نیست جز ایں شیوہ
خم خوری غم مخوری از خمار

غنیمت دار خود را اے برادر | دمے با روے زیبا خوش برآور

خیال وہم را در گوشہ نہ | بنقد وقت خوش باش اے برادر
دمے چند اے پسر داری شمردہ | بمستی و خوشی آں را بسر بر
ترا باید کہ غلطی در بر دوست | وگرنہ او فتادہ باش بر در
بساط نرد را بر پیچ و گرد آر | کہ دکان رفت سیم است و نے زر
اگر سر را ببازی خود حریف است | سرت باز نمی دارد برابر
قد موزوں او نخلے است سروے | لب میگون او شہد یست شکر

محمد چوں ندیدی غیر حق را
بکن تحریمہ گو اللہ اکبر

ہر کرا با جدا و فتادہ کار | ہمچو من دیوانہ گشت و بیقرار
ہر کرا او یار و اقبال است بکار | رست از افکار و از رنج و فگار
کار
گر ز جور یار نالیدن رواست | معنی فاصبر چہ شد اے شرمسار
با جوان من شبے خوش بودہ ام | بوسہ بود و بکید و کازی باکنار
یادگار
او ہمی از ناز می نالید زار | عشق من افزوں ترے شد پایدار
گلبن جانم ہمیں شد تازہ تر | بوستاں را تازگی دادہ بہار
لعل میگونش مرا یک جرعہ داد | مست گشتم لیک ہستے ہوشیار
ہر دمِ من خرم و لیکن ہست مست | مست ہستم لیک مرد ہوشیار

شاد باش اے سید بو الفتح ما
عشق می بازو ولیکن با وقار

ہست در سر مرا ہوس بسیار | میرمے در حضور حضرت یار
یار اگر وقت کار یار نشد | نیست اندر حقیقت او خود یار
ہر چہ خواہی بکن تو بر سر من | کردہ ام من بہ بندگیت اقرار

سالہا شد کہ عشق می بازم — نیست حاصل مگر کہ درد و فگار
عشق آمد و جود رخت بہ بست — ہیچ نگذاشت جز کہ نالہ و زار
بر دل تاں اگر غمے بنود — بر دل بندہ گان خویش گمار
کم از عشق یار تو بہ ولیک — زلف بے جانش نیست بر ہنجار
فہم و عقلم کہ باقی است با عشق — ہست اعجوبہ دگر این کار
عاشقے گر وصال دریابد — درد و غم در دلش بود بسیار

اے ابوالفتح ہر کہ عشق بباخت
از ہمہ کار ہا شد او بیکار

ندیدم این چنیں یارے ستمگار — ندیدم این چنیں خوبے دل آزار
بریں شکل و شمائل خلف وعدہ — نزاید مادرے کودک و گربار
ہمہ بیگانگی با آشنایاں — ہمی از دوستاں ہموارہ آزار
ندارند دوستاں از وے نصیبے — مگر درد و بلا و رنج و افگار
بلائے من بہ بینید اے عزیزاں — دل و جانم شدہ او را گرفتار
ببردہ جان و دل منکر شدہ زاں — کجا گیرد کسے کیں گرد این کار
ندارم پائے گیرے دست آویز — بماندم من اسیر آں ستمگار
چہ گویم تا چہ فتنہ شوخ و یدہ ست — مرا بوسہ دہد چشمک بر اغیار
نباشد این چنیں سروے بباغے — چنیں موزوں و زیبا کبک رفتار
ندانم تا چہ افسوں خواند بر من — ہمہ شب این دو چشم مست بیدار
محمد دوست او فریاد فریاد — گرفتارم گرفتارم گرفتار
مرا ہموارہ عجز و گریہ زاری — ترا ناز و کرشمہ ہست در کار

ابوالفتحا چہ می نالی ز جورش

لہ ۲ و ۳ بگو یدکہ کجا کہ کرد این کار
لہ ۲ و ۳ پاگریزو
لہ ۳ ندانم

کنوں ہاں بس کنی گفتار و کردا

هر کرا با جعد او افتاد کار | رفت از خود شد خراب و بیقرار
حالت دشوار ما را بنگرید | تا چه پیچیدست ما را روزگار
لعل او میگوں است و من در ستیم | نقل گازے ہست ازاں لب مے نگار
شاد باش آں شراب لعل او | مست می سازد و مرا بی آں خمار
وصف آں لعل و دہاں او شنو | لعل او میگون دہن شکر نثار
در پس کوہ و سر سینے ہر کہ رفت | مدبرے است او مدبرے بس سنگسار
قد موزوں شکل زیبا رو چو مہ | رخ چو لالہ لب چو پستہ گل عذار
چشم خنداں جبہہ تاباں تر ز خور | ای محمد تو زباں رہ گردآر

آں حریفے نیست کو در وصف تست
تو نہ کانجا ترا باشد شمار

اگر معشوقہ چسپیدست در بر | تمنا ہا ہمہ گردد میسر
زہے جاہ و جمال و سرفرازی | کہ گر میرم نہادہ بر درش سر
مرا خواہی بخواں خواہی ز خود راں | نخواہم من کہ برگیرم سر از در
ز خون من بکن صورت و صلابے | بکن شخصین را یکجا مصور
قد شیریں تو از نیشکر ہست | رخت تاباں تر از بدر منور
بتا پیرایۂ زیبائی از تست | جوانی ہم ز تو آراستہ تر
کرشمہ ناز تعلیم از تو گیرند | فریب شان ز تو گشتہ مقرر
شراب بیخودی آں لعل میگوں | کز آں یک قطرہ است آں جام احمر
نبودہ در پیالہ ہیچ مستی | نبودی کز مثال بدر افسر

محمد خوب را ہم تو شناسی

(حاشیہ: نگار — از بے خمار — فسپیدست — جلال)

کلام است از خدایا از پیمبر

ترا حسن و نمک حق داده بسیار — مرا از جان و دل کرده گرفتار
دہانِ تنگ تو گوئی نمکدانست — لب شیرین تو گوئی شکربار
ترا قدّے است چوں سرو روانے — کند در گلستان چوں کبک رفتار
گدائے بر درت آمد بہ محتاج — مرا تو آں گدائے خویش شمار
اگر بیند رخت آں شیخ زاہد — فرود آید از آں حجابۂ پندار
کجا آں بخت و آں دولت کہ حق داد — کہ میرم بر درت با رنج و آزار
بیاراں گر و بستانے نگردم — کہ کوئے تو مرا بہتر ز گلزار
مبادا بر دلے دردے کہ مارا ست — ندارم مونسے نے یار و غمخوار
محمد را ز حال او چہ پرسی — کہ مسکینے و رنجورے است بیکار
مرا صوم دوام است اے برادر — بوصل یار خواہم کردن افطار
نباشد ہیچ خوبے بے جفائے — ندیدم گلبنے بے زخم خار
اگر شعرے کنم در مدح لعلش — مجاور گردمے در کوئے خمار

ابو الفتحا ترا وزنے نباشد
مگر نظمے نویسی بہر آں یار

عشق بازی نیست بازی اے پسر — عشق بازے ہست کارے با خطر
عشق بازی گفتہ ام اے دوستاں — عشق بازی راست مخلوقے دگر
جان و دین و دل بباز دیک نفس — ہفتے بر خود نہد یا بر جگر
سرو قدے ماہ روئے گل عذار — سیم ساقے مہ جبینے لالہ بر
یک شبے ما ہر دو یکجا خفتہ ایم — بود بوسے و کنارے یک دگر
ہر چہ او فرمود من دادم بدو — من از و خشنود او خشنود تر

عاشق و معشوق نامے کرده ام — هر دو یک شخصے است واند ذوالبصر

(برو دیگر نفر)

هر کسے را بهر کارے آفرید — عشق بازی را بدر دیک پسر

فارغ و بے درد بودم از کجا — او فتاده بر جمال او نظر

این دو چشم یک بلائے بزرگ است — عشقبازی نیست کارے مختصر

هر کجا کار نیست یارے هم بود — عشق را یارے نباید کم نظر

از محمد پرس حال عاشقان

عشق را باید جوانے کم حذر

(زلفت)

اگر سودائے زلفے هست در سر — غم سود و زیان اے خواجه کم خور

(رقیبان)

چه باک از طعنه و طنز رقیقان — اگر معشوقهٔ خوشنوست در بر

بیا تا یکدگر عیشے برانیم — در بسته رقیبے شسته برور

همه عالم مرا و را ساعتے باد — که شنید یار سیمین تن برابر

توئی همواره در گفت و تجلی — ز روے محروم مانده کور واین کر

زهے عیش و زهے ذوق و زهے وقت — که گشت باغ هم با روے میسر

محمد را فرود آری چو در گور — زهے روح و زهے راحت سراسر

(گو)

ندانی گرکیے مردار مرده است

بجانان داد جان شد زنده از سر

مے انگور شد زمن مشهور — خانهٔ می فروش هم مذکور

شاهد ان راز دواج ما دادیم — جاه و جان باختیم هم از دور

عاشقان را ملامتے مکنید — عاشقانند در جهان معذور

خوب را بین و روے به نیک نظر — ورنه باشی سیاه روا بے نور

(یا فرشته یا حور)

پر توحسن یار حیران کرد — جن بود ست یا فرشته و حور

غمزہ اش از کسی نبرد زخمے | چشم رنجور گشت دل مخمور
شاد باش آں دہان تنگ گزو | ہم بوہم گمان است دل مسرور (شاداں)
سرورا تو بلند ہمت شو | از چہ بر حسن می شوی مغرور

یا محمد ہمیں حکایت گو
بادہ صاف ساغرہ منظور

سوار مست می آید کلاہ کج نہادہ سر | دہن تنبول پر کردہ قبا حسن انداز
ہر آنکو دید یکبارے بسوگندت ہمی گوید | نزاید مادر گیتی جوانے ایں چنیں دیگر
بحمد اللہ چناں مستی کہ ہر کس در تماشے تست | وے افسوس مے آید نداری تو وفا در سر (ہوا)
لب میگون تو یارا ہمہ کس یکزباں گویند | کہ لعلت پاک و پاکیزہ چکید زو بادہ احمر
نمک حسنے کہ تو داری جہانے مبتلا تو | نداری با کسے سر خوش نخواہی ہیچ را در بر
دگر در بر میسر شد زہے دولت زہے عزت | وگرنہ زینہار از تو نگیری سر ز پیش آں در
ہزاراں آفریں بادا ہزاراں شاد باشیہا | کہ من معشوقہ دارم نہ شنید با کسے در بر

محمد آرزو دارد کہ خوانی بندۂ خویشم
خداوندا میسر کن مرا ایں دولت اکبر

اے چشم شوخ دیدہ ز مردم تو شرم دار | در ہر طرف چہ غلطی ہر لحظہ مست دار
ای شیخ واے ندکروا اے زاہد کہن | بہر خدا اے راکہ زمن سپند گرد آر
تضیع وقت کم کن و تشویش را مدہ | تو خود بوقت خود شو و مارا بما گذار
روزیکہ عرض محشر آزادگاں شود | جز مرد عشق باز نیاید دراں شمار
اے طالب نجات تو دانی دایں نجات | با آتش محبت ما راست کار و بار
ای عورت عفیفہ و اے سرد پارسا | در عشق بے نزاع بود مرا بوسہ و کنار (عفیفہ)

تو با خوشی و عیش و فراغت بباش خوش

بو الفتح را محنت و درد و غمان سپار

من بگیرم جویباران سرو قدے در کنار | راست گوئی ہست سروے در کنار جوئبار
کشتنم را وعدہ کردی موجب تاخیر چیست | منتظر بر در فتادہ ماندہ ام مشتاق وار
از لب میگون او گر قطرۂ مے بچکید | عالمے سرمست گردد کس نماند ہوشیار
تا سرین جعد او دیدم پریشان گشتہ ام | بر سر ہر کو و بازارے و کوہ و کوہسار
جان و دل ایثار کردم بلکہ دین را باختم | یادگارے زان رخان مارا نماند جز نگار
تا چہ خونہا خوردہ ام از ہجر آن شیرین لبان | وہ زبان چرب و شیرین ہم نبودہ سازوار

ای ابو الفتح محمد صدر دین گیسو دراز
مختصر کن چند نالی قصۂ خود گرد آر

ہر چہ از دوست آیدت بہ پذیر | گر دہد رنج و غم بہ سینہ بگیر
گر ترا دوست دوست میدارد | نیست جز این دگر ترا تدبیر
بندۂ بندگان حضرت شو | در صف عاشقان بباش اسیر
جعد او خانہا پریشان ساخت | وہ کہ ہر جانبے از دست نفیر
اے کہ از روے خوب بستی چشم | چشم بندی مکن خراب کردہ بصیر
عشق بازی اگر ہوس داری | درد و غم را بدل لباز خمیر

عشقبازی ہوا پرستی نیست
عشق سلطانست بی شریک و وزیر

ردیف زا

شعاع آفتاب مہر افروز | برآمد صبح گہ روشن تراز روز
فروغ شمع از پروانہ پرسند | چہ گوید جز مزید سوز بر سوز

سہ بروز جمعہ سیوم ذی قعدہ ۸۰۳ھ در رقم فرمودند

بقدر هر وجودے جامه دوزند | بلا و غم لباس ماست در دوز
(ن: هر روز)

مرا زین سرو قامت روی گلگوں | بہار تازہ ہر بار است در دوز
(ن: نوروز)

بہ سینہ است دل را تیر غمزہ | چگونہ جاں رود زاں ترک فیروز
(ن: سپر)

گزشته است و ہینہ فردا تا بیاید | بنقد وقت خوش می باش امروز

محمد خیره کرده ست دیدهٔ عقل

شعاع آفتاب مهر افروز

اگرچه پیر فرتوتی کهن ساز[1] | محمد با جوانے عشق می باز

کنارش گیر در بر کرده میدار | بہشتے کرده با حق باش ہمراز

دلا دُر دیده فیضے ہم ازاں گیر | بہ پنہانے حریفے کرده دم ساز
(ن: بدل در دیده فیض / آن هم ازاں گیر)

صفت پیری چو آہن سرد باشد | بآتش عشق گرمش ساز بگداز

بدل کن ضعف پیری را بقوت | جوانے باش سرمست و سرافراز

جوانے را بر کن ایها الشیخ | کشیده سینہ پا نہ بصد ناز
(ن: کشیده سینه او پا نه / بصد ناز)

بسا سینہ بسینہ لب بلب نہ | بگیر از وے نفس چوں نفخ اعجاز

برہنہ کرده پیراہن بروکش | کنار یکد وئی و بوسہ باگاز

ابوالفتحا ہمین است عاقبت خیر

ترا با ہشتیاں کردند انباز

شادی بر روزگار جوانان عشق باز[2] | فارغ ز بود نا بود و از خویش بی نیاز

دل بر یکے نہاده و از دیگرے خبر | گاہے بذوق بوسہ و گاہے بدرد گاز

بت را چه می پرستی ای شرک پلید | ابروئے یار من بہ بیں و اں سمت کن نماز

عین العیان بہ بینی آں عین بی زبان (ن: عین) | یکصورت حقیقت در پردهٔ مجاز
(ن: در خم گرده ابرو)

خانہ خراب کردی پے جعد شہسوا | ای سید محمد و اے گیسوے دراز

[1] در جوامع الکلم در ملفوظ روز پنجشنبه غرهٔ ذی الحجه اندراج یافت [2] در جوامع الکلم در ملفوظ روز دو شنبه نهم ذی الحجه ۸۰۲ھ مر اندراج یافت

بالو لئے پریشاں در گوشہ گلستان ساز دوے آں ترانۂ عشاق رابساز

سعدی نظر بپوشاں یا خرقہ در میان

دا دست بحق پندی آں پیر بچہ باز

در جوانی با جواناں عشق باز پس زعمر خویش بر خور سرفراز

عمر ما در بندگیت شد بسر نیستی تو خواجۂ بندہ نواز

خوند کاراں بندگاں را پرورند نیست از تو جز ہمیں سوز و گداز

از لب تو خواستم یک بوسہ چند شیوہ چند مکر و چند ناز

سرو ہم در حسن و زیبائی سرشت پیش حسن قد تو چہ بے دراز

گوشۂ ابروئے تو چوں قبلہ ایست شک ہمیں افتد از انم در نماز

پند تو در دل ندارد چوں اثر اے مذکر چند خائے ژاژ باز

عشق بازی بر محمد فرض شد

فرض عین است بالحقیقت نے مجاز

ناز نینا بعفو و عفت و ناز ہست بسیار را کرشمہ و ناز

ہفت زیب و فریب بیشترک پاک و پاکیزہ باز سرافراز

سرو قدا بلند ہمت باش ہو در از او در و در یچہ فراز

از ازل تا ابد نہاں میاں پردہ بر جمال خود انداز

گر تو راضی شدی بیک نظرے عزت و رفع گشت آں اعزاز

خو برویا تو خود پرستی کن خود بخود باز ہم بخویش مباز

ایں سیہ روئے چشم اگر بیند سوئے تو من کنم انداغماض

ور بہ گرد دلیر و شوخ شود باشد او ہر طرف نظر انداز

من نخواہم کہ کس ترا بیند

نمک

جوانے

سرو ہم از حسن زیبائی سرشت است

ہست زیبا فریب بیشترک

ای ابوالفتح بسم بخود پرداز

ردیف شین

تو شمع حسن را پروانه می باش
لب میگونش را پیمانه می باش

کمند جعد او هر حلقه دامی است
میان حلقه اش تو دانه می باش

به پیش سرو قدش پست میگرد
شکال گیسویش را شانه می باش

ترا ساقی اگر جامی نه بخشد
شراب عشق را میخانه می باش

وصالش گر دریغی دارد از تو
حدیث درد را افسانه می باش

پریشان کرد زلفش سروران را
فراهم گشته تو در خانه می باش

ترا گر که سر بینی بستر انداخت
تو سنگین دل شو و بیگانه می باش

چرا سوزی محمد از فراقش
تو شمع حسن را پروانه می باش

ابوالفتح مستانه سرخوش
لب میگونش را پیمانه می باش

گر بنوشی شراب صاف بنوش
ور بپوشی لباس صوف بپوش

گر بخندی بذوق و جلس بخند
ور بگریی بدرد هجر خروش

زهد و تقوی به هیچ نفروشد
گر فروشی برای باده فروش

همچو دریا شو و قرار بگیر
ور به شوری چو چشمه کوه بجوش

ذوق مستی اگر تو یافته
رو سبوی شراب گیر بدوش

باده نوشی بهر سر بازار
مست غلطان شد و روی از هوش

ای محمد رها کن این تزویر
آشکارا شراب صاف بنوش

برو

خواجۂ حسن و نمکت رای محمد بنده باش | سینه و سر سر و یرا بر درش افگنده باش
گر براند از درت آں شاه من بسیار بار | وانگردی زینهاراں باز باز آئنده باش
تیر ترک غمزه اش گرچه خطائے میکند | آں همه بدبختی خود را بدل شرمنده باش
زلفش ار تاریک کرد دست جان و دین و دل ترا | تو بوقت خویشتن روشن تر و تابنده باش
جعد را گر او کشاید خط آزادی دهد | تو ازاں خانه بروں نائی همیں رسته باش
مرداں بر درد و رنج تو اگر گریه کنند | قهقهه زن هر زمانے تو خوشی و رخنده باش
گر بدرد عشق میری کن مبارکباد خوش | همچو ادریس همیر زنده و پاینده باش
ور تو سرے هست مے نون لیک کنون از تو هست | تا که ظاهر بر تو گرد صحن دل کاونده باش
نیک خواہے گر نصیحت میکند از کار عشق | باز نائی اے برادر عشق را بازنده باش
جاہل و عامی مشو بر حسن نوخطاں به بیں | خط و کتبه و دست آر و علمے خوانده باش
باده نوش و خوش بزی و عیش میبراں دمبدم | در جهاں ست درد و انده تو بیا فرخنده باش

در جهاں نیست درد و اندوه تو بیا فرخنده باش

اے ابوالفتح محمد عاشقی خودکامی است
تو چو درویشی در رویشاں از و بخشنده باش

کهنه پیرا شراب کهنه بنوش | نو برے را در آر در آغوش
گر بخواہی مدام باشی مست | لعل میگونش را بلطف بجوش
ساعتے تیز و هوشیار مباش | نقد اگر نیست صوف و خرقه فروش
باده را آں قدر بباید خورد | تا شوی همچو من بروں از هوش

اے محمد مدام باده بنوش
باش پیوسته باخود و خاموش

ردیف میم

تن خاکی من اینجا دلم در مرکز جانم | دلم در مرکز جانست و جان آنجا که جانانم
تن و جان و دلم گم شد نه اعجوبه شده کارے | کسے بیجان سخن گوید من آن گویاے بیجانم
اگر زاهد شدی یارا لباس پشم در پوشم | دگر زنار بربندی مسیحی دین را بگروانم (شوی)
اگر در خانقه آئی منم آن پیر دین پرور | وگر در میکده باشی غلام می فروشانم
اگر در کعبه بنشینی مجاور کعبه من باشم | وگر در بتکده آئی من آن قیس رهبانم
اگر در مدرسه داری جدل گفت و شنیدے هم | نکات علم پردازم خلافے را بدر شانم
سخن در منطق ار گوئی مرا آنجا کلامے هست | که فخر رازی و طوسی شود شاگرد دربانم
منم واضع اصول دین محمد کیست و بویوسف | سخن در شافعی کم کن که من استاد نعمانم (واضع)
اگر تو بدعتے داری خلاف سنتے سازی | جمال الدین محمد را ز سر تعلیم تدریس رانم (حیدر)
اگر در اختر افتی منم استاد چیره دست | چه سازد ها که من سازم چه صورت ها فرا خوانم
اگر در ساز موسیقی نوائے نغمه آری | من آنگه میر بویی ام مصری با دف و سکبانم
منم سر طائفه اینک مرا نامے و بانگے هست | ترانه صورت و بانگے هم غزل با قول فرغانم

(چاکر جندی)

اگر تو چاکری جندے نهم بر دوش خود غاشیه
وگر تو میر سلطانی من آن سلطان سلطانم

بیا تا یکدمے فارغ نشینیم | گلے چندی ازیں گلزار چینیم
چه دانم تا چه فردا پیش آید | بیا تا روی یکدیگر ببینیم
شود هم خاک راه یار گردیم | بود هم در ته پایش زمینیم
ترا ما کمترین حبشی غلامیم | اگر میر خطا یا شاه چینیم
سخن از خال و لعل او چه گوئیم | بسے تاریک و بس تاریک بینیم
کجا بینیم روئے یار محرم | که سائیم بر کف پایش جبینیم
چه دانی تا چه لذت دارد اے یار | حکایت دوستان هم نشینیم

محمد گرنہ مرد درد عشق ام
بداں کہ کودکے طفلے حزینم

تبا ماگشت گلزارے گزیدیم | گلے چندے ازیں گلزار چیدیم
نوائے بلبلاں در گوش کردیم | ہوائے گلبناں در خویش دیدیم
نشانے یافتیم از بوئے آن حبیب | نہانی سرا ز سروے شنیدیم
جوان ماست سروے کبک رفتار | کہ بیخ دوستی در دل کشیدیم
نشان عطر از بویش نسیم است | مثال جیب گل داماں دریدیم

خرامے کرد سرو ما بہ گلزار
جمال گلبناں پامال دیدیم

جز راہ خرابات دگر کوئے ندانیم | ما مرکب ہمت بجز آں سوئے نرانیم
ما دامن الحمد و تحیات نگیریم | ما کعبۂ آفاق عمارت نکنانیم
جز نقطۂ تلبیس دگر نقش نبینیم | جز نکتۂ طامات دگر حرف نخوانیم
جز کاسۂ پر خمر دگر دست نگیریم | جز شاہد پر شیوہ دگر پیش نشانیم
جز نرد لباسات دگر مہرہ نبازیم | در خانہ ششدر نہ کہ شہباز جوانیم

مارا تو محمد چہ شناسی و چہ دانی
آخر ز کجائیم و چہ چیزیم و کیانیم

ما عاشق و مبتلائے یاریم | دیوانۂ زلف آں نگاریم
گیریم نہ ایم در عدادے | خود را ز نگار در شماریم
ما کلبۂ زہد را بسوزیم | میگوں لبے چو یار داریم
می باز دحید با شرش | زنہار ازاں سیاہ ماریم
در باغ وفا چو گل فروزیم | در کشتِ وفا چو سے بکاریم

ما ہر دو جہاں چہ کار داریم

وجود و گل فروزیم

گر از سر جان خود بخیزیم — گیریم لبش هوس بر آریم
صد عزت و دولت است ما را — افتاده که پیش در تو خواریم
تا صید کمند جعد اویم — فتراک بر لب بستهٔ نگاریم
در مجلس دوستان گلستیم — بر سینهٔ دشمن تو خاریم

ما نامهٔ نام و ننگ شستیم
رسوا و فضیح و شرمساریم

در[1] روی تو آن جمال دیدم — در صنع خدا کمال دیدم
ابروی ترا سجود آرم — چون قبلهٔ اهل حال دیدم
الکن سخنم و لی زبانم — در وصف لب تو لال دیدم
یک روز بگشت باغ رفتم — بر قد تو یک نهال دیدم
ترکیب وجود آن جوان مرد — بر نقطهٔ اعتدال دیدم
گویند بسرو و نخل مانند — من طوبی را مثال دیدم

گر حکم کند بجان ابوالفتح
از جان و دل امتثال دیدم

پیش[2] از دیرے جمال یار دیدم — رخ زیبائے آن دلدار دیدم
شبے با ماه روئے خوش غنودم — دو چشم بخت خود بیدار دیدم
خوشی و خرمی افزود دولت — غم و اندوه را در بار دیدم
بزیر سایهٔ سروے نشستم — نهال آسودگی پر بار دیدم
بساط کامرانی را گزیدم — دگر نوهالقان[3] را خوار دیدم
بهر بابے در فرحت کشاده — درون خانهٔ خمار دیدم

محمد دیر باز از یار دوری

[3] اگر نو بالقان بیکار دیدم

[1] بروز جمعه ۲۳ شوال سنه ۸۰۲ مرقم فرمودند [2] بروز دوشنبه بست و هفتم ذیقعده سنه ۸۰۲ مرقم فرمودند
[3] این مصرعه در هر سه نسخهای منقول عنها و نسخه جوامع الکلم مشکوک به نوشته شده است

دیار یار را دیار دیدم

گر با[1] سر زلف تو نسازم چه کنم | ور با غم و سوز تو نسازم چه کنم
از یار اگر بلا رسد می شاید | چون بوسه زنم اگر نگازم چه کنم
در بسته اگر بباز و بازی شینم | گر دست در آں سونه فرازم چه کنم
گر دست رسد که سر نهم در نه پات | اکنوں نه که خود بخود فرازم چه کنم
آں سرو توئی که سبزه آرد بار | کو سرو بگو که من درازم چه کنم
گر گوید خواجه کاں فلاں بندهٔ ماست | انگه چه سزد بگو که در گدازم چه کنم
محمود اگر بمی خرد بندهٔ خود | ای خواجه اگرچه من ایازم چه کنم

گفتم بغلط بری نمیگذارد خود
شرمنده شدم همی گدازم چه کنم

شبے[2] با ماه روئے خوش غنودم | همه شب در کنار و بوسه بودم
لبے با لب بهم چفسیده مانده | همیں سینه بسینه یار بسودم
چه لذت داشت آں دشنام دادن | که گاه اعتناق از وے شنودم
دراوفتادی میان ما گذشته | مرا می گفت بد من می ستودم
در آں حالت محمد را به پرسند | منم ترسا و یا مسلم جهودم
منم او او من و من درمیان نے | بحکم الوقت در رقص و سرودم

محمد چه گرازاں می خرامی
شبے با ماه روی خوش غنودم

عشقبازی نیست در علم و تعلم | عشقبازی نیست در بحث و تکلم
عشقبازی نیست در چون و چرا | عشقبازی نیست در رسم و ترسم
عشقبازی نیست در فر و وقارے | عشقبازی نیست در جاه و تعظم

[1] جمعه بست و هشتم ذی الحجه سنه ۸۰۳ [2] شنبه هژدهم ربیع الاول سنه ۸۰۳

باز می گفت ... او دراه

ابوالفتحا گرازاں

عشقبازی نیست در فقر و غنائے | عشقبازی نیست در مال و تنعم
عشقبازی نیست در جور و جفائے | عشقبازی نیست در رنج و تالم
عشقبازی نیست اندر روح و راحت | عشقبازی نیست در ظلم و تظلم

عشقبازی را امیدانی که چیست
عشقبازی را محمد گشته اعلم

بیا تا یکدگر آسوده باشیم | بسے سینہ بسینہ سودہ باشیم
دو سه بوسه سبک با گاز کے نرم | مثال شکر و پالودہ باشیم
اگر ما دلبرے در بر نگیریم | چرا زندہ چنیں بیہودہ باشیم
بیکدیگر گذاریم از سر ذوق | یکے گردیم تا خود بودہ باشیم
نزاهت قدس و پاکی بر همه شد | همان ساعت که ما آلودہ باشیم
بقید زہد و تقوی گر بمانیم | سخن از لعل او شنودہ باشیم

محمد بادہ با ساوہ بنوشیم
بیا تا یکدگر آسودہ باشیم

بیا ای دوست تا فارغ نشینیم | زمانے روے یکدیگر بہ بینیم
چہ دانی تا چه فردا پیش آید | ازیں گلزار گل یا خار بینیم
مغانم از جهان دیدار احباب | ازیں عالم ہمیں توشہ گزینیم
بہ نقد وقت یکدم خوش نشینیم | براہے ماندہ بر چہ خزینیم
بسے یاران کہ پیش از ما رسیدند | کہ ما زیں ماندگان واپسینیم
مسافر تیز رو را ای شتابند | وے با کروان کمترینیم

محمد را غنیمت دار او ای شیخ
کہ روزے چند با تو ہم نشینیم

نامده

ما پیر و ضعیف و ناتوانیم | با زلف بتاں نمی توانیم
پنجہ فگنیم دست درازیم | وز عشق ہوائے بوسہ رانیم
گر لعل لبت ز لطف بخشد | یک بوسہ دو روز مست مانیم
یک روز شمار ایں جہاں کن | در روز دوم بہشت مانیم
ایں عالم کارواں سرائست | تا ظن نہ بری مقیم مائیم
یک روز ز غم چو فرد آئیم | واں روز دیگر خوشی برانیم

بوالفتح غنیمت است محمد

تا روز کے چند میہمانیم

اردو ۳

ترا چشمے بشکل عین با دام | ترا بینی چو خوشہ سمسیم خام
ترا جعد و کمر یکجا ست باہم | عجب مارے کہ شد با مور ہمکام
ترا قامت چو نخل نیشکر راست | ترا عارض مثال نقرۂ خام
ترا ایں سینہ گوئی صحن باغے است | دراں افتادہ یا بی سیب ہر کام
خد و خال تو یکجا کفر و ایماں ست | مدہ مر عاقلاں را سخت الزام
سرین او مثال کوہ لبنان است | کہ گشتہ است ملجا ہر خاص و ہر عام
ملجائے ابدال را آنجا نظر ہاست | گرفتہ است قطب ہم آں سوے حرام
نباشد عارفے را خود منزے | ہمانجا یافتہ دل را بر آرام
لب تو شوخی کرد ستہ بانی | مثال قاب قوسین است آں جام
قد زیبا درخت موسوی داں | کہ میگوید انا اللہ ہیچو اصنام
تو سر خویشتن خود فاش کردی | ندا دادی دمے بر خاص و بر عام
مرا دو چشم مے کردند غرقہ | چگونہ من نہ گردم مست و بدنام

محمد را نماند ایں جا مجالے

برزبانِ حق که کرداست بندۂ انکام

بر زوب کام

از فضل خدا امیدوارم | آید همه من شبی کنارم
بی تو نفسی که زنده مانم | جاناں بخدا که شرمسارم
چوں من تو صد هزار داری | من جز تو کسی دگر ندارم
واللہ که مرا هزار فخر است | افتاده که بر در تو خوارم
جز ناز و کرشمه نیست کارت | جز زاری و عجز نیست کارم
سوگند غبار آستانت | گر جز تو دگر کسی است یارم
صد فضل بود و صد بزرگی | خود را که غلام تو شمارم
شد در سر من که جعد او را | تاریک شبی بدست آرم
از ناز و کرشمه او بگوید | من اسم کننده بوسه بازم

یارم

بو الفتح بخط بندگی بایست

ایست

خود را بشناس قدر یارم

همه شب گرد کوئے یار گردم | شده بر آستانش خوار گردم
ز دیدن خوب توبه کرده بودم | ترا دیدم ز توبه توبه کردم
مرا مقصود جز مستی دگر نیست | تو خواهی صاف بخش خواه دُردم
بگفتی خواهمت کشتن هلا زود | ز ذوقِ انتظار آن بمردم
کنون از کن مکن فارغ شدستم | بدست یار جان و دل سپردم
مرا از لذت دشنام خوباں | بغارت می شود تسبیح و وردم

مدامم مست در ذوق اے محمد
که از انگور آں لب می فشردم

جاه و جمال و مال و جوانی و ننگ و نام | با ناز و با کرشمه و با شکل احترام

نیک نام

کلام شیخ سعدی

با صد ہزار عزت و با صد ہزار ناز | با دی مجال نیست کہ ہر کس کند سلام
رو رو کہ مفلسی و گدائی و فضیحتی | شوخی ترا نشاید کردن دریں مقام
دنبال وصل او چہ دہی عمر را بباد | خود را مسوز در ہوس این خیال خام
ور آرزوی وصل ہر نفسی در خیال آر | بروی بگو سلام و از آں سو بجو پیام
آنکس کہ از جمال و صحبت نظارہ کرد | از غیب وصل و ہجرت نمود است اعتصام

بو الفتح قصہ ہای محباں ہمی نشت
در قصہ محمد بنوشت والسلام

ور دتا درماں شود جاں را بجاناں بسپرم | پس من ز خود بیروں شدہ حسن رخش را بنگرم
او کند ناز و کرشمہ من ستم در بر کشم | در پیرہن آید حجاب آں پیرہن را در درم
گر مرا دشنام گوید من کنم مدح و ثنا | گر مرا از خانہ راند باشدی سر بر درم
گر مرا تو بندہ خوانی ور نگوئی آن ماست | جاں بشادی خوش سپارم و از دو عالم بر پرم
من بجمع خاطرم زیرا پریشان تو ام | تا کہ خوارم بر در تو بادشاہم سرورم
گرچہ ہستم مفلسی اما چو من وارم ترا | من ز قارون تر غنی ام نی ز دینار و درم

ای محمد پیر گشتی از جواناں توبہ کن
نیست خود نزدیک من یک طاعتی زیں بہترم

عاشقاں بدنام و رسوا خوبرویاں نیک نام | دلبراں مرغ ہوا و بیدلاں افتادہ دام
کردہ تمام عجز و زاری و خرابی پیشۂ عاشق بود | شیوۂ ناز و کرشمہ حسن را کردہ است تمام
پیش قد قامت تو ہر کجا سرویست پست | ہر کجا خوبی بود سن ترا باشد غلام
نیست در دل جز خیال خد و خال آں بجواں | نیست در سینہ بجز وہم و گمان خام خام
من ترا خود بندہ ام چاکر شدن معنی چہ داشت | آرزو دارم کہ بینم روی تو یارا مدام
جعد سرکش را بدیدی خانہا کردہ خراب | شکل رفتارش نگہ کن سرو آمد در خرام

هر که خوباں را نه بیند کور دارد چشم دل
واں دگر احمق نه بیند حل گوید یا حرام

خوبرویاں از جمال الله نشانے مید هند
ابر را گر ژاله خوانی نیست فرقے جز بنام

عشقبازی نیست آں بازی که مهره نرد باز

که نرد مهره باز

هر که غلطاند بغلطد چوں محمد والسلام

عمر عزیز شد تمام هیچ هوس نشد بکام
صاف نماند در دهم آه شکسته گشت جام

مرغ هوا هوا برفت باز نه اوفتاده دام
در دو فا نمی کند کار مگر شود تمام

عشق نقاب رخ گرفت وصل نمی کند سلام
شاهد اگر کنیز شد باده فروش شد غلام

عیش و خوشی بهاره هست مستی و ذوق شد مدام
هر که لب و دهانش دید بست نے بانش از کلام

وی هوس که پخته شد سوخته مانده ایم خام
هر که کپے درد و غم نشد هست نانے بے ادام

عشق که درد و غم نشد هست چو نان بے ادام

من بکنم سلام و مدح او ندهد مرا جواب

خوار و نزار و زار بیں بو الفتح تو والسلام

بعیش خوش اگر زییم بسختی گرچه من میرم
معاذ الله که ایں دل را من از دلدار برگیرم

اگر زییم بهم رسته وگر میرم به پیش در
بزیر پا نهم ایں سر بحسن العاقبت میرم بخیر

لب و گفتار آں خنده فرو بسته زبان من
من اندر عشق بازیها اگرچه کهنه پیرم

بفرما ترک را غمزه خدنگے را کند ساز او
شکارے بسته پا دیدی من آں مانده نخچیرم پر سازد

نشد دیگر هوس پخته بماندم سوخته خامے
بزن آتش بریں سینه هیں ماندست تدبیرم

ابوالفتحا چه پنداری رود از خاطرت مهرش

بزییم مبتلا زییم بمیرم مبتلا میرم

ما هست نه ایم نیست هستیم
کافر نه ولیک بت پرستیم

گیریم که توبها شکستیم
در دین یگانگی درستیم

از عشق نشاں منید هد کس
هر چند که هر طرف بجستیم

در سر طرفے شتاب رفتیم — ہرگز بفراغ دل نشستیم
از بہر کمند جعد پیچاں — ما دام وجود خود شکستیم
او را ہمہ ناز بے نیازی — ما دست ز خویشتن بشستیم
گر یاد نہ کرد لطف یارے — پیغام بدست گر فرستیم
یک بوسہ آں نگار فرمود — گاہے بزدیم و خود بجستیم

در راہ فنا قدم سپاریم
بوالفتح بگو کہ نیست ہستیم

ما عاشق و مبتلائے یاریم — با ہر دو جہاں چہ کار داریم
بے یار اگر دہند جنت — آں را بجوے نمی شماریم
گر سر ز نسے کنند مارا — سر از قدم تو بر نداریم
گر یک نظرے فتد بر آں رو — یک لحظہ طرف دگر نیاریم
دو چشم من است چوں ابر باراں — از روے بتاں چو نو بہاریم
یکبار اگر بہ لطف بینند — یکبار چہ صد ہزار باریم
خود را برہ گذر جوانے — خاکی شدہ تن بدو سپاریم
اے مرغ تو عاشق ہوائی — ما ئیم و ہوائے آں نگاریم
ایں خود نہ بس است جاہ و عزت — پیش در تو فتادہ خواریم
دیدم لب آں نگار میگونش — ہموارہ بنوشش در خماریم
ما پیر شدیم و مو سپیدیم — اے وائے کہ ما سیاہ کاریم
گر از در خویشتن باز راند — ما ہیچ درے دگر نداریم

بوالفتح صفت بآہ و زاریم
زیرا چہ سیکے گناہ گاریم

گم کردہ ہر آنچہ ہست مائیم — ہیچیم کہ ہیچ را نشائیم

بر ما نظرے کہ ما غریبیم — بنما کرمے کہ ما گدائیم

از ہر دو جہاں یکے نداریم — ما مفلس و ماندہ بے نوائیم

ما را تو بگو سے غائبانہ — ما خود زکجا و خود کرائیم

از ہر دو قدم بروں فتادہ — نی آں خداے و مصطفائیم

جز درد بدست خود نداریم — فارغ ز طبیب و از دوائیم

مرغیم نہ آشیان و چینہ — ہموارہ پریدن ہوائیم

بوالفتح قرار نیست ما را — آوارہ چہ ابتر و فدائیم

از دشمن و دوست فارغانیم — ما را چہ بقا کہ در فنائیم

ہرگز بحساب در نگنجیم — گاہے بشمار در نیائیم

رنجور وشیم و زار ماندہ — ما را چہ دوا کہ عین دائیم

اے فضل خدا تو رحمتے کن — بر ما چہ بلا کہ خود بلائیم

اے خواجہ چہ لا زنی تو ما را
لا لا ہر چہ پرسیم کہ لائیم

نسخہ: از ہر چہ پرسیم
نسخہ: باشدم آں روزگارم

ہر آں روزے کہ در مستی گذارم — مبارک باشد آں روزے بکارم

غم فردا و دی از دل بدر شد — بنقد وقت خوش دل می سپارم

سر افرازم بہر جا تاج داریست — کہ خود آں بندگانش می شمارم

مرا دانی خدا دولت چہ داد است — ز زخم روزہ ہر روزے فگارم

زہے دولت زہے عزت کہ حق داد — فتادہ بر در او خوار و زارم

مرا مستی و ذوق افزود امروز — مرا گفتہ است فلانے شرمسارم

ندارم من از و خواہش دگر چیز — تمنا ہست بوسے با کنارم

گرفته میروم پس کہ سر سینے | ضرورت گشتہ ہر سو سنگسارم
زہے وقتے برانم من بباز آ | بدستے جام و دستے زلف یارم
چو دیدم ابروانش عین قبلہ | بسمت او نمازے میگذارم
چو من دیگر نیابی عشق بازے | کہ من در عشقبازی مرد کارم

دریں میداں محمد راست جولاں
کہ شہبازے و یکے شہسوارم

وصف لب او دگر چہ گوئیم | من عاشق مبتلاے اویم
گردم چو ہبا زناز داز سر | گر من دل و تن بمے بشویم
معشوقہ ہمہ شب است با من | در بادیہ حرم چہ پوئیم
فردا کہ شود نشور مردم | من قالب خویش را ببویم
گر بوے ترا دراں نیابم | منکر شدہ لعنتش بگویم
من عکس نیم کہ عین شخصم | بیرون و درون کجات جویم
بر من چہ نہی گرانی جور | مسکینم و بیکسم فرویم
باریک کمر کشادہ سینہ | ای جعد دراز نیک خویم
در رہ گذر تو خاک گردم | در آتش و باد و آب رویم
ایں پیرہن وجود یکتاست | صد پارہ شدہ است ایں دو تویم
من آبم و تو مداں سبوے | دریا ام و مداں کہ جویم
قدت کہ بلند راست سرو ست | زاندیشۂ آنست سر فرویم

قرار ۲

بوالفتح خلاص رہنموں نیست
دربند فتادہ چہ گویم

آں شہ کہ قبا بہ بست محکم | بس کژ کلہاں شدند درہم

شکاله و دلفریب و خوش خو ⁂ میخواره و خوش مزاج بے غم

صبحے که جبین او به بینی ⁂ آن روز تو روشن است و خرم

لعل لب او چو برگ تنبول ⁂ دندانش چو لولوے منظم

رفتارش سرو دید استاد ⁂ طوطی شده پیش نطقش ابکم

عالم همه مبتلاے خوبانست ⁂ بیچاره و کمترینه من هم

بر ریش دل من از لب تو ⁂ یکبوسه به از هزار مرهم

هم عشق بتان و پارسائی ⁂ هر دو نشوند جمع با هم

بوالفتح بگوے حجتے راست ⁂ بر خوان تو حدیث زید اسلم

مارا تو ز عاشقی مکن عیب

کاین کار محمد است و آدم

دلے دارم شکسته زار و مغموم ⁂ تنے دارم قوی رنجور و محموم

رفیقان دوستان یارا وداعے ⁂ که رحلت عنقریب است گشته معلوم

بدرد عشقبازی گر بمیرم ⁂ بحسن العاقبت شد کار مختوم

مرا با تو پیے افتاده است خوشها ⁂ تو راه خویش گیر اے شیخ مخدوم

نه بیند که هر که روے خوب امروز ⁂ شود فردا ز حور العین محروم

لبان چون حلقه پر کار گشته ⁂ کشیده در میانش خط موهوم

ازین یک دو نمودن ایها الشیخ ⁂ بشد اسرار از تو سین مفهوم

اگر هست نیست الا عشق بازی

دگر جمله ابوالفتح اند معدوم

شراب بیخودی در کار کردیم ⁂ همه عالم فداے یار کردیم

ز توبه توبها کردیم بسیار ⁂ ز وقت ورد استغفار کردیم

ن: رفتار تو دید سرو استاد

ن: معلوم

ن: بحسن عاقبت

مے صافی ندارم تا کنم غسل | تیمم بر در خمار کردیم
ز آب دیدگاں کردیم وضوے | نمازے جانب آں یار کردیم
بسے بر زاہداں سخرے نمودیم | کرامت ہاے شاں را خوار کردیم
بکنج زہد خود ایشاں چہ دیدند | کہ ما رسوا بہر بازار کردیم
بزہد و پارسائی شہرہ بودیم | کنوں بیزاری و انکار کردیم
خمار از روے خوباں بر گرفتیم | کشادہ پردۂ اسرار کردیم
صباحے بر در خمار شستیم | دو و سہ جامے ازاں در کار کردیم
کلہ را بر سبوے مے نہادیم | بجاے سبحہ ہم زنار کردیم

محمد رخت ہستی را بہ بستیم
براق نیستی را بار کردیم

شراب عشق در پیمانہ کردیم | سمبر در در را افسانہ کردیم
کنیم آہنگ سادہ نغمۂ را | سرود خوش نوا فرغانہ کردیم
اگر بر شمع رخ پروانہ واریم | ضرورت بہر او پروانہ کردیم
ز لعلش جرعۂ گر دست افتد | مجاور بر در میخانہ کردیم
سر سوداے سر ساماں نداریم | سر زلف بتاں را شانہ کردیم
کہ تا گردیم قوت مرغ عشقش | بصحن دل فتادہ دانہ کردیم
کہ ما با آشنائی یار کردیم | ز خویشاں و ز خود بیگانہ کردیم
چو ما اندر صف مرداں ستادیم | ضرورت باشدی مردانہ کردیم
چو می بازیم نرد عشقبازی | دغا را مہرۂ سر خانہ کردیم
اسیر جعد خوباں گشتۂ تو | کہ افتد در گلو دیوانہ کردیم

محمد عشق را آنجا رسانیم

بحر عشقم

که در اقلیمها فرزانه گردیم

من عاشق جوانی مغ زاده شدستم | اکنون نماند چاره الا که می پرستم
از هر کجا که باشد می را بکار دارم | گر طاقیه فروشم و خرقه گرو فرستم

باشم

آئین عشق بازی جز اتفاق نبود | و ینی که یار دارد من همرانش هستم
گر یار زهد ورزد من شیخ خانقاهم | ور شسته می فروشد آن مو سبو کشستم
رویش چو آفتابی دیدم پگاه صبحی | اکنون شده فریضه تا مهر را پرستم
بر پشت خنگ باده کش در کش است ساده | شرم از کسی ندارم دیوانه خود دستم

گفتند ای محمد یار تو بیوفا هست
گفتم چنانکه هست او من مبتلاش هستم

سمیر درد و غم را ما بجوئیم | حدیث درد دل با وی بگوئیم
مگر که درد ما درمان پذیرد | مگر که حرف غم از دل بشوئیم
کمیں آمد اگرچه پیش جستیم | پس افتادیم اگرچه پیش پوئیم
چه پندم میدهید ای نیک خواهان | که ما خود عاشق هر خوب روئیم
نظر دادند تا ما خوب بینیم | زبان دادند تا ما حق بگوئیم
چه کار آید مرا حور بهشتی | که در حسن بتان مانده فروئیم
مرا دیوانه می خوانند خلقی | کنون از خویشتن دستی بشوئیم

محمد عاشق است یا آنکه معشوق
بماندم اندریں حیرت چه گوئیم

عاشقی یا آنکه

زهی عزت که پیش یار میرم | بلی افتاده خوار و زار میرم
خیال دیگری گر خاطر آید | ز شرع احمدی بیزار میرم
اگر گلزار گردم بر هنه پا | ضرورت هم بزخم خار میرم

اگر زخمے زند زاں غمزہ آں ترک / شہیدم گر بداں افگار میرم
کسے میرد دریں عالم بیک بار / منم کز غمزہ ات صد بار میرم
بقائے عمر بادت جاودانی / مرا بگذار بر در خوار میرم
خلاصی از غم و اندوہ یابم / اگر بخشد مرا مردار میرم
مگر آزاد گردم از دو عالم / اگر در بند زلف یار میرم

نہاد اصل ایماں بر دو نکتہ است
محمد ہمبر آں اقرار میرم

(حاشیہ: ن ۳ بکمہ)

من آں مستم کہ با ناز و نیازم / من آں رندم کہ در صوم و نمازم
نہ آنکہ سید الفقہا ست نامم / ہمارہ در توسل در گدازم
شراب من نہ از انگور و شکر / مرا معشوق نہ لیلی ایازم
مرا یک کودکے شوخے است معشوق / نہ او جن و بشر زیں خفیہ رازم
ہمارا میکند دعوی خدائی / ہمی گوید زہر کس بے نیازم
محمد احسن الصورت بخوانند / منم بر ابن عمراں سرفرازم
بشوخی گر زیم سر سے بر آید / فرو افگندیش بہ دل بسازم
چہ باشد لیلی و مجنوں کدام است / نہ من محمود نے ترک ایازم
نہ آنکہ ابروے من قبلہ ہست / زبہر ماست ہر صوم و نمازم
بدو نرخ من فرستم خود بہ بخشم / بسوز ہجر و صلت می نوازم
نہ کہ ملاح دریا نیست با من / نہ آنکہ بحر و برم نہ جہازم
مرا خود بر سر کوہ سراندیل / امانی بادشاہی در حجازم
مرا تحقیق شد عالم حقیقت / ہمیں معنی در آں صورت مجازم
منم آں گلبنے خوشبوے بے خار / من آں سروم کہ بر گل سرفرازم

(حاشیہ: ن ۳ میگذارم نسخے)

محمد بس کند گفتار کردار

نہادم بر لبِ تیغش گازم

زمانے گر ازیں ہستی برآئیم — جمالِ قدس را در خود نمائیم

دمے بر صدرِ عرشِ دل نشینیم — ورائے قدس قدوسی برآئیم

برہنہ از لباسِ حق گردیم — ردائے کبریا از بر کشائیم

پیاپے جامِ جاں پرور بنوشیم — سرودِ خود شناسی را سرائیم

ہماں ناقہ کہ ہیچو نسیم در جیب — ہماں کس را کہ ہیچو ہیسم مائیم

بہ نقدِ وقتِ خود سازیم امروز — برائے وعدۂ فردا چہ پائیم

محمد با حقیقت آگہی شد — سرابے داں کہ از عکس ہوائیم

اگر پستیم مثلِ ژالہ ہستیم — اگر اندر گدازیم آب و مائیم

ہمہ روز و ہمہ شب نیست کارے — مگر خود را بمدحِ خود ستائیم

نباشد با کسے مانند ما را

نمیدانی گرائیم و چہ مائیم

دل از من بردیار من چہ کنم — جاں بجاں رفت و خشک تن چہ کنم

من نخواہم کہ دل دہم بہ کسے — گر بیار ستم بہ برد من چہ کنم

پیش کہ نالم و کنم فریاد — دل من برد او بفن چہ کنم

ہر کجا عشق رفت کرد خراب — در دلم میکند وطن چہ کنم

چونکہ از من نماند با من ہیچ — باز دعوی ما و من چہ کنم

بے یکے سرو قد و لالہ عذار — گشت گلزار در چمن چہ کنم

مہ و خورشید و مشتری زہرہ

نام آں کوکبِ من چہ کنم

جاں بجاں رفت
خشک تن چہ کنم
ح
کو باختیار برد

من امشب درکنار او غنودم | زفرق وتاقدم محظوظ بودم
دو سه بوسه سبک باگاز کے نرم | بسینه سینه را هم سخت سودم
مرا از خشم او میداد دشنام | من از بس لذت او رامی ستودم
زهے ذوقے که آن دشنام او راست | که گوئی نغمهٔ زهره شنودم
سری وسروری گشته مسلم | که سر را بر درآں یار سودم
صباحے مطلعے میموں برآمد | مثال الله آمد در شهودم
ز احسن صورت واز امرد شباب | محمد نیست الا یک وجودم

دو بیند گر محمد احمدی نیست
مغے ترسا بود یا خود جهودم

دل را بدرد و سوز بغم ما سپرده ایم | گوئے فراق عشق ازیں صحن برده ایم
از رفته توبهاست واز آینده احتراز | از خوب احترازے و توبه نه کرده ایم
جز نقش خط یار که حرف یگانگی است | از تختهٔ وجود سراسر سترده ایم
تا شربت بلا و محن را چشیده ایم | با صاف و درد ساخته ممزوج خورده ایم
از غلطش و و چشم تو بیمار گشته ایم | وز غمزه هائے نرگس مست تو مرده ایم
گر ترک غمزه نهب کند شهر اهل دل | ما خویش را یکے هم از ایشاں شمرده ایم

بوالفتح زلف اوست چو مائے سیه دراز
از جان و دل بگردش او گرد کرده ایم

شرابے ده مرا یارا کز وے بے خویشتن گردم | مزید عشق من باشد بیفزاید غم و دردم
زمے مستی است مقصودم کز و صافی آت بیگانم | نماندست گر صفابارے بده یکدو قدح دُردم
نه بودم زاهدے صالح بکنج خلوت آسوده | نمازے بود تسبیحے نه بوده جز همیں کردم
خدارا سالها باشد بصدق دل پرستیدم | قبول طاعت ایں آمد بعشق و درد و غم خوردم

حدیقه بیشتر باشد مرا هم کشت زارے هست — بجز مهر گیاه اے دل نمی روید درین گردم

بسویم گر زنی تیرے کنم سینه سپر گو به — کشاده تیز تر بینم درین حرص و هوس مردم

لب لعلت جوانمردے کز و مستی همی بازد — ترا چشم است خونخواره بجان و دل نیازردم

ابوالفتحا بده جانرا به پیش در نهاده سر — تو آنگه مرد میدانی ز میدان گوے من بردم

نود ساله شدم اکنون تو گوئی شهره هم ساله — چنان در عشق چالاکم تو گوئی کودکے خوردم

بکنج خانه خوش بودم کجا جعد ترا دیدم — پریشان گشت حال من بغارت رفت آن در دم

بگلزاران نظر کردم ندیدم چون تو سروے را
نبوده همچنین هرگز شگفته شد دل دردم

بیا تا یکدگر آسوده باشیم — ز بود خویشتن نابوده باشیم

زهے عز و زهے فخر و زهے جاه — که جبهه بر در او سوده باشیم

اگر بازیم جان را بهر جانان — چه کم آید بلے افزوده باشیم

صفائی صفوه‌ی را در نه بینم — بهستی خویش اگر آلوده باشیم

چو خسرو گر لب شیرین ببوسیم — نبات وصل را پالوده باشیم — بر ۳۱۲

محمد چون رهیم از درد و اندوه
مگر از بود خود نابوده باشیم

من عشق ترا بجان گزیرم — من درد ترا بدل پذیرم

جز نام تو نیست بر زبانم — جز یاد تو نیست در ضمیرم

گر زیم بهر یار زیم — ور میرم بهر یار میرم

آن را که توئی همه جهانست — در هر دو جهان من آن امیرم

بر خاک درت چو خوار افتم — بیدل بکه نشسته بر سریرم — تا میدان که

من عاشق دردمند هستم

جز درد ترا دوا نگیرم

بیا تا یکدگر شطرنج بازیم | دغا را پیشهٔ هر مهره سازیم
رُخ آں شهسوار خود بہ بینیم | بساطِ پیش و کم تا خود فرازیم
اگر مانده کسے اینجا پیاده | بفرزیں بنداو را ما نوازیم
گر دکان خبر سر خور اندازیم | بسیم و نقره و زر ما نسازیم
اگر یک بوسۂ یابم اجازت | ز بے باکی لبش را ہم گدازیم
دلم را قبلہ ابروے تو پیوست | اگر چہ سمت کعبہ در نمازیم
بہارِ دغرقۂ بحر خدائیم | درآں دریا چو سر را ہ گدازیم
اگر نیکیم و یا زشت و بدستیم | بجز یکذات را در احترازیم
اگرچہ بے ادب و اریم و بے باک | حقیقت را نمودہ در مجازیم

راسر فرازیم
ن باخود

دنداں شورہ چو
دریا میکدائیم

دو سہ روزے کہ ماند از عمر باقی
محمد بالحقیقت عشق بازیم

گر ازاں یار ما کرانہ کنیم | مردنِ خویش را بہانہ کنیم
قدم عشق را بسر ببریم | نغمۂ سوز را ترانہ کنیم
مے مستی و ذوق برنوشیم | لعل میگونش را چمانہ کنیم
حالتِ عشق را حکایت نیست | حاش لِلّٰہ کز اں فسانہ کنیم

سوز

گر پس جعد آں سرے گیریم
لا جرم دست شاخ شانہ کنیم

لا جرم دست
شاخ شانہ کنیم

بیا تا یکدگر عیشے برانیم | وجود خود زریم غم فشانیم
گہے عاشق گہے معشوق باشیم | بنقد وقت یکدم خوش برانیم
بوقتِ خویش خوش باشیم امروز | غم فردا و دی در گوشہ شانیم

غنیمت دار امروز ای برادر | که ما مانیم فردا تا نمانیم
نمانده با کسی صلحی و جنگی | که با هر دوست و دشمن دوستانیم
همه را دست مال و پایمالیم | مدان که سروری و سرورانیم
(بدانکه سروران را سرورانیم)
محمد مرشدی تو حاش لله | که ما گاوان دشتی را شبانیم
مثال سرو سر را کم فرازیم | نه که با خار همچون گلبنانیم
اگر از در براند یار ما را | نهاده سر بران در آستانیم
مصلا بر کتف تسبیح بر دست | چه می بینی مغان را پاسبانیم
نشان عاشقان را می شناسیم | ز آه سرد و روی زرد دانیم
بحمد الله چنان مستیم یارا | که نشناسی کییم و از کیانیم
لب میگونش را یکدم بجوشیم | مگر که جاودان سرمست مانیم
کجا دیدیم شکل خنده او را | پریشان گشته دور از خانمانیم
ابو الفتح محمد صدر دین تو | که ما سقف بلا را نردبانیم (نحی)
سرین و جعد او را تا بدیدم | سر و سینه گرفته پس گرانیم
حدیث بحر را از غرقه پرسند | مپرس از ما که ما دور از کرانیم

فنای ما بجز صوری نباشد
بسر نور مطلق جاودانیم

مرا در دل نمی آید رود از سینه درد و غم | مرا از جان نمی خیزد که شبنم نی کم و دم نی (که غنچه بی کم و بی دم)
دلم با خود همی گوید تعالی الله محالست این | که فارغ از غم و اندوه گردم اندرین عالم
ولیکن آن قدر باشد که گردیسان شود دردم | بنقد وقت خوش باشم بوسه ای و گمانی هم
ز آه سرد و صدر گرم شد معلوم من هر دم | نشان عشق باز انست لبها خشک و چشمی نم
عروس عشق شبها نقاب از روی بردارد | اگر از پرده هستی برون آیی تو هم یکدم (حسن)

نہ من تنہا شدم عاشق بروے گندمی روے — کہ این رسمیست معہودے ہم از حوا و از آدم
مرا دردیست درماں نے مرا رنجے است دارونے — کہ ریشے پختہ شد در دل ندارد ہیچ آں مرہم
منم تنہا و رنجوری مرا از دوستاں دوری — ندارم مونسے ہمدم ندارم دوستے محرم

محمد چند غم نوشی و تلکے درد آشامی
برو یکبارہ زیں عالم نشیں آزادہ و خرم

شراب لعل او کردہ خرابم — شکال جعد او بردہ ز تابم
سوال بوسہ کردم ز لعلش — بزد دوشے و خوش گفتہ جوابم
قفائے زد من از روے پس بدیدم — بخشم از من شد و کردہ عتابم
زبان خویش کرد او در دہانم — بجوشیدم چو شیریں شد لعابم
دہان اوست گوی پہ ز شکر — لعاب او شدہ صرف گلابم
محمد تا کہ در صدر حیات است — کشادہ بیں ازیں اسرار بابم

بگو رمن اگر وقتے بیائی
بسے اسرار ممزوج است ترابم

شبے خفتہ جمال یار دیدم — دو چشم بخت را بیدار دیدم
کنار و بوسہ ہم بود آرے — دگر اسرار در استار دیدم
نہ من بودم نہ او ہر دو یکے بود — یکے اندر یکے در کار دیدم
کمند جعد او سر حلقۂ عشق — گرفتاراں دراں بسیار دیدم
شبے گر جعد او افتاد بر دست — دراں شب قدر بس انوار دیدم
حقیقت ظاہری پیداست روشن — شریعت را من از اسرار دیدم
صباح الخیر ماہ من بر آمد — رواج عید در افطار دیدم
نوح حق بندگی را می نجا آر — کہ ایں رہ سیرت احرار دیدم

۳ن
قفای زد و من
از پس بدیدم

شقوق عشقبازی در عمل شد	برنگ زعفران رخسار دیدم
محمد تحفۂ بنگر کہ یک رنگ
درخت و شاخ و خار و بار دیدم

ردیف نون

از چشمۂ لاہوتیم ہر سو رواں نہرے بہ بیں	و از قطرۂ ناسوتیم در ہر طرف بحرے بہ بیں
دختر چو مادر شد مرا من مادر خود را پدر	او زاد از خود ایں پسر در ہر سرے سرے بہ بیں
در دیدۂ انسان ما صورت نہ بندد دیگرے	در عکس عین شخص ما در نور ما نورے بہ بیں
خورشید ہر روز ینہ را ہر روز دیگر مطلعے	ایں ماہتاب ہر شبے در ہر مہے بدرے بہ بیں یکشبہ
از غایت قرب اے پسر از ما بماندی دور تر	مائیم با ہم یکدگر نزدیک را دورے بہ بیں
معشوقۂ پارینہ را امسال دیدم تازہ تر	در شکل ہر کبری من است معصود صغرے بہ بیں
اے منکر محشر بیا بیہودہ اینجا زار خا	رفتی زمانے باز آ ہر نشور انشرے بہ بیں بیہودہ زار اینجا خما
طاوس باغ حضرتم بر صورت زاغے مگر	سیمرغ قاف قدرتم ہر شکل عصفورے بہ بیں

اینجا محمد احمد است با مرتضیٰ ہمدم قدم
لا بد ازل عین ابد اولیٰ بشد اخری بہ بیں

آفتاب حسن روئے ماہ من	بادشاہ خوبرویاں شاہ من
ہر کسے را ملک و مال و سروری	خاکپایش تاج و عز و جاہ من
ہر کسے دارد رہے و رہبرے	سجدۂ من پیش بت ہمراہ من
تو بخواب غفلت و مست و خوشی	نیست آگاہ از بکا و آہ من
چاہ بابل ہر سحر متین است	کو زنخداں تو بابل چاہ من
حیدا و افسانۂ میگفت شب	کاے پریشاں کردۂ گمراہ من

چو نہ با این ہمہ آشفتگی
خوش چنانکہ دارد م اللہ من

نیست جائے سرکشی باز لف یار
بے نیاز است این و در گاہ من

عشق را شاہ و گدا منظور نیست
بے رضا آنجا رسد اکراہ من

لب بر لب من نہ آزموں کن
بے بادہ خراب و مست گوں کن

یک بوسہ بدہ ہزار بریاں
یک غمزہ بزن ہزار خوں کن

یک چشمک تو دو شیوہ بازد
گہ معجزہ نام و گہ فسوں کن

گر افتد اتفاق وصلت
دلالہ رقیب را بروں کن

بس سینہ بسینہ ام ہمی سالے
او ہام دوئی زدل بروں کن

ترا حسنے است از اندازہ بیروں
مرا اندوہ و غم ہر روز افزوں

ترا در دلبرے لیلی کنیزک
منم در عاشقی استاد مجنوں

بہ پیشت جملہ خوباں در سجود اند
عیاں دیدند دانم سر بے چوں

مثال تو میان خوبرویاں
صدف اندر میانش در مکنوں

ندیدہ چشم من روے عنو دن
ندانم تا کدا می خواند افسوں

ز لعل او ہمہ عالم شدہ مست
سر زلفش جہاں را کردہ مفتوں

ہوائے بوسہ را از دل بدر کن
یقیں دیدم لبش موہوم و مظنوں

لب لعلش تو گوی ساقئے ہست
پیالہ پر و یہ ہر دم بہر گوں

مبارک مطلعے میموں صباحے
کہ آید یار خوردہ مے و معجوں

بنہ سر در پریشانی محمد
کہ زلف او بر آشفتہ است اکنوں

بہ پیش تو ہمہ خوباں سجود ند — میانش — شدہ عالم ہمہ مست

؎ این غزل را حضرت بندہ نواز بروز جمعہ ہفدہم ذی قعدہ ۸۰۲ رقم فرمودند

حدیث عشق را ابوالفتح کم کن — اگر دستے دہد اینجا قدم کن

زلعل شکریں لطفے بفرما — بسیں آں حد را گیر و ستم کن

تو وعدہ کشتنم کردی ہلا زود — ولیکن ہم بدست خود کرم کن

بروں آ تا وجود جملہ خوباں — بیک نظارہ در کتم عدم کن

اگر مانی بدیدی چہرۂ او — کنوں توبہ ز تصویر صنم کن

ہوائی محرمی یاری نداری — محمد مونس خود درد و غم کن

ہوائے ابر و باران است ابوالفتح — شرابے و کبابے را بہم کن

لب او ہم شراب و ہم کباب است — تو بوسہ گاز را یکبارہ ضم کن

نگنجد عشق در تحریر و تقریر

تو کلک قال و قیل از سر قلم کن

شیریں ز خسرو آب دہ فرہاد را انگسار کن[1] — وصلت بخاصاں بخش شد ما را خصوص افگار کن

خاطر پریشاں می شود جمع آیدم لطفے بکن — گیسوے سر پیچیدہ را بگشاے بر منجار کن

نشنیدۂ مار سیہ دعوی قتالی میکند — بنما سر گیسوے خود افسوں گری در کار کن

بر طور موسیٰ بودہ ام بر کوہ لبناں شستہ ام — جنباں سر حلقین را پس ہر دو زیر بار کن

خود سرو لا آں پا کجا با تو برابر ایستد — گر گل بشوخی رخ کند او را قرین خار کن

گر حسن با احساں بود پیرایۂ زیبا شود — از ما ہمہ جرم و خطا تو رحمتی ایثار کن

تا پرتو چہرہ بری ابوالفتح را سایہ فگند[2]

دیوانہ شواے ساحرابت روم را احضار کن

گر خم خمار کشاید دہن — جملہ جہاں مست شود ہمچو من

گر بت من برقع ز رخ بر کند — ہر طرفے گیرد شور و فتن

جرعۂ بے جرعہ چہ بادہ کشی — سنگ بکف گیر و سر خم شکن

[1] سید اکبر حسینی ایں غزل را در جوامع الکلم در ملفوظ روز دوشنبہ نہم ذی الحجہ سنہ ۸۰۲ھ رقم فرمودند

[2] در جوامع الکلم در ملفوظ روز پنجشنبہ بست و ہفتم ذی الحجہ سنہ ۸۰۲ھ داخل کردہ شدہ

بادہ رود ہر طرفے ہمچو جوے | باشش وراں جاے کشادہ وہن
خانہ چوں خانۂ خمار نیست | نغمہ در رو رقص و رود دف بزن
بوے کجا یابم و در گلبناں | سرو کجا جویم و اندر چمن
گوہر اگر خواہی در بحر جوئے | خوب کجا باشد اندر ختن
یار کجا جویم و رو ہر نیست | راز کرا گویم تنہا چو من

پیش ابو الفتح محمد بگوے
بس کند از سوز زیادہ سخن

یک جرعہ مے بجام ماکن | یکبار بسے بکام ماکن
ساقی قدحے بدستِ بادہ | یک چشمک زن مدام ماکن
گر بر گذری بہ بام آں شاہ | اے باد یکے سلام ماکن
آہستہ ترے بگوشش برخواں | گستاخی کن پیام ماکن
اے شاہد غیب یک کرشمہ | پس ہر دو جہاں بکام ماکن

دشنام دہی تو چاکرا نرا
مخصوص بدیں پیام ماکن

بنام[۲]

جواں مست من دیوانۂ من | لبِ میگونِ او میخانۂ من
ہمہ شب شور شے زاں شمع رخسار | نگوید ہم فلاں پروانۂ من
پریشاں بر چہ گردم در چمن ہا | کہ سروے ہست اندر خانۂ من
اگر چہ زندہ مانم تا قیامت | نخواہد شد تمام افسانۂ من
اگر عشاق را پردہ نوازی | سرود نگردند فرزانۂ من
مرا با عشق باشد آشنائی | کہ شد ہر آشنا بیگانۂ من

سوز شئے[۳]

خوش نوا[۴]

محمد شد بروں از ہستی خود

[۱] ایں غزل در جوامع الکلم در ملفوظ روز شنبہ بست و پنجم ماہ ربیع الاول سنۃ ۸۰۳ مندرج شدہ است

ضرورت شد جهان ویرانهٔ من

اگر تو عاشقی عشقی بجوئی وصل بی هجران — بنقد وقت خوش باشی چه باشد درد هجر دربان

زر دو چه درمان

چنین چشمی که من دیدم اگر این مردمان بینند — چو من افتند سر غلطان و سرمستان و بیهوشان

بحمد الله چنانستی که خلقی در ثنای تست — صباحت با ملاحت هم ترا حسنی است با احسان

اگر با ماه روی تو شبی بغنوده دانی — چه باشد راحت وصلت چه چیز است محنت هجران

توی بحر صفا یار از اخلق و کرم لیکن

شدم تا آشنای تو شدم غرقاب اندوهان

یا صاحب حسن لطف و احسان — حلوای بس لطیف هست آن

پیش رخ و زلف آن ستمگر — کفر است کدام و چیست ایمان

ای جان جهان و جهان جانم — ما را نفسی ز ما تو بستان

گر عمر است با بار انار — آن سرو توی درین گلستان

سرو راست

از چشم تو باده و ام کردند — می غلطم هر طرف چو مستان

بر زلف تو تا زدیم دستی — گشتیم خراب و زار و ویران

هر جا که کهی بلند دیدم

رفت است هوا که سرینان

رفتم بهوای

جبین بر پشت پای یار سودن — سری و سروری باشد فزودن

همه شب در خیال خال و زلفی — ندیده چشم من روی غنودن

بدین حسنی که تو هستی بدین زیب — بدین صورت توانی دل ربودن

چنانچه از تو سزد دشناعها گو — نیاید از منت الا ستودن

اگر لطفی کند یک بوسه بخشد — شود احسان ازان یکبار سودن

بجز وهم و خیالی هم دگر هست — بیقین شد نیست جز گفت و شنودن

نیست

محمد بارک اللہ حبیبت بہتر
جبیں بر پشت پلے یار سودن

ذوق وطرب فزاید تازہ شود جہاں
از ترک غمزۂ تو اگر باشدے اما

ابروے تو کمانے و مژگاں چو ناوکے
ترسم ز ناوکے کہ کشاید ازاں کما

می آیدم بوسم کزاں لعل می چکاں
یکبوسہ سوال کنم یا بم ازان شا

اطلاق نام عشق روا نیست بر کسے
کہ از جور یار خویش کند نالہ و فغا

بو الفتح را بگوے کہ شرمے کند ز خلق
کای پیر چشم باز بخوباں ببیں نہاں

بشرط دوستی کردم وفا من
کہ بر درد و بلا دادم رضا من

بتاں را سجدہ کن ہا شامدہ پشت
معاذ اللہ کہ دارم ایں روا من

مراد دشنام میگوئی خوشت باد
نخواہم گفتنت الا دعا من

مرا با زلف تو کارے دراز است
مداں کوتہ کنم دست از جفا من

بگرداں مہر و را ہر چونکہ خواہی
نخواہم کرد از دستش رہا من

بخواہد از تو ہر کس آرزوے
ندارم آرزوے جز لقا من

چرا فارغ نشینم بے غم از غم
کہ یار من ہمیشہ ہست با من

ز درد تو کہ ریشے پخت در دل
نخواہم از خدا ہرگز شفا من

بہر وجہے کہ دیدم اے محمد
ندیدم در جہاں الا خدا من

ساقی قدحے شراب پر کن
زیں روے خوشتے تو تازہ تر کن

چوں مستی بادہ را چشیدی
پر کردہ سبوئے بادہ سر کن

ہر منکر عشق را کہ بینے
نامش تو ستور و گاو و خر کن

از غمزہ اگر کشادہ تیرے — چشم و دل خویش را سپر کن
ابروے بتے اگر بدیدی — از صخرہ بگرد و قبلہ بر کن
معذور بدار گرچہ پس رفت — بر جعد و سرین او نظر کن

بو الفتح بنوش بادہ خوش باش
از غیر خدا وے حذر کن

منم آں رفتہ ز خویشم اللبنان اللبنان — فارغ از مذہب و کیشم اللبنان اللبنان
نہ مرا صبحے و شامے نہ مرا صیدے و دامے — نہ مرا پختہ و خامے اللبنان اللبنان نہ مرا صبح نہ شامے
نہ مرا مائے و جاہے نہ مرا باغے و چاہے — نہ مرا سپر و راہے اللبنان اللبنان
نہ مرا ملکے و ملکے نہ مرا بحرے و فلکے — نہ مرا دردے و سلکے اللبنان اللبنان ملک نہ ملکے
نہ مرا نقرہ و سیمے نہ امیدے و نہ بیمے — نہ مرا پارہ گلیمے البنان اللبنان نہ سلکے نہ بیمے
نہ مرا چینہ و دانہ نہ مرا صحنے و خانہ — نہ مرا موسے و شانہ اللبنان اللبنان
نہ مرا دردے و درماں نہ مرا سروے و ساماں — نہ مرا کفر نہ ایماں اللبنان اللبنان نہ مرا درد نہ درماں
نہ مرا ننگے و نامے نہ مرا صحنے و بامے — نہ مرا خواجہ نہ غلامے اللبنان اللبنان نہ مرا ننگ نہ نامے
نہ مرا شرمے و عارے نہ مرا کارے و بارے — نہ عزیزم و نہ خوارے اللبنان اللبنان
نہ مرا ریش و نہ ابرو نہ مرا سبلت و نے مو — نہ مرا کجکلک خوشخو اللبنان اللبنان کو جکلک خوشرو
نہ مرا فردا و دینہ نہ مرا سنہ شبینہ — نہ مرا صلحے و کینہ اللبنان اللبنان
نہ مرا خرقہ و گلبنک نہ مرا کاسہ و صحنک — نہ مرا نیک و نکناک اللبنان اللبنان
نہ مرا فوطہ و لنگے نہ مرا نامے و بانگے — نہ مرا کیسہ و دانگے اللبنان اللبنان
نہ از آدم و حوا نہ من از پستی و بالا — نہ من اینجا و نہ آنجا اللبنان اللبنان
نہ مرا صافی و دردے نہ مرا سبحہ و وردے — نہ صلاحے و نہ دردے اللبنان اللبنان
نہ مرا گلشن و گلخن نہ مرا دوست نہ دشمن — نہ من با تو نہ تو با من اللبنان اللبنان

نہ منم عاشق صادق نہ منم فاسق ذایق — نہ منم زاہد فایق اللبنان اللبنان

نہ منم خواجہ واثق نہ منم بندۂ رایق — نہ منم سابق ولاحق اللبنان اللبنان

نہ مرا بود وجودے نہ مرا جود وشہودے — نہ مرا نارے و دودے اللبنان اللبنان

نہ منم سید نہ شیدانہ توئی سید و شیدانہ نوازمائی و با ما — نہ ابوالفتح نہ ابوالفتحا اللبنان اللبنان

زرقے نہ مرا ذوقے و دلقے نہ مرا خرقہ وخرقے — نہ مرا وصلے و فرقے اللبنان اللبنان

نہ منم شاہ وگدائے نہ مرا فکرے ورائے — نہ مرا ہوے وہائے اللبنان اللبنان

نہ مرا قیلے وقالے نہ مرا وقتے وحالے

نہ مرا بال وبالے اللبنان اللبنان

ای جواں گر عشق بازی جو دکن — شاہد بازار را خوشنود کن

بر درش گر ایستادے بایدت — ہر چہ او پایش بود موجود کن

دل بباز و جان بباز و دین بباز — پس زسودائے محبت سود کن

صرفہ جاں میکنی در عشق اگر — نام خویش و ہم لقب مردود کن

برخوری از عاشقی تو آنگہے — خویشتن را نیست کن نابود کن

خویشتن را ہمچو عود تر بسوز — تا شوی خوشبوے عین دود کن

از وصال او تو آنگہ برخوری — ہر چہ یارت تو ترا فرمود کن

اے محمد نیست نابود ار شوی

شایدت پس نام خود محمود کن

آمد بدرت غریب ومسکین — بیچارۂ دردمند وغمگیں

با ہیچ کسے ندارد الفے — بنمود ملطف یار تسکیں

ہر جا کہ رود کسے نہ پرسد — بر ہر کہ شود کنند نفریں

رخسارہ خراش زآب دیدہ — در سینہ نزاش رنجہا ہیں

اورا نہ حریف و یار محرم — اورا نہ قرین و دوست ہمدیں
گر تیغ بہ فرق او برانی — او گوید شاد باش و تحسیں
اورا نہ حسد نہ حقد با کس — پاکست دلش ز آں و ازایں
وا ماندہ و بیدلے است بیکس — اورا تو مراں بخشم چندیں
سہل است شکستہ را شکستن — بر مردہ کنی چہ تیغ مسکیں
تو روشن ز آفتاب و ماہی — پروا چہ کنی بسوے پرویں
ای ارحم الراحمین چہ دانی — آمد بدرت غریب و مسکین

کن رحمے کہ بر درت فتادہ است
بوالفتح سگے است نیک گرگیں

دیوانہ و عاشق شدم بر لعل آں شیریں سخن — سازم فدا بر پاے او از دل ہمیں این جان و تن
گر بوسہ بر لب زدم از بی رضائی خشم چیست — کینہ بکش خشمے بکن یکبوسہ را تو دہ بزن
با سینہ ام سینہ بسا لب را بنہ ہم بر لبم — گر تو نیابی لذتے دشنام دہ سیلی بزن
خوباں ہمہ نجمے شمر تو درمیان شاں قمر — در مجمع یاران ما باشی تو شمع انجمن
از تو مرا روشن شدہ ای آفتاب مہرباں — کز تو ہمہ نور و خوشی و ز مہر خیزد سوختن
من دی شرابے خوردہ ام ماندہ خمارش در سرم — گر بوسہ بخشی مرا آسودہ گردد جان و تن
ہر جا کہ خوبے دیدہ ام کو کحل بیدادی کشد — در چشم مردم را کند او بیہش و بے خویشتن

بوالفتح عاشق کہنہ نو نو گزیند مہ رخے
ہردم بلا متہا کشد از ہر کہ باشد مرد و زن

شکایت یار ہم بر یار گفتن — چہ خوش باشد نہ کہ ہر بار گفتن
اگر یارے جفاے کرد با تو — نمی شاید بر اغیار گفتن
شبے با ماہ روے گر بخفتی — نباید قصۂ ایں کار گفتن

حدیث قصهٔ مستی و مستان | حرامت باد بر ہشیار گفتن
اگر صوفی شدی شرمت نیاید | حساب تنکہ و دینار گفتن
گلہ از جام مے واز خمارش | ترا منع است بر خمار گفتن

ابوالفتح محمد را نشاید
سخن از وصل در بازار گفتن

آں جواں ہم جان و ہم جانانِ من | عشق او ہم درد ہم درمانِ من
ظلم بر خود میکند بر یار ہم | او نہ آن خود شود نے آنِ من
او میان گلبنان شگفتہ گل | او میان سرکشان سلطانِ من
من دراں خلوت کہ با یار خودم | نیست روح القدس خود دربانِ من
من بروں از خویش بودم تا یکے | شد یکے اندر یکے اشانِ من
گر عیاں را با بیان جمع آورم | منتے بر من نہد مستانِ من

اے ابوالفتح محمد باز آ
باز آمد نیست در امکانِ من

غمزہ بزن تو دل ببر منت بنہ بجانِ من | جان و جہانم آن تو درد و غمت از آنِ من
بوسہ اگر زدم چہ شد ناز و کرشمہ چیست ایں | لعل لبت ہمہ گمان است گم شدہ آن نشانِ من
ہرچہ کنی ترا سزد یفعل مایشار توئی | قہر مکن کرم بکن زیبدت اے جوانِ من
کیست دلالہ و رقیب نیست دوئی چو درمیاں | من تو تو من یکے عین تو شد عیانِ من
شخص تو در خیال من بود تو در نہاد من | نقش تو در ضمیر من نام تو بر زبانِ من
دیدہ شدہ بعینہ مردم چشم من توئی | نیست بجز تو دیگرے ہیچ بہ جسم و جانِ من

ہر کہ محمد احمد است واحمد را احد بخواں
آہ حجاب من شدہ میمے کہ درمیانِ من

باشد کسی ز عشق مرا امید نشان — آنکو ز خویش بیخبر است با خبر همان
اطلاق نام عشق روا نیست بر کسی — کز جور یار خویش کند ناله و فغان
رفتم بگشت باغ که بینم مثال یار — سروی دگر کجاست چو کبک دری روان
گویم بدید سر که ببیش را خراب شد — ما را عجب که چو نه بدید است در گمان
مردم درین هوس که بمیرم به پیش تو — کارم بجان رسیده و آخر شد توان
عاشق شکم پرست نباشد جوان من — روحانی نباشد محتاج آب و نان

چون من خراب ونی از بحر عشق یار است
بوالفتح را مپرس بجز این دگر نشان

خوب رویا تو کرشمه ناز کن — عشقبازا عجز و زاری ساز کن
ساقیا یک جرعه در کام ریز — مطربا یک نغمه آغاز کن
سرو قدا باش با همت بلند — گلعذارا خار را انباز کن
شاهدا تو خود پرستی را بباش — غمزه زن از سیم و زر اغماز کن

باسیم و زر انباز کن

گیر می تو شیخ وقت و مرشدی — زل مع الاسلام کشتی باز کن
پیش کند وری بکش نقمه بده — انگهی بر مردمان در باز کن
نقد را بانسیه تو یک جانبه — می شود قصه دراز ایجاز کن
بوسه را گر او اشارت میکند — خویش را مستان و باز و ساز کن
نیست مقصودی و موجودی مگر — واحدٌ فی واحدٍ اعجاز کن

ای محمد بت پرستان کافرند
خود پرستی را یکی ابراز کن

قدم حسن را خرامان کن — درد و اندوه را بدرمان کن
حسبد را شانه زن فراهم آر — خاطر جمع را پریشان کن

آں سیہ زلف را ز رخ برگیر | کفر ما را بدل بایمان کن
مشک دعوی طیب کرد دمے | جعد بکشا و بس پشیمان کن
بوسۂ التماس گر بکنم | کرم خویشتن و چندان کن
گر تو داری بباغ دل گردی | گل و میوہ بجیب و دامان کن

ای ابوالفتح سر باز بگو
زیرہ را ہم بسوے کرمان کن

جفائے یار را اے دل وفا داں | اگر دردی دہد آں را صفا داں
اگر تیغے زند بر سر زہے لطف | اگر نو دم زنی جہل و خطا داں
اگر عاشق شود زاں لعل منان | دراں حالت زند بوسہ روا داں
ز جور یار در دل گر خراشے است | تو در دریش راعین دوا دان
چہ پندم میدہی اے زاہد وقت | تو ما را بد بگو واں را دعا داں

محبت مایۂ رنج است و محنت
محمد حسن خوباں را بلا داں

ردیف واؤ

مرا یارے است در خاطر اگر گویم کدام است او | جہانے مبتلا گردد بلائے خاص و عام است او
زبادہ زباد لعل میگونش جہانے مست می گردد | شگفت آید ہمہ کس را ندانم تا چہ جام است او
صبا از جیب و دامانش دہد بوے بگلزاراں | صباح از تابش عارض نگہ کن مہر دام است او
پیالہ را مثل باشد دو چشم مست غلطانش | و لے مے پر بہ پیماید مگر ساقی مدام است او

ز رخسار و جبین او ہزاراں مہر می تابد
قد و بالاش اگر بینی ہمی سرو تمام است او

گذشتے
گمو
زبادہ
سہی

مرا افتاده است با آن دو گیسو | نهادم دین و دنیا را بیک سو
شدم از قبلهٔ اسلام بیزار | چو دیدم عین محراب است ابرو
اگر عاشق شدی جور و جفا کش | نه آنکه نیکوئی با شند بد خو
مرا در دل نباشد هیچ شخصے | در آن محضر که نیست الا که یا ہو
اگر یک بوسه خواہم سیکتی | نه بخشد آن مکابر شوخ بے رو
اگر بر لوئے عاشق شد سستی | بکن از خویش وا ز بیگانه یک سو
ندیده دیده ام روے غنودن | مگر آن چشم فتنه کرد جادو
میان چشم و دل میرفت گفتے | که عاشق من منم یا آنکه تو تو

نیکخو نیکوئی ۲ ۱ با
محضر که الا نیست یا ہو

ابوالفتح از رہ انصاف گفتہ است
محمد راست میگوید که ہر دو

آن یاری یار و محرومی کو | از صدق و صفا و مردمی کو
آن طیب و طرب نگار در بر | آن شرب و عیش و خرمی کو
مے خوردن و مبدم پیاپے | آن مستی و ذوق و خرمی کو
آن وقت جماع خوبرویاں | آن مجمع عشق و ہمدمی کو
آن رقص و سرود و دف و دستک | وان خنده بلاے بے کمی کو
آن ساقی ساده باده بخشا | با ناز و کرشمه مردمی کو
آن بوسه وان کنار وان گاز | وان رنجش و صلح درہمی کو
یاراں که بیکدگر در افتند | آن حال مستی و درہمی کو

خنده بیرده
آن حالت مست

بوالفتح بدرد و سوز مے بر
آن یاری یار محرمی کو

عشقبازی اگر ببازی تو | کار دنیا و دین بسازی تو

ور بدرد وغمت قرارے شد | خوش بزی مرد بے نیازی تو
نہ تو در بہ نہ یار در بر تو | بر چہ نزی وبا چہ سازی تو
رخ آں شمع را کجا بینی | گر تو چو مومی نمی گدازی تو
نیست در عشق گر کسے انباز | فرد باشی وسرفرازی تو
مرداں را کہ میکنی پامال | قد بلندی و مو درازی تو
صوفی با صفا و صافی باش | چند برزہد خویش نازی تو
گر خدا را بحق شناش شدی | بر چہ ہر جا نبے گدازی تو

ای ابو الفتح خوار وزار بزی
بایدت ہر نفس گدازی تو

می بینی آں بخواں خوشخو | آں قد بلند و دراز گیسو
آں ماہ جبین زہرہ رخسار | با ہیچ یکے نگر د یک سو
با جملہ جہاں نفاق بازد | گوید تو منی و من ہمیں تو
چوں نیک نگہ کنی بدانی | اسرار کشیر آں دو ابرو
آں چشم کشادہ چشمکے زد | بر بست خیال سحر و جادو
آں جعد نگر کہ مار خانہ است | واں پنجۂ کفر راست بازو
آں لعل شکر کہ خوں بنوشد | واں خال کہ کافر است ہندو

بوالفتح مدارا استوارش
آں ظالم کافر است بدخو

گرچہ پیری ویا جوانی تو | عشق را باز تا توانی تو
عشق را پیشوائے خویش بساز | کم نگردی و کم نمانی تو
لعل میگونش را کہ بوسہ زنی | وانکہ در وہم و در گمانی تو

نوٹ: نہ تو بر در — یہاں تی

؎ حضرت خواجہ ایں غزل را بروز یکشنبہ بست و ششم ذیقعدہ سنہ رقم فرمودند

عشق را نقد وقت خود می ساز باش باقی بدار فانی تو
گر خیال لبش بدل داری روز و شب مست و شادمانی تو
گر شوی دُرد نوش و غم آشام ایمنی خفته در امانی تو
دانمی لخطۂ بخشمش شد
ای محمد چه ناتوانی تو

ردیف ھا

یارا جمال شمع رخے را تو دیدہ پروانہ وار گرد چراغے بریدہ
خامی تو ہیچ دود چراغے نخوردہ خوردی تو گرم و سرد جہان را ندیدہ
ذوق خمار و راحت مستی گرفتہ گاہے بناز آن لب میگون مکیدہ
یا شرط عشق را بکسے باختی گہے ذوق وصال و درد فراقے چشیدہ
وقتے بپائے تو شکستہ است خار ہجر گاہے بوصل آن تن گلگون رسیدہ
معشوقۂ تو گاہ بخشم از تو رفتہ است وانگہ بصلح آمدہ در بر کشیدہ
بوالفتح راستی کہ جہان را ندیدہ
نی راحتے چشیدی و نے غم کشیدہ

منم در عشق بازی پیر گشتہ ولایت درد و غم را میر گشتہ
نہم در سر پریشانی ضرورت کہ زلفت پاکشان زنجیر گشتہ
مگر جعدش بپیچد در گلویم شدم دیوانہ و تزویر گشتہ
وضوئے عشق را بر قول عشاق زخون دیدگان تقدیر گشتہ
جوانی عشق در پیری فراغت تو گوئی مشک بودہ سیر گشتہ
مرا عمرے است در خوبان گذشتہ بتقویٰ و عبادت دیر گشتہ

زلفش (حاشیہ)

[۱] حضرت خواجہ بندہ نواز این غزل را روز جمعہ سوم شوال ۸۰۲ھ رقم فرمودند۔

مگر دارند خوبان استوارم
شود وصلے بدیں تدبیر گشته

کدام آں دل که دلبر بر گرفته — کدام آں سر که آں سر در گرفته
خوش آں عاشق که با معشوق پیوست — پس آنگه عشق را از سر گرفته
زہے دردے که درمانش تو باشی — زہے یارے که کارے بر گرفته
چه کار آید نبات و انگبینش — کسے کز لعل نوشکر گرفته
ترا ناز و کرشمه شد زیادت — نہال عشق ما ہم بر گرفته
ببازی گفت ریزم خون اورا
محمد این نکو اختر گرفته

آں ساده که ہست خواجه زاده — دین و دل من بباد داده
او را ہمه روز نیست کارے — جز گشتن باغ و نوش باده
آں مغ بچه را ہر آنکه دیده — زنار ببسته بر کشاده
این دولت ہم شود میسّر — من گردم خاک در فتاده
گر عاشق پارسا است زاہد — او منحرف از طریق جاده
بو الفتح اگر تو عشقبازی — بر بند گلوے خود قلاده
و آنگاه بدست یار بسپار — ہر سو که برد برو کشاده
در کعبه و در کلیسیا ہم
اخلاص و ورع بباد داده

رو

عمر را کرده اندازه — نیست از وے گذشت اندازه
عمر را بر مثال حصنے دان — لیکن آں حصن را نیست دروازه
ای جواں این گمان است در خود — ہر دمم این درخت میشود تازه

ہر دمے آں را

این غزل در جوامع الکلم در ملفوظ روز پنجشنبه بستم ذی الحجه سنه ۸۰۲ مرقوم شد

بلکه هر روز در زبول زوال — لیک رفته است قسمت اندازه

ای محمد نو و نمو داست روی

در نو و بار خاست آوازه

تو کرده زلف را شانه جهانی گشته دیوانه — بروی همچو شمع تو دل من باد پروانه

نه چون تو دلبری باشد نه چون من عاشقی بیدل — دوای من جفای تو شده است ای یار افسانه

رخ تو کعبهٔ جانم خم ابروی تو قبله — لب میگون تو یارا دل ما راست میخانه

چرا با دوستان خود بلطفی پیش می نائی — چرا از آشنای خود شوی همچو بیگانه

الا ای یار سیمین تن وجود از من چه می پوشی — که یک جان و تنم آخر مشو از من جداگانه

نهان شب میخوری و روز بر سجاده بنشینی — محمد شیخ تزویری نه انیست کار مردانه

نبرد عشق بازی شوبراں نرود غاغانه

تو خامی اسے پسر جائی نخوردی پخته یکدانه

نقش نگار خانم دل را نگینهٔ — لعل لب و دهانش مرا دفینهٔ

هر چند مفلسم ز نقد وصال یار — از درد هجر هست بسینه دفینهٔ

زیبد که سر فرو دنیارد بسروران — آنکه ز بندگان تو باشد کمینهٔ

از جور و از جفاش بهر دم چه پرسیم — کز درد و سوز او ست بجانم خزینهٔ

یعنی چنین بود که گهی آن نگار من — ناگاه از درم بدر آید شبینهٔ

چون آشنای عشق بغرقاب او فتد — جز درد و سوز رنج ندارد سفینهٔ

آن آه سرد هر نفسی بر هوا رود — ترسم اگر بر آید از سوز سینهٔ

لعلش اگر ز لطف مرا بوسه بداد — آن مهر غمزه بر چه بچشم است و کینهٔ

بو الفتح وار باش بدنبال نقد وقت

فردا ز نار حسله بانکار و سینهٔ

زلف تو کند ستم هماره — غمزه بکند جگر دو پاره

تنگ دهنت شکر فشاند — لعل تو کند شراب خواره

پستان ترا چنان بگیدم — گوئی نبات هست دو پاره

پس کوه سرین هر آنکه رفت است — می باید کرد سنگساره

آن ماه مرا بدست ناید — پیچیده بر من این ستاره

ای جعد دراز و خورد همت — لب لعل تنک مکن دو باره

آن منکر عشق را چه گوئی — گادے و خرے و سنگ خاره

در عشق نه اگر تو میری — بارے که بباش تک سواره

بین پیرهن وجود کردم — در عشق بتان هزار پاره

گر ممکن نیست وصل خوبان — می کن تو ز دور یک نظاره

گر دست نمی رسد بجعدش — دیوانه بباش سنگساره

بوالفتح اگر وصال جوئی — چاره نه بود ز مکر و چاره

گر عشق نبازی ای **محمد**
تو کیستی و چه و چکاره

جوان مست من سینه کشیده — خرامان میرود گفت آنکه دیده

جهانے زو شده دیوانه هر سو — چنین صورت خداوند آفریده

تمثل کرد او از نور قدوس — مجسم نیست این صورت گزیده

اگر سرو است مانده ایستاده — وگر باغیست بر مردم دمیده

وگر پری است حاشا ساق سیمین است — وگر حوری است در دنیا رسیده

خیال جعد او مستانه دارد — زهے باده کزان گونه چکیده

وگر گلبن بود خالی نیابند — ازین خاشاک و از خارے خلیده

چنین صورت مسلمانان بدانید — نہ چشمے دیدہ نے گوشے شنیدہ
اگر ابروے او خود عین قبلہ است — جہانے ہر طرف سمتش خمیدہ

ملامت عشق بازاں را نشاید
محمد راست ایں وصفے حمیدہ

جان را بحق سپارم با سینہ کشادہ — مست و خراب باشم لب را بلب نہادہ
حمدے خدائے گویم شکرے بجائے آرم — شد عاقبت حمیدہ باب الکرم کشادہ
گر رحمتے بیابد باشد نشستہ بر در — ور مرد نیست مارا بارے بدر فتادہ
بر حال غریب گوید سخنے غریب و نازک — می تب تو اے جوانمرد انیک منم نہادہ
جنت بکار ناید حور و قصور نفرزن — یک غمزہ بیابد باغ و حریف سادہ

گر زیستن بباید باشیم
بے تیتوا بے
حور و قصور جزائے

گیسو دراز را اگر کایں قصہ مختصر کن
می باش بردرا و روز و شباں نشادہ

ردیف یا

بہار آمد بگلزاراں خرامے — بروے شاہد و ساقی سلامے
بروے باغ و صحرا خوش برآئیم — بیک دور دو سہ پر خوردہ جامے
دمے یاران ہمدم را خبر کن — ببر بر مطرب و میگو پیامے
کنار و بوسہ گر شد میسر — مگو آنجا حلالے یا حرامے
اگر دستے نداد آں خواجہ زادہ — بیا پس رو بہ پیشش شو غلامے
ازاں تنگ دہن زاں لعل باریک — سخن کم کن نمی گنجد کلامے
اگر در دلبری تو چیرہ دستے — منم در عشق بازی خود تمامے

محمد در خرابات و خرابی

نکو کردی بر آوردی تو نامے

نوبت عاشقی است یک چندے | باز بندیم دل بہ دلبندے
یار مہماں رسد چہ پیش آریم | جان و دل خود شد است اسپندے
بر زباں نیست جز کہ نام فلاں | میچکد ہر چہ ہست در آوندے
عاشقاں بت پرست و بیدین اند | گمرہاں را چہ میدہی پندے
زاہدے دید روے بت رویاں | فاسقے بت پرست شد رندے
باغباں قامتت اگر دیدے | بیخ و بنیاد سرو برکندے

سرورے بودے اے محمد تو
زلفش ار در بلا نیفگندے

نے جاے تحمل است و زاری | گر یار نکرد با تو یاری
مطرب غزلے کہ دل نوازی | ساقی قدحے کہ غم گساری
اے نازک و آفریدہ از ناز | اے قطرہ ابر نو بہاری
اے سنگدل او شوخ بد عہد | ایں نیست طریق دوستداری
آخر کم از انکہ باز پرسی | اے سخت کماں چہ سست یاری
رسمے است قدیم ایں بتاں را | اے دل تو مگر خبر نداری

بوالفتح اگر نو عشق بازی
مسکینی و عاجزی و خواری

بحمد اللہ نگار ینا چناں موزون و زیبائی | کہ ممکن نیست جانے را ز تو یکدم شکیبائی
خطاب لاشریک لک روا کبریای ہست | تو ئی پیرایۂ خوبی ز تو زیباست زیبائی
جنایت دوست میدارم کہ محض دوستی گشتم | دل و جانم ہمہ عشق است ہنم با عشق یکتائی
بگفت دیو مردم من زبت روان نظر دارم | منش لاحول میگویم کہ احمق تر از تنہائی

مرا در دل نمی آید رو داز سینه عشق تو مرا از جان نمی خیزد که شیئم بے تو ہر جائی
کشادہ راز میگویم مرا دل بستگی با تست من این عقدهٔ دل خود را نمی خواہم که بکشائی
ترا آراسته صانع چنانکه باید ت ہستی و لے افسوس می آید بسے خود کام و خود رائی

محمد آں جوانمرد است که در پیری نظر بازد
تعالی الله ابو الفتحا خدائی را تو می شائی

مسلم نیست عشق و پارسائی محقق نیست صدق و خود نمائی
ترا با عاشقاں نسبت نباشد که تا از خویشتن بیروں نیائی
زہے کم ہمت و رسوا که باشی بگفت خوش گر خود راستائی
الا اے دلبر چابک توانے دہی ما را ز بند غم رہائی
محمد تا توئی در بند ہستی میسر نیست کز غم ہا برائی
حدیث عشق در گفتار نیست چه بیہوده تو چندیں ژاژ خائی

چنیں گوئی جہاں وہم و خیال است
خیال خوش خیال دلربائی

آسوده دلے ستوده جانے با یار نشسته یک زمانے
وز خود قدمے زنند با خود ملکے است و گر و گر جہانے
بردار ز رخ نقاب یکبار از عالم عشق ده نشانے قدس
اغماز ز روے خوب جا شا خود را تو ز خود مکن زمانے

از خال و لبش سخن محمد
کردار مکن و گر زبانے

سر وصل ما نداری ز کجائی و چرائی اینجا که نیست جائے و آنرا که شد رہائی کرائی
بیناز و می نمائی ہر لحظه در فزونی فریاد از تو ما را نظاره می ربائی

گہ ناز بے نیازی

گہ ناز نے نیاز سے گاہے نیاز سازی | گا ہے بخشم وجنگ گاہے بغمزہ آئی
چوں وقت کار آید گوید کہ حاش للہ | با تو مرا چہ نسبت با ما چہ آشنائی
من آں فلاں فلانم سلطان وقت خویشم | تو کیستی کرائی زیں مفلسی گدائی
سیمرغ قاف قربم از آشیان قدیم | از لامکان نہ استم شخصیم ہر کجائی
ہر جاکہ یار جوئی آنجا حضور یابی | اما وصال با ما حاشاک تو از خائی
بوالفتح را نگوئی تا پرسد از محمد | او را جواب گوید فریاد ازیں جدائی

گر ایں سخن نشنید در جان طالبانم
من از میان نخیزم ماندہ رہ خدائی

میانہ نخیزم

اے یار عزیز می توانی | ما را ز بلائے ما رہانی
یک بوسہ ز لعل خویش بخشی | منت نہ کنی زغم ستانی
حاشا کہ مرا بہ بستر آید | بے یار عزیز زندگانی
گیرم کہ بخلوتے نیائی | بارے او را ز در برانی
اے نازک و آفریدہ از ناز | اے مایۂ عیش و شادمانی
پیش و پس تو نگفت کس بلا | اشکم سبک و سریں گرانی
سروی تو و بے چو کبک رفتار | ماہی تو کہ مہر میفشانی
با قد بلند تو درازی | با سینہ کشادہ تنگ دہانی
تاریکی شب زعکس زلفت | از خندۂ تست صبح ثانی
آں یار مراست چشم سرمست | یا خواست زخواب ناتوانی

از بوسہ شود لب تو احساس
بوالفتح بیقین است در گمانی

اے باد نو بہاری از راہ لطف یاری | در گوش بلبلاں گو از گل خبر چہ داری

که باز می بیاید آن فصل تازه روی — که در کنار نشیند برما برسم یاری
که بوی گلعذاری آید هم زجیب و داماں — با جعد او نه بینم مانم زبیقراری
آن گل که دینه گم شد امروز باز یابی — امروز مست گردی فردا شوی خماری
دی رفت باز ناید فردا که گفت آید — بر نقد وقت سازی امروز در شماری
بی از خیال وصلی حاشا که عشق باشد — بی برگ رنگ و بوی چون ست که بهاری

بوالفتح را فتوی از غیب شد نصیبی
گر یار تیغ راند سر را تو بر نیاری

نگرا و خاسته از فعر جاہی — زدوست یار زد از سینه آہی
نگر از آشیان جفت دوری — توی قمری که می نالی پگاہی
چو من می باش در دا شام و خونخوار — که من ہم زیں نمد دارم کلاہی
ترا من دوست می دارم دگر ہیچ — نکردستم جزایں دیگر گناہی
چه بد افتد ترا ای شاه خوباں — اگر باشد گدای نیک خواہی
اگر خوانی و گر رانی تو دانی — ندارم من جزایں رہ ہیچ راہی
محمد جز درش دیگر درے نیست — ندارم من جزایں دیگر پناہی

روم اکنوں کجا آواره ایدل
بکرده موسپید و روسیاہی

دلبرے نیست چوں نو یک پسرے — بید نیست ہیچو من دگرے
ہر کسے روے خوب دارد دوست — اہل دل را بود دگر نظرے
نقد ما را بدل بہ نسیه مکن — درد نقد است وصل در خطرے
قصه عشق احسن القصص است — فہم ایں سر کے کند بشرے
مادرش راہمی ازل نام است — مثل عیسی ندارد او پدرے

گر آواز خاست
زدوست در دمند
دو ۳
مبتلائے

لہ بروز جمعہ بست و نہم ذی قعدہ سنہ ... رقم فرمودند لہ ایں غزل را نیز بروز جمعہ بست و نہم ذیقعدہ سنہ ... رقم فرمودند

عشق دراجتہاد نعمان نیست　　شافعی را نشد ازو خبرے
ماہ را قامتے بلندے نیست　　سرو را نے سرے است نے کمرے
سرو من ماہ رو بلند سر است　　دلبرے نیست ہمچو او دگرے

ای محمد بسے عزیزی تو
دلبرے نیست چوں تو یک پسرے

دلم[1] را ابتلا شد با جوانے　　ز غمزہ اش ندارد کس امانے
بیک چشمک بسازد شیوہ چنداں　　فرو بالا کند ہر دو جہانے
لب لعلش بہ بیں خوں نوش کردہ است　　جگر خوار است ہر دم دلستانے
صدف را در شکم دو سلک لولو　　لب و دندانش ہستند در فشانے
دلم از دست تنہائی بجاں شد　　چگویم بلکہ افتادم بجانے
غیور من و ہرجائی است یارم　　کجا جویم ندارد او مکانے
ز چشم مست او غلطید خلقے　　بر آمد ہر طرف ازوے فغانے

محمد پیر گشتی توبۂ کن
نظر بازی ز فسق آرد نشانے

جان[2] و دل من پے جوانے　　در ہر خم موے او جہانے
مقتول بسے و قاتلش کم　　بر لعل لبش مرا گمانے
بر لعل لبت سیاہ خالے است　　از موت و حیات من نشانے
برخورد ز عمر نیک بختے　　با یار عزیز یک زمانے
گر آیدت خلوتے میسّر　　با ذوق و فراغت امانے

بو الفتح مدام بادہ می نوش
گر ہستی پیر و یا جوانے

[1] در جوامع الکلم در ملفوظ روز شنبہ ۳۰ ذی قعدہ سنہ ۸۰۲ھ مندرج کردہ شد [2] بروز یکشنبہ غرہ ذی الحجہ سنہ ۸۰۲ھ رقم فرمودند۔

محمد[1] غشقبازے خوش خصالے — شب و روز آں خیال خدو خالے
غم فرزند و زن یکسو نہادہ — نماندہ در دلش میلے بمالے
اشارت بوسہ کردن چہ مقصود — عفاک اللہ خیالے ہست فالے
ہمہ شب یاد زلف ماہ روئے — بہر صبحے دو چشم بر جمالے
چنیں سروے بدیں حسن و نمک زیب — نباشد در گلستانے نہالے
لب او در خیال و وہم نا نیست — ولیکن نیست جائے قیل و قالے

محمد بوسہ زد آواز کے خاست
نبودت در میان جز احتمالے

سرو[2] را استادہ بہتر چوں تو رفتارے کنی — طوطیاں را بہ خموشی چوں تو گفتارے کنی
ہر چہ برما میکنی میکن ہمہ مطلوب ماست — لیک ما را می نشاید گر دگر یارے کنی (بادگر)
یار گر فرمود لطفے بوسہ را گشتی مجاز — حفظ حرمت را تنک گانرے و آزارے کنی
ہر کہ در کوئے تو آید گاہ وے گہ بے ادب — حق او انصاف فرمود ست سنگسارے کنی
عقد ملحی بر سر و بس دعوئ عشق ایاز — آہ محمود ایں بلا از عشق بیزارے کنی
اے ابو الفتح جوانمرد است با عز و جمال — سر نہد بر آستانت ور تراخوارے کنی (بو الفتح آں جوانمرد است / ن: ہیں بو الفتح آں جوانمرد است / ن: تو ورا)
چند کس را پیسرد ایں کار در کارے کنی — جعد را خوش بر سر یں افگندہ اے خوش نگار
اے پسر لب را بپوش و برقعہ بر رو بکش — چند مردِ نہ ہر را سرگشتہ میخوارے کنی
عشق آں صورت ندارد نقش آں فانی کند — عشق در ہر صورتے با فیض اظہارے کنی (ن: شود)

اے محمد عشقبازی را یکے رمزے بگو
ماہ در خود ننگری بس عکس انوارے کنی

تو از[3] سر تا قدم حسنی و نازی — فریضہ گشت ما را عشق بازی
ہمہ عالم اسیر جعد تو گشت — ترا زیبد نگارا سرفرازی

[1] بروز پنجشنبہ پنجم ذی الحجہ سنہ ۸۰۲ھ در ملفوظ جوامع الکلم درج کردہ شد [2] در ملفوظ روز یکشنبہ ہفتم صفر سنہ ۸۰۳ھ در جوامع الکلم درج کردہ شد۔ [3] در جوامع الکلم در ملفوظ روز شنبہ بیست و دوم ربیع الاول سنہ ۸۰۳ھ درج شدہ است

سراں و سروراں را بر ورت سر — ضرورت خاست از تو بے نیازی

ترا چوں تو نظیرے نیست دیگر — سزد گر بر کل خوبے خود بنازی

نباشد زیورے زیباترے یار — برائے دلبرے از دل نوازی

محمد را نظر جز بر خدا نیست — ندانی عشق بازی و مجازی

محمد را مداں محمود غزنی — تو خود را ہم مپنداری ایازی

محمد را محبت فیض آنجا ست — تو از سر تا قدم حسنی و نازی

رسد بر مہ کنی کبر و کرشمہ — سزد بر سرو بستانے گرازی

قمر بالاست بالائی ندارد

کجاست آں سرو رایں سرکنازی

ترا حق داد روئے پر جمالے — مرا بخشید عشق پر کمالے

ز حسن خویش انگہ برخوری تو — کہ عشق من ز تو خواہد وصالے

بدیں حسن و نمک ناز و کرشمہ — نباشد مرد را دیگر مثالے

ترا ناز و کرشمہ داد چنداں — کہ ما را برد از حالے بحالے

لبت باریک بس نازک تنک تر — ندارد احتمال قیل و قالے

اگر کردے اشارت بوسہ لعلش — یقین گشتے نماندے احتمالے

سوال بوسہ از لعل آں شاہ — محالے ہست بل فرض محالے

درخت سرو و نخل و نیشکر ہم — نباشد ہمچو بالایش مثالے

محمد در جبلت عشقباز است

نمی آید از و دیگر خصالے

صباحے دلربائے مرحبائے — مبارک مطلعے میموں لقائے

لب میگون او یا رب چہ لعلے است — کہ ہر دم میچکد از وے صفائے

ونیت مجازی[۲]

قصد و النہمات[۲ و ۳]

نخل و سرو و ثمر حرام[ب ۲ و ۳]

ــه ــ در جوامع الکلم در ملفوظ روز شنبہ بست و پنجم ماه ربیع الاول سنہ ۸۰۳ھ ــ درج شده است

اگر تو پند گوئی نیک خواهی — مزید درد ما را کن صفائے
بخوان الحمد و بر دل زن بفرما — مبادا ورد این دل را دوائے
همیشه بوده ام معشوق خوبان — کنون عاشق شدم دیدم بلائے
هزاره نالهٔ از درد هجران — وصالش را نمی یابیم بقائے
سرافرازم بعبد ناز و کرشمه — اگر دستے رسد ما را بپائے
بیک بوسه دو صد جان می فروشم — عزیزان رایگان است بے بهائے

نمی خواهد خدا وند احمد
که بیند عشق خود را انتهائے

من آن نه ام که تو دیدی توان نه که تو بودی — مزید درد من کردی تو حسن خویش افزودی
نوید کشتنم کردی بدان بشارت شادم — مگر مراد مزیدے بر آمدست بزودی (ن: مگر مرادم بودے)
وے ز عادت بختم نه رسم کار تو دانی — بهر که وعده کردی تو روے خلق نمودی (ن: دائم نمودی)
گران سرینے کرد ست ز آب چشم غرق — فرو د آمد کشتی نوح بر که جودی
دراز باد عمرش که برد جانم از تن — دو گیسو که کشادی ز عقل و هوش بر بودی
نهفته عشق نبازم شوم فضیحت و رسوا — ز مشک بوے نیابی مگر که نافه کشودی

بوالفتح عاشق گشتی مدار باک ز دردم
بگیر ذوق محبت مباش آنچه که بودی

بیا ساقی بده پر کرده جامے — مگو زنهار سلطے را حرامے
براقے همچو برقے را مکن زین — منه بر سر قلادے را لگامے (ن: قلادے)
ندارم منزلے از خویشتن دور — بپائے خویش رانم یک دو گامے
بیک گامے گذارم هستی جان — بدیگر گام گوید حق سلامے
کجا جبریل تا سوزد ز تابش — کجا عرش است تا سازیم بامے

صباحے یا مسائے نیست با ما نشاید صبح اینجا نیست شامے
نہ من زنار بے تسبیح سازم نہ ام خواجہ نہ من ہستم غلامے
من اویم او من و لیکن بہ کونین ہمیں مرغے است فی دانہ نہ دامے
محمد رفت از خود وہ دریغا
ازو باقی نہ ماندہ جز کہ نامے

جاناں تو بحسن خویش بخشائے از جرم و گناہ ما تو بازآئے
یک بوسہ التماس آمد یا دوشے بزن و یا بفرمائے
اے ہر کہ نہ دید روئے خوبت اے وائے بروہزار صد وائے
گر عشق بقہر خویش تابد کس را نبود قرار برجائے
بوالفتح بہر طرف چہ پوئی ما ہر دو نفر شدیم یکپائے
اے سید پاک او دو شہباز
زیں گفت و شنود خویش باز آئے

نہ نوشم جز شراب عشقبازی نہ پوشم جز لباس کارسازی
نیارم سر فرو جز پیش سروے نیاموزم ہنر جز ترکتازی
نخواہم کرد کسے جز کہ دل را نبازم بازی جز عشق بازی
چہ باشد حال کس مسکیں گرفتار کہ باوے ہر نفس در کبر و نازی
مرا جز عجز و زاری نیست کارے ترا ہم نیست الا سرفرازی
ترا گیرم نداری احتیاجے نشاید کرد ایں حد بے نیازی
یکے بیچارہ افتادہ میرد تو در عیش و خوشی و ناز بازی
محمد پیر شد در خدمت تو مصید خواری و زاری و گدازی
دگر تحفہ مرا ہر بار گوئی

کدامستی کہ با عشق بازی

مرا از خوبرویان شد نصیبے — گہے اندوہ و غم گہ لطف و طیبے

برنجے مبتلا کردست خدایم — کہ از وے ہست عاجز ہر طبیبے

اگر در سایۂ بام تو یارا — شود آسودہ مسکینے غریبے

زجاہ و عز تو یعنے چہ کم شد — جوان مرد اتونی آخر لبیبے

نہ بیند چشم روئے خواب و راحت — بدل باشد اگر مہر حبیبے

مدہ پندم کہ باز آ از محبت

محمد راست از خوبان نصیبے

اے یار اگرچہ بے نیازی — بزرگ شرفے است دل نوازی

آں عشق حقیقی است بیشک — آنرا کہ تو گفتۂ مجازی

می سوزم و میمیرم از اندوہ — گویند کہ اینست عشق بازی

اے عاشق مستمند چونی — ور ہر نفسے تو در گدازی

او را سر وصل نیست با ما — ما را نہ وے صبور و رازی

پاینده نماند حسن ہر کس — بریک دو نفس چہ سر فرازی

از بند وصال ہجر وارہ

بو الفتح اگر تو پاکبازی

اگر تو سر گذشتِ من بدانی — مرا جز بیدل و مسکیں نخوانی

ولکن ہر چہ کنی زیباست شاید — سرت گردم مرا از در نرانی

چہ تلخیہا کز اں غمزہ کشیدم — لبش دارد و لے شیریں زبانی

مرا ابروے تو پیوستہ قبلہ — بسوے کعبہ و صخرہ چہ رانی

چہ چندیں در سرت حرص و ہوسہا

محمد گشتہ تو شیخ فانی

گہ گہے گر بکوئے ما گذری | باشدے این طرف دمے نگری
غمزہ اش ناوکے کہ پرداز د | عمر جان خستہ را کند سپری
اے کہ منکر ز شیوۂ عشقی | نیستی آدمی کہ رو تو خری
اے ندکر چہ پند خواہی داد | تو کہ از ستر عشق بے خبری
چوں تو خوبے کسے نشان ندہد | ملکی وصف و چہرہ چو پری
سرو قدی و راست طبعی ہم | گل قباپوش و سیب سبز تری

اے محمد تو عشق باز کنوں
نیست کاین اوست تو دگری

ن اکنون

کمند جعد تو بر حلقہ دامے | خم ابروے تو محراب عامے
لب انگور تو بادہ چکانے | خد و خال تو باہم صبح و شامے
ہمہ آزادگی خواہند از حق | ترا خواہم شوم کمتر غلامے
بسے مقتول و قاتل نیست پیدا | ولے بر لعل خون خوارا تہامے
سُرین چوں کوہ کمر بہ مثل کاہے | عجب کاہے بود کہ را قیامے
اگر دنبالہ جعدش گرفتی | بلاو کرد را سکیں سلامے

ن بلاو کور

منم گر پس روز ہا دو عباد | ولے در عاشقی ہستم امامے

محمد نیسی مرد ملامت
نہ در عاشقی مرد تمامے

ترا داد ندروزے چند شماری | چرا بر خویش خود را می گماری
بر و خوبے بہ بیں و بادہ را نوش | گہے سرمست باش و گہ خماری

ن می نوش

چہ بر خوردی ز عمر خویش یارا | دمے با خوب روے برنیاری

بکوی می فروشاں رو بگشتی — بکن با خوبرویاں عہد یاری

ترا با خیر و شر کس چہ کار است — بنقد وقت شو گرم و کاری

ترا از می نشد گر آبروی — بنزد عاشق میخوارہ خواری

محمد گر نبازی عشق بازی

تو آنگہ ابلہ و گاو و حماری

مرا با کس نماندہ صلح و جنگی — مرا افتادہ از سر نام و ننگی

مرا معذور دارید ای رفیقاں — دلم بردہ جوانی شوخ و شنگی

منم سرمست ہر بازار و کوی — نخوردستم اگرچہ می و بنگی

خوشم زانچہ رسد از تو نگارا — ز لب بوسی و از غمزہ خدنگی

کنم من جان سپاری چوں نہ سازم — گر از برگ نوا باز یم رنگی

کہ از برگ و نوا[3]

بجاں بازی مرا فرماں دہی گر — ببازم در زماں نبود درنگی

محمد نیست نابودی مگر تو

ترا با کس نماندہ صلح و جنگی

بمثل ہم وفاداری ندیدستم دگر یاری — بقا بادا ترا ای غم تویی یار وفاداری

مرا یاراں ہمی خوانند سوی باغ و بستانہا — مرا بی گل رخی رستہ ببینہ چند نو خاری

من آنکس را کہ می خواہم اگر با من نباشد او — چہ گردم من بہ گلزاراں چہ کار آید چمن یاری

مسلماناں مسلماناں ازاں بی درد فریادی — دلش با مرداں با من چنانکہ بار بردار[3] — از بر باری

خیال جعد او کردہ مرا رسوا بہر خانہ — پریشاں ساختہ بلکہ بہر کوی و بازاری

دلم بربود دلداری ستمگاری و خونخواری — سر زین اوست کہساری بر آں جعدش سیہ ماری

جہاں چوں نہ بسر آید محمد مونسی باید

بمثل غم وفاداری نیابی در جہاں یاری

بیا که بر همه خوبان شهر سلطانی / سزد که پیش تو خوبان کنند ثناخوانی

اگر تو ناز کنی یکسان نیاز کنند / وگر تو سر بفرازی رسد که شایانی

بیک کرشمه و چشمک دل از جهان ببری / سزد که سحر بگویمش و معجزه خوانی

هزار توبه بکردم ز عشق سیم تنان / ترا بدیدم و آمد به پیش حیرانی

چه دردهاست که دارم ازین جهان بردل / چه داغهاست که دارم بسینه پنهانی

اگر ز عشق کنی توبه مرد دین نه ای
ورای عشق بود هرچه باشد آن فانی

بکمند جعد تو بر حلقه دامی / اسیر اوست هر خاصی و عامی

نوای درد مطرب می نوازد / ز غصه ساقیم نکند سلامی

مرا یاران نمیدادند یاری / مرا شاید نمی گوید پیامی

صباحی خنده بر بخت بد خود / بگریه میگذارم نیز شامی

حدیث عشق نطق ما به بسته / نمیدارد روا گویم کلامی

هزاران درد و غم را اختیار است / بقای درد را باد انتظامی

وصال خوبرو وهم و خیال است / همان سو هست دل را اهتمامی

توی شهرت بحسن خوبروی / مرا در عشق بازی هست نامی

اگر خواهی که دانی عاشقی چیست / محمد را شو ای خواجه غلامی

مه نو مردمان را انتظار است / نما تو روی از بالای بامی

بیا که خوب روی نیک نامی / تو صید عقل را هستی چو دامی

اگر تو دل ستانی باز ندهی / توی در دلبری پخته نه خامی

مرا مردن روانه بود محمد
مرا شاید کشد با صاف جامی

امروز مراست روزگارے | امروز مراست کار و بارے

از گلبن او بلبل خلید ست | اے یار شفیق تیز خارے

الحمد خدائے آسمان را | بخشندۂ ذوق در فگارے

دیوانه و مست او شده بیں | هر جا یکے است باده خوارے

آں باده که از لبش چکیده است | والله که ندارد او خمارے

از درد دلم بهر که گوئی | گویند که راست هست کارے

عشق من و حسن اوست مشهور | دلها را بریں شده قرارے

غمزه زن و گوے باز و سرکش | چوں تو نبود دگر سوارے

ای کج کله و بلند همت | فتراک ترا چو من شکارے

زیبا نبود بخاک پایت
بو الفتح چه کس کدام یارے

مراحق داد یارے دلپسندے | ظریفے خوب روے نقشبندے

بتے آشوب دلها عشق بازے | یکے زیں لاله رخ سرو بلندے

یکے جوزا کرا برو هلالے | یکے زهره سرائے مست و رندے

نخواهد جان من بروے مگر که | نبود بر سرش هم چوں سپندے

تو منکر عشق را یارا چه خوانی | غریبے احمقے بلکه کلندے

غبیے

مرا خویشاں و یاراں نیکخواهاں | ز راه دوستی بدهند پندے

نمیدانند ایں مشتے ستوراں | مراحق کرده است خود ارجمندے

مگر جعد و سرین او شد ستند | مرا اے دوستانم پاے بندے

نه من تنها گرفتارم بدامش | که چوں من هر طرف هستند چندے

دلم را نسبت از و آزار هرگز | مگر از زخم غمزه دردمندے

منم کز دیدگان خود بر شکم | روادارم بہر گردن کمندے
محمد شکر حق را کن سجودے
تراحق داد یارے دلپسندے

اگر خواہی کہ ذوق درد گیری | نہان می باز عشقش تا مبیری
حکایت کردن ونالہ گزیدن | دوائے درد باشد دل پذیری
شہید بدر باشی ای جوان مرد | بدرد ماہ روئے گر بمیری
نہانہ عشقبازی ذوق دارد | ہوا ہا خوش بران لیکن بسیری
ملامت نہ عزامت نہ زہے ذوق | امیری نظاہر گرچہ میری
وقار و وقر و عزت باتو باقی است | اگرچہ خواجہ باشی یا وزیری
زہے خمرے خمارے نے سلامتی | زہے دردے کہ دارد دلپذیری

نہ سلامت

محمد عشقبازے کہنہ ہست
ترا باید کز واین فن گیری

بہ لوح دل مرا نقش نگارے | مرا ہست از خیالت روزگارے
بہر جا کہ یکے مرغ ہوائے است | ہوائے عاشقاں بوس وکنارے
ہمہ کس دوستے را برگزیدست | گزیدستم جفا کارے نگارے
مرا معشوق من ہمسایہ شد | بحمد اللہ کہ شد معشوق جارے
چہ طعنہ میزند در عشق زاہد | مرا ہم بود روزے روزگارے
بدیدم تا مغنے میخوارہ را | مرا افتاد باوے کار و بارے
سرے بنہادہ ام پیش چلیپا | سجودے میکنم بر وفق یارے
مرا آں عزت و دولت کہ داداست | کہ گردم بر درا و خاکسارے
پرستم ہرچہ یار من پرستد | اگرچہ بت بود یا سنگ خارے

جواں مرد از بہرِ حق مرا گو گرفتارم نماند پیر کارے

نماند تدبیر کارے

محمد در میان دردمنداں

ترا ہم بیکند ہر کس شمارے

چہ خوش باشد در ایام جوانی میان ماہ رویاں مہربانی

کند ہر یک دگر را لطف و یاری زہے عیش و خوشی و کامرانی

میسّر خلوتے گر با جوانے ست ہماں ساعت شمار از زندگانی

مرا زاں لعل شیریں تلخ میگو کہ نزد ماست آں شکرفشانی

ترا آں دولت و عزت کہ داد ست کہ بر یار عزیز خوار مانی

دو چشم مست او غلطانست ہر سو دو صد رنجور را بے ناتوانی

الا اے عہد دراز اکہ سر سینا زدم دستے کہ دانم دل گرانی

خیال لعل تو مستانہ دارد نہ ام مستِ شراب ارغوانی

نہ کہ تزویر باشد چاہ جوئی

محمد عشق می باز دنہانی

اگر میرم بدرد مہربانی مرا باشد حیات جاودانی

سرے بر در نہادہ ماندہ ام من تو دانی گر بخوانی یا برانی

اگر خندہ زنی گلہا بارد وگر گریہ کنی دُر مے چکانی

نمک حسن تو دلالہ است مارا کند ناز و کرشمہ پاسبانی

میانِ ما نگنجد جز کہ ذوقے اگر داری تو حسنے پس بدانی

ترا ابرو دو است و ہر دو محراب فریضہ شد نماز دوگانی

قبلہ

دمے ہا وے اگر گردد میسّر تو آں دم را شمار از زندگانی

اگر بوس و کنارے ہم بہ بخشد زہے عیش خوشی و کامرانی

بدرد غم چناں آسودہ ام من — نیا سایم چنیں در شادمانی
ز چشم مست غلطانت رسید است — نصیب من بلا و ناتوانی
اگر تیرے زنی اے ترک غمزہ — رواں از سینہ و جاں بگذرانی
سرینے کاں نگار نازنین است — کہے نہ بود بریں شکل و گرانی
محمد نظم میگوئی تو یا نثر
نباشد نظم کس را ایں روانی

مہ باز بحسن و خوب روئی — زیرا کہ معینہ تو اوئی
تو از سرتا قدم جمالی — تو موے دراز و مشک بوئی
در تابش ہمچو آفتابی — جوز اکمری و ماہ روئی
لطف و کرم است در تو بسیار — در توصفتے است از حد افزوئی
وصف دہن تو بست یارا — ہر جا کہ زبان زگفت و گوئی
تو منزل ماو من نیابی — بوالفتح بہر جہت کہ پوئی
آراستۂ چنانکہ باید
افسوس کہ نیک تشت خوئی

وله ۳ از خود داوی

ز مہر شمع رخ پروانہ داری — بسوزم گر کند ایں بخت یاری
بیک بوسہ دل ما را تو خوش کن — تقاضائے چند بر گردن شماری
بحمد اللہ مرا عزے و فخرے است — کہ میرم بر در یارے بخواری
سگ دیوانہ ام کو را گزم من — کند با خاک کوئے یار یاری
تو از برگ نوار نگے نداری — تو چونہ میکنی جان را سپاری
محمد عشقبازے کہنۂ تو
ہمارہ تشنہ و بر غرق کاری

جوان مردا ندآری وصف جودی | مگر لب بر لبم یکبار سودی — ن نداری
همه شب در خیال زلف وخالے | بوہم خویش ای دل خوش غنودی
مرا گوئی چه دنبالم گرفتی | زدی چشمک بخنده دل ربودی
چه گویم چشم تو چه شوخ دیده است | زمردم عقل ودین را در ربودی
زمجنون عشق واز لیلی نظرها | حدیث لیلی ومجنون شنودی
بجز جور وجفا دیگر نبازی | تو عین درد غم برما کشودی
مرا تو وعده کشتن بکردی | کریمان را بود وعده بزودی
شراب درد را پر پر بپیما | مرا هشیار مگذار از جهودی

محمد عشق را افسانه باش
همارا محنت وغم را فزودی

ندیدم در جهان یارے بمثل ورد غم خوارے | نباشد در جهان شخصے بشبه غم وفادارے — ن بمثل
علی هذا چنین آمد که شخصے نیک بختم من | مرا یارے وفادارے ودلدارست غم خوارے
وفاے مینمودی گر بمثل غم مرا شادی | زہے یارے زہے کارے زہے کارے زہے یارے
نشان عاشق صادق اگر گوئی ترا گویم | یکے از سوخته رفته یکے زارے تر از زارے
زرشک وغصه می میرم مرا معشوقه هرجائی | ازاں هریک نشان گوید مرا گل گشته است خالے — ن ازاو
ترا اے سرو در سرهست که با قد بلند ستم | اگرچه راست میگوی ولیکن بے گل وبارے

محمد را هوس در سر که او در سوز وغم میرد
نه چون پروانه یک لمحه ولیکن جاودان آرے

اے ساقی مست من صفائے | واے مطرب خوش نوانوائے
اے ساده بیا بوسه وکناری | واے شاهد خلوتی جفائے — ن ساده بوسه
اے صاحب کشتی وباغے | اے یار درختی وهوائے

اے شیخ و قلندر و مولہ | اے کوچک و نغز و باصفائے
مارا ہر سروری نباشد | مائیم سرے و خاکپائے
اے زاہد مستجاب دعوت | تسبیح بگو بخواں دعائے
از بہر مزید عشق و دردم | یک فاتحہ خواں بالتجائے
باشم ہمہ روز در خیالے | من مانم و غرق آشنائے
ہر روز برم خیال وصلے | ہر شام بگریہ و وائے
ایں خستہ وجود ماست خالی | الا کہ دروست ہو و ہائے
بو الفتح دل از جہاں تو برگیر | جائے نغم و بلے است ولائے
اے مونس روزگار مسکیں | تو درد مرا بکن دوائے
روز دو سہ ہست ایں شمردہ | نے مانم و من نہ تو بجائے
میدار غنیمت اے جوانمرد | شو صوفی صاف باصفائے
اے خواجہ نشد مرا میسر | ہر روز بمنزلے و جائے
ایں اہل و ولد مرید و فرزند | گشتند مرا چو بند پائے
مرغ دلم از قفس فتادہ | روح قدسی اسیر سائے
کے باشم من زخود برآیم | پرواز کنم دراں فضائے
من باشم و او دگر نباشد | باشیم در و درا ورائے
الحمد خدائے آسماں را | داریم صواب بے خطائے
مارا تو بداں کہ ما فقیریم | در ملکت قدس پادشائے
طاؤس صفت بشکل زاغے | باقی تو بداں جہاں خدائے
ایں جان من است و جود آں شد | جز من مطلب بہر سرائے

بو الفتح بنقد وقت خوش باش

جائے نغم و بلاست ولائے

روح القدس سم

عشق

گرداری عقلی درائے

دلے دارم اسیر و مبتلائے | تنے دارم گرفتار ہوائے
ہمہ کس را خیال عز و جاہ است | بماندہ خاطرم را ابتلائے
مگر گردد سر من خاک آن در | تنم پیچیدہ پارہ بوریائے
مرا ریشے میان سینہ پختہ است | طبیبا گر توانی کن دوائے
گرفتم نبض خود دیدم رگ جان | نماندہ ست در من امید بقائے
مگر یک بوسہ بخشد مرا یار | ز حسن لطف بہ نماید بقائے
جہانے تازہ یابم جان کے نو | نہ بینم ہیچ گہ روئے فنائے
ندارد سینہ من آرزوئے | مگر میرم سرے در زیر پائے
دلے رنجور دارم تپ ہمین است | کنم از غیر حق من اختمائے

محمد از ہمہ غمہا برستہ است
نماندہ در روش اندک ہوائے

ادا۳

الا اے ساقی خوشخو صفائے | الا اے مطرب خوش گو نوائے
چہ پندم میدہی ای زاہد وقت | مزید درد ما را کن دعائے
قمار عشق بازی او فزہ برد | کہ با معشوقہ می بازد دغائے
ابو الفتح از سہے دولت اگر او | دہد دشنام و من گویم ثنائے
اگر چہ نیست ممکن وصف یارے | مرا بر باد میدار و صبائے
تو ئی گیسو دراز دست کوتاہ | کہ اندر ملک عشقی پادشائے

شاہد۳

ز من از صدر دیں پر سید گویم
خرابے ہست رندے خود ستائے

فرہادم نو کہ شیرینی | با کوہ گرفتہ ام قرینی

گر عاشق کس شدی ضرورت — با محنت و درد هم نشینی
من عاشق تو تو یار معشوق — مهتاب منم تو شمس دینی
شیریں لب تست تلخ گفتار — شکر دہنی و زہرہ سینی
ابروت بعینہ است قبلہ — وان غلطش چشم را تہ بینی
گوئی کہ دو شہر یار سرمست — دل زندہ بیکدیگر کمینی
یک بوسہ زدم بغیر اذن ار — چندیں چہ ہنی تو طاق بینی

بوالفتح خیانتے نداری
الحق کہ موذبی امینی

مثل تو نہ دیدہ ام جوانے — شیریں شفتے شکر دہانے
از ناز و کرشمہ نیک دارد — میباز د خود بخود نہانے
او سرو قدے است گلعذارے — باریک کمر سریں گرانے
او ماہ جبیں ہلال ابروست — جادوگرے ہست سحر دانے
او باغ و بہار تازہ رو ئیست — بالاش قیامت جہانے
زیں چابک و ست شہسوارے — زیں تیز روے قوی کمانے
با جعد دراز موے ابنوہ — بر خانۂ اوست نرد بانے
تا بر سر عشق بر ترآیند — بینند حمال جاو دانے

میگرد و چشم ہچو مستے
می افتد ہچو نا تو انے

بستیم نطاق کا مرانی — گشتیم طواف شادمانی
خہ خہ کہ خوشیم و شاد مانیم — نوشیم شراب ارغوانی
با چنگ و رباب و نائے و دف — با رقص سرود گل فشانی

اندوه زاہد ورکردی — اے غم تو سیاہ روجانی
دوری است زاہد ورودوری — از قرب ہمیشہ بد نشانی
معشوقہ مرا بہر ہمارہ — درعد و شمار نیست ثانی
از کاہش وازدریغ افسوس — بیزار شدم چنانکہ دانی
عشق و من و یار ہر سہ یکجاست — در بوسہ و در کنار مانی
ہر یک زد گر جدا نباشد
بوالفتح ہمین است زندگانی

خوش باد عشق در جوانی — آسودہ بوصل یار جانی
او از تو نصیب خویش گیرد — وز وے تو نصیب خود ستانی
خاصہ کہ بود نگار خوش خو — او مست تو مست عیش رانی
گر پیر توئی تو او جوانے — باشد ز تو او ملول دانی
از لعل لبت نصیب باشد — مستی شراب ور فشانی
مے خوردن شد مرا العادت — رفتہ است خمار سرگرانی
از چشم تو دیدہ شد اثرہا — جادوگری و طلسم خوانی
از چشم خوشت پدید آمد — غلطیدن خاست ناتوانی
تعلیم بلند ہمیشہ شد — اے ماہ بلند سروثانی
بوالفتح شدی تو پیر توبہ
تا چند اسیر کودکانی

اے پیر باز با جوانے — بین نازہ و تر دگر جہانے
باریک بلے است و خندہ بازے — شیرین و ہمیشہ شکر فشانے
بادام معینہ است چشمش — لب پستہ و شیے است خوش روانے

باشد رسد ہائی
شوی
بدید
ازحلم شون

ما ہیست ولیک با ملاحت | سروییست ولیک خوش روانے
سروییست و بے ہلال ابرو | شمعے است ولیک بے دخانے
نخلے است ولیک کبک رفتار | باغے است ولیک نے نہانے
دینے است ولیک دین احمد | آیتے است ولیک از قرانے
کفرے است ولیک کفر فرعون | موسی است و بے زحق نشانے
او یوسف ثانی است ہیہات | از وحدت ہمی کند بیانے
بو الفتح بگو کہ اے محمد | ہزل کشادہ زبانے
او تنگ لب و کشادہ سینہ | پستانش مثال نار دانے
روے تو بہشت را نمونہ | کز دو رخ مے ید ہدا مانے
دریاست و بے بر آب حیوان | او راست حیات جاودانے
جعدے است دراز ہمچو مارے | حیّہ است و بے حیات جانے
او عاشق خویشتن ہمیشہ | میداند ہمچو او جوانے

گر ہستی آں جہاں نباشد
او ہست فلانہ کہ یاسے

مرا در دل خیال زلف و خالے | دل من گشتہ از جائے بجائے
مرا دردی بہ پیمانہ یا صفادہ | بجام زر بجن یا در سفالے
مرا مقصود بیہوشی و مستیست | گرفتہ وقت من در دل ملالے
لب میگون او و ہم و خیالے | لبم بر لب رسد باشد محالے
دو سہ دشنام دہ در مجمع خلق | مرا شہرت شود عز و جمالے
اگر تو پردہ از رخ باز گیری | جہانے بیخبر گردد جلالے
میان مردمان افسد نظرہا | کسے گوید فلان است کس بخیالے

بانہ [2]

بگوے نکائے
رہشدار

فلان کہ یانے
لانہ و کیانے

کیں

زند قرعه برای کشتن من — ز من هم می شود زین کوشش فالی

محمد بر نفس امید دارد — که چشم او کند با وی قتالی

بزخم خنجرش پاره کند دل

شهید عشق گردم بی مثالی

خوشی و خرمی و کامرانی — فراغ و عیش و عشرت جاودانی

میسر می شود بلکه مقدر — اگر نوشی شراب ارغوانی

ن مقرر

ترا حسن و نمک هر روز افزون — مرا افزود هر دم مهربانی

اگر باکه بسر سینه خاطرت خواست — ترا از پیش او تو پس بمانی

ن یا

بخلوت با بتی فارغ نشستن — ابو الفتحا همین است زندگانی

محمد این همه گفتار تو چیست

یکی اندر یکی شد نیست ثانی

جوان مردا صباحی را صفائی — کنار و بوسه را او ارم هوائی

من از لعل لبت دارم خراشی — بجز بوسه و گر نبود دوائی

بلب جان آمدست یکبوسه فرما — قریب الموت را فرما بقائی

ن سر آمد

ز لون زلف تو شب گشته تاریک — بیک خنده جهان را شد جلائی

ن ز لون زلف شد تاریک عالم

تبسم کرد عالم نام او شد — ز یک چشمک دو صد گونه بلائی

مرا در زیست بی درمان دریغ است — که می گویند هر دردی دوائی

اگر درد او فتد عاشق صبورست — ندارد صبر را هم احتمالی

محمد لامکانست زانکه او را — نباشد هیچ تعیینی بجائی

گهی در میکده واپستر سینی

گهی در زهد و تقوی پیشوائی

لعل شیرین تو شکر بارے — لب من طوطی شکر خوارے
زلف تو تار در شب یلدے — جعد تو در شب سیہ مارے
ہیچ سروے بمثل قامت تو — من ندیدم بہ بوستان بارے
دین و دنیا مرا چہ کار آید — نیست جز عاشقی مرا کارے
بوسۂ لطف کردہ چو مرغ — گر ز دستیم گازکے بارے
گشت گلزار و باغ خوش باشد — نیست خالی ز زحمت خارے
در جہاں ہیچ چیز بہتر نیست — جز کہ یک لحظہ صحبت یارے

گر بپرسی محمد است عاشق
ہمہ گویند یکزبان آرے

جوان من جوانے خود نمائے — سوار من سوار بادشاہے
حریف من حریف خوب طبعے — قرین من قرینے دلربائے
نگار من نگار نقشبندے — ندیم من ندیم با صفائے
بود گردم غبار خاک آں در — نماند است در سرم جز ایں ہوائے
سر من زیر پایش باد چوں خاک — ندارد درد من دیگر دوائے
بدرد عشق اگر میرم زہے کار — شہید عشق را باشد روائے
اگر یارے کشیدہ تیغ آید — بنہ سر پیش او گو مرحبائے
دل و جان و سر و تن دین و دنیا — کنم در زیر پائے او فدائے

محمد خویش را عاشق نہد نام
نہ دیدم آں چناں یک خود نمائے

دیدم بہ کلیسیا نگارے — زیں درد کشتے شراب خوارے
مد من خمرے خراب شکلے — دیوانہ وشے نزار و زارے

(حاشیہ: زحمت — ۳ ؛ ایسے — ۲)

گفت از سرِ وقت خویش جانے | بنشیں و شراب نوش بارے
آنگہ بصفائے مے نگہ کن | بیں عکس جمال روے یارے
بر لوح وجود نیست نقشے | جز صورت نسخہ نگارے
مجنوں چہ کس است کیست لیلی | گل چیست کجاست زخم خارے
خسرو کہ بود کدام فرہاد | شیریں بچہ گشت خوشگوارے
بہر چہ زنِ عزیز مصر است | از کرد کہ یک غلام خوارے
از چہ سبب است ہاں گرفتار | یعقوب کہ بود رستگارے
خود چاکر و بندہ چرا شد | محمود کہ بود شہریارے
زیں حال کسے خبر ندارد | جز بیخبرے شراب خوارے

بیشک بخدا محمد اینجاست
چوں احمد پاک خوش گذارے

الا اے شاہد مہ رو لقائے | الا اے مطرب خوش خواں نوائے
الا اے صاحب شیریں کلامے | الا اے ساقی سادہ صفائے
الا اے زاہد مقبول دعوت | مزید درد ما را کن دعائے
الا اے شیخ بر سجادہ جادہ | نفس زن تا بدام افتد ہمائے
عفاک اللہ یا شیخ المشائخ | بروے خوبروے ابتلائے
رسیدہ با نہایا عمرم ولیکن | ندارد درد عشقش انتہائے
بدریائے شدم غرق ای قیقاں | نبود ستا ساحلش را آشنائے
طبیبا زحمت خود را بدر بر | کہ درد عشق را نبود دوائے

بحمد اللہ محمد عارفی تو
شناسی قدر بیدل مبتلائے

ن: درحال

ن: بادہ

بچشمک صید جاں کردی بخندہ دین و دل بردی | بضرب بوسہ خوش کردی بزخم غمزہ آزردی
اگر خوباں بدل بردن بدعویٰ آمدہ یکجا | جواں مست و چالاکی کزیں میداں تو گو بردی
زمے مستی است مقصودم بدہ پر پر پیاپے ہم | جواں مرا نہ بینی تو کہ صافی ہست یا دردی
مرادر سر ہوائے تو دل و جانم فدائے تو | ہمہ عالم برائے تو بحسن خویشتن فردی
بوقت خویش خوش بودم نماز و خلوت و وردم | مرا اے بت زمن بردی کنوں تو سبحہ و وردی
محمد گریہ عاشق کہ چیست آں نالہ و گریہ | تنے زار و نزارے ہم بہر دم باد م سردی

گر آید عمر پایانے نیابی عشق را غایت
نہ پیری تو نود سالہ بدانکہ کودک خردی

نزادادہ ستمگاری مرا مسکینی و زاری | زہے لطفے کہ حق کردہ ترا عز و مرا خواری
نگارا خوبروئی تو جوانے خوب شکلی تو | و لے افسوس می آید کہ بارے بس جفا کاری
رموز سحر را دانی توئی استاد جادوگر | شدی ما ہر بدل بردن جگر خواری چو گفتاری
ہوائے گل رخے مارا بگرداند بگلزاراں | ہوائے کہ بسر بینے ہم مرا کرد ست کہساری

سیہ روی است (سیہ رو ہست) این چشم بہر جا دید خوبے را
گرفتہ نقش در خاطر کشد و نبالہ اش خواری

مادر دہر چوں تو فرزندے | گر بزادہ نبود دلبندے
لعل شیریں تو شکر بارے | دہنت پر ز شہد آوندے
عاقبت عاشقاں بدرد (بدرد مرند) میرند | زاہدا بیہودہ مدہ پندے
پیر گشتیم توبہ بشکنیم | عشق ما باختیم یک چندے
نیست از سیم و زر اگر نقدے | بہر یک جرعہ باز سر بندے
جعد شبگوں شکل پیچہ آں | پائے مارا نہد سیہ بندے
لب تو نیست بلکہ برگ تر است (بست نیست) | واں سریں نیست ہست الوندے

اے محمد بدانکہ مادر دہر

کم بزادست چوں تو فرزندے

عاشقاں گر کنند تزویرے ‏ دار معذور کانست تدبیرے

تو بہ ورزند نہ بنمایند ‏ تا فرود آورد بتے شیرے

لعل شیرین او چہ تیز زبان ست ‏ شہد آمیز کرد تقریرے

اے محمد ترا میسر نیست ‏ راہ حق بے عنایت پیرے

مبتلا را بہر چہ دست دہد ‏ نکند در رہ تو تقصیرے

حمد او پاے بند بوالفتح است

این چنیں رفتہ است تقدیرے

مرا افتادہ در خاطر کہ بر آیم ازیں ہستی ‏ گر نیم کرسی علوی نمانم من بریں پستی

کہ اے طاؤس جان من تو مرغ باغ فردوسی ‏ چہ چوں زاغ و غلیواز ے بمردارے خوشاں شستی

تو اے سیمرغ با ہمت چرا چوں صعوہ کردی ‏ بدام و دانہ افتادی تو ریش عقل بگسستی

بسوی گلستاں بنگر ببوے گل کہ میخندد ‏ نشاط بلبلاں ہم بیں چہ می بازند از مستی

بہاراں گلبنے خندد بہاراں بلبلے گرید ‏ نبارد ابر نیسانی نشد تازہ گل مستی ‏ ہستی

برفتارے نہادی پا بحیرت ایستادہ خلق ‏ بگفتارے کشادی لب زبان مرداں بستی ‏ دہان

شدہ دلالہ خود بیروں رقیب پاسبان خفتہ ‏ دگر معشوق ہم خوش خو چرا فارغ بماند ستی

گہے در آشتی شادی گہے در خشم دلجوئی ‏ گہے سر در یکے گشتہ ہمہ ذوق است خورد مستی ‏ خوردستی

محمد ہمچنیں باشد مراد من رود کارے

ز بدبختی خود دانم کہ خواہم مرد از سستی

نگارا سرو قدا گلعذاری ‏ تو بارا ماراست گو در دل چہ داری

بخواہی کشتنم از درد ہجراں ‏ نہ بے دولت بوصل آزردہ داری

ترا در سر ہمہ ناز است و شوخی — تعالی اللہ کہ چوں تحفہ نگاری
جہانے گشتہ سرگردانست بر تو — تو فارغ از ہمہ بیزار داری
ترا جز ناز و غمزہ شیوہ نیست — مرا عجز است و مسکینی و زاری
نماندہ چارۂ الا کہ میبرم — پس دیوار و پیش در بخواری
شدی گر در پس کوہ سر ینے — ضرورت ہر طرف پس سنگساری

محمد عشقباز اں راست شرطے
نباشد عاشقے از در دعاری

بر لعل لبت سیاہ خالے — افزودہ جمال بر جمالے
اے قد بلند و پست زلفین — اے صورت قدس را مثالے
یک خندہ زدی و عشوہ دادی — گشتیم از و زحال و حالے

بحال و تن حالے

تنگ دہنت کہ پر شکر ہست — بیرون است ز وہمے و خیالے
بر ہم لب من لب تو حاشا — کاین است محال در محالے

بو الفتح بوقت خویش خوش باش
مگذار ہوائے جاہ و مالے

مثنوی

محمد چوں تو در عالم ندیدم — نہ از کس مثل تو جائے شنیدم
دریں دوراں تو تنہا بے نظیری — تو سلطانی نہ محتاج وزیری
توئی مستے خرابے عشقبازے — توئی رندے لوندے سرفرازے
توئی پیر مغاں را پیشوائے — توئی در بت پرستی رہنمائے
ترا در عاشقی نام بلند است — ترا در خودروی راہے پسند است

تو خود بیگانه از خویش و خویشان — تو خود دیوانه گشته پریشان

یکی خود کامه بد خو کسیسی — یکی پس ماندهٔ کم از خسیسی

ترا نی نام و ننگ و جاه و جاگیر — ترا نی عقل و هوش و راه تدبیر

تو خوبان را بیاموزی کرشمه — نهی بر روی مه رویان تو وسمه

نهال بت پرستی را تو بنیاد — نمائی راه گمراهی تو استاد

همیشه بر در خمار نشسته — نه خم را لب ها پاک شسته

کنی بر قاضی و مفتی تمسخر — کنی از زاهد و عابد تنفر

جرس بانگ موذن را برابر — کنی تو کفر را با دین سراسر

ترا پیوسته ابروی بتان شد — بجای قبله این ایمان جان شد

بهر وجهی تو رو از بت نتابی — گهی صافی شوی گاهی کبابی

چرا دادی مکن روی بتان را — ز شعشعت یافتی عکس و نشان را — شعشعش

ترا روی بتان شد آئینه سار — به بین عین الیقین مقصود هر بار

صفای باده را نظاره کردی — بدستی نسخهٔ ساده به بردی

تو عین و عکس را یکجا نهادی — تو سر غیب را از سر کشادی

تو خود را از وجود خود بدر کن — پس آنگه سوی بت رویان نظر کن

چه باشد لیلی و مجنون کدام است — زلیخا جیبی و یوسف غلام است

محمدؐ عیسیٰؑ و موسیٰؑ و آدمؑ — یکی اندر یکی شد اسم اعظم

ره آدم اگر ابلیس میزد — بگو ابلیس را که میکند رد

خدایا این بلا و فتنه از تست — که تخم هر بلا از دست تو رست

بر آمد آفتاب ما عیان است — خلاف مطلعش سری نهان است

زبان را تو ازیں گفتار گردآر

تو رخت خود ازین بازار بردار

رباعیات

پروانہ چراغ دید شد دیوانہ — از خویش بشد ہیچ پروانہ
از خود بہ برید ہستی خویش بدید — شد عین چراغ آتش و پروانہ

پروانہ چراغ دید گفتا کہ منم — با آتش عین ہست جان و تنم
گر روزے چند صورتے بود جدا — بالحق حقیقت است کان جملہ منم

در کوئے[1] خرابات مغان را پیرم — در مجلس طامات جوانے میرم
من ہرچہ کنم رواست ہست ولیک — شیخی است محمد سبلے تزویرم

بے[2] شمع رخے اگر نہ سوزم چہ کنم — صد پارہ دے شدہ ندوزم چہ کنم
چوں عکس مہے زمہر در چشم آید — اے مردم اگر نمی فروزم چہ کنم

از درد[3] فراق اگر نہ نالم چہ کنم — روز و شب اگر نہ در خیالم چہ کنم
میگوئی با توام نہ ام ہرگز دور — در عین حضور بے وصالم چہ کنم

دل[4] در پے دلبرے بپوید چہ کنند — از درد فراق جاں نجوید چہ کنند
دل آئینہ عکس بت در و شد پیدا — دل خود را عین بت نگوید چہ کنند

---

[1] بروز یکشنبہ بست و سوم ذی الحجہ سنہ ۲ھ بتقلم آوردند [2] بروز جمعہ بست و ہشتم ذی الحجہ سنہ ۲ھ فرمودہ شد
[3] ایضاً [4] ایضاً۔

بیدرد مباد ہیچ فردے — نامرد مباد ہیچ مردے
بیدرد مباد ہیچ وقتے — بے وقت مباد ہیچ دردے

معشوقہ اگر کتاب داری — مغشوس دل سیاہ داری
معشوقہ بود کتاب حاشا — بازنگی و بربری چہ یاری

معشوقۂ من کتاب من شد — بستہ دل من بدو کشاد است
گوئی کہ مرا بہ عاریت دہ — معشوقہ بعاریت کہ داد است

تمام شد

دیوان عاشق شہباز سرافراز مخدوم ابو الفتح ولی الاکبر الصادق سید محمد یوسف الحسینی الملقب بہ گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کہ مسمیٰ بہ انیس العشاق است۔

غلطنامہ دیوان انیس العشاق

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۶	دلک	ذلک	۶۷	۲۱	سودا	سودہ
۳	۸	دوتاکردو	دوتاکردہ	۷۰	۱۵	نگار	فگار
۳	۱۲	نانند	نماند	۷۲	۹	دیوانہ	دیوانہ
۳	۱۶	مصطوی	مصطفوی	۷۶	۲۰	روا بےنور	رو بےنور
۴	۳	بجرد و مطالعہ	بمجرد مطالعہ	۷۷	۲۱	مرو	مرد

٦	٢١	بے ذکار	بے اذکار	٧٩	٩	پنہانے	پنہانی
٩	١	باری	بارے	٧٩	١١	صعف	ضعف
١٠	١٣	بمیریم	بمیریم	٧٩	١٤	بوسۂ	بوسہ
١٤	٦	درعجب	درعجب	٨٣	١٦	بیتم	بینم
١٦	٢٠	یکے سشد	یکے سشد	٨٧	١٧	خزیتم	خزینم
١٨	٢	باشدی ہم	باشدے ہم	٨٧	١٨	دیسے	میسے
٢٠	١٧	نذل	بذل	٨٧	٢٠	رای ستنابد	رامی شتابد
٢١	٦	سوختۂ	سوختۂ	٨٩	٢٠	فصل	فضل
٢٢	١٤	مسے	ستے	٨٩	١٥	بخش خواہ	بخش وخواہ
٢٣	١١	بیر	پیر	٩٠	١٣	معلے	مغلے
٢٣	١٣	گردادہ حق فزا	گردادہ حق ترا	٩٢	١	درہر	درہر
٢٥	٥	آں بہ پیرہن	آں پیرہن	٩٦	٥	بیرازی	بیزاری
٢٦	١٧	شدہ	شد	٩٧	١٩	مبرم	میبرم
٢٧	١٦	کہ سرینی	کہ سرینے	٩٨	٧	سیرآں	ہمرآں
٢٧	٢١	پر	بر	٩٨	حاشیہ	میگذارم	میگدازم
٢٨	١٥	بے نگار	بے فگار	١٠٣	١٣	گراتیم	گرانیم
٣٠	١٠	انفعاے	انفعاے	١٠٦	١٢	دلبرے	دلبری
٣٥	١	بلائے	بلائے	١٠٨	٨	سبے	لبے
٤١	١	ستنند	شتنند	١١٧	١١	محرومی	محرمی
٤٢	٢	ابو الفخال	ابو الفخاجال	١١٩	١٠	فراخے	فراقے
٤٣	٢١	کہ	کہ	١٢٢	٨	میری	میرے
٤٤	١	آزار	آزاد	١٢٣	١٠	گر	گو
٤٤	٧	نمیدانم	نمیدانم	١٢٥	١٩	گردآر	گرد آر
٤٨	٥	بیگوفست	میگوفست	١٢٧	٦	فتوے	فتوحے
٥١	١٦	رسد	رسد	١٣٥	٩	لوسے	بوسے
٥٢	٦	سبلے	سبلے	١٣٩	٨	یار عزیز	یارے عزیزے
٥٧	٧	چہ دارد	چہ لطف دارد	١٤١	١٦	اسے	بارے
٦٣	٩	بوسے	جوسے	١٤١	٢٠	کناری	کنارے
٦٦	١٣	کہ	کہ	١٤٥	٤	چنانکہ	چنانکہ

تمت

حافظ محمد حامد صدیقی

مہتمم اعزازی کتب خانہ روضتین گلبرگہ شریف نے

عہد آفریں برقی پریس (حیدرآباد دکن)

میں چھپوا کر دفتر کتب خانۂ روضتین گلبرگہ سے شایع کیا

ملنے کا پتہ

مہتمم اعزازی کتب خانہ روضتین۔ گلبرگہ